Vol. II
No. 16



Wednesday
30th September, 1953,

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY
DEBATES
Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Wednesday, 30th September, **1953**

The House met at Half-Past Two of the clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

QUESTIONS AND ANSWERS

(See Part I)

Legislative Business

Shri A. Raja Reddy (Sultanabad) : I beg leave of the House to introduce "The Criminal Procedure Code (Hyderabad Amendment) Bill, 1953".

Mr. Speaker : Motion moved :

شری اے-راج ریڈی- مسٹر اسپیکر سر-یہ ایک معمولی سی ترمیم ہے -ضابطہ فوجداری حیدرآباد کی دفعہ (۱۱۴) میں جو پہلے نافذ تھا اکثر معزز ارکان کو جو پیشہ وکالت سے تعلق رکھتے ہیں اسکا تجربہ ہوگا کہ ہمارے پاس بصیغہ فوجداری بیوی بچوں اور ماں باپ کے لئے نان ونفقہ دلانے کے بارے میں پراویژن تھا جسکی وجہ سے جب کبھی ایسی ضرورت پیش آتی تھی بصیغہ فوجداری درخواست دیکر نان و نفقہ حاصل کیا جاسکتا تھا - لیکن نئے ضابطہ فوجداری کے تحت صرف بیوی بچوں کی حدتک یہ پراویژن محدود ہے - ماں باپ کو اس میں نہیں رکھا گیا ہے اسلئے ہمیں تکلیف محسوس ہو رہی ہے - اس میں شک نہیں کہ ماں باپ کو نفقہ حاصل کرنا ہوتو دیوانی چارہ‌کار موجود ہے لیکن دیوانی چارہ‌کار کے اختیار کرنے میں رسوم وغیرہ کا سوال پیدا ہوتا ہے - نان و نفقہ کی بابت جو رقم ہوتی ہے اوسکا دہ گنا ہزاروں روپیہ ہو جاتا ہے اور اسپر سینکڑوں روپیہ رسوم ادا کرنا پڑتا ہے - یا اگر بصیغہ مفلسی طلب نان و نفقہ کی درخواست کی جائے تو مفلسی کے منظور ہونے تک جو مراحل طے کرنے پڑتے ہیں ان میں کافی دیر ہو جاتی ہے اور جلد تصفیہ نہیں ہوسکتا جو باعث طوالت و دشواری ہے - اسلئے ہمارا خیال یہ ہے کہ پہلے جیسی سہولت ضابطہ فوجداری میں تھی وہ حسب سابق برقرار رکھی جائے تاکہ اون والدین کو جو طلب نان و نفقہ کی کارروائی کرنا چاہتے ہیں سہولت ہو- اس خیال کے تحت میں نے یہ بل پیش کیا ہے - مجھے امید ہے کہ معزز ارکان اس بل کو انٹروڈیوز (Introduce) کرنے کی اجازت دینگے -

منسٹر فارھوم (شری دگمبر راؤ بندو) - مسٹر اسپیکر سر - جس بل کو انٹروڈیوز کرنے کی اجازت چاہی جا رہی ہے اسکے اصول کی حدتک کوئی اختلاف نہیں ہے اور

مجھے بھی ہمدردی ہے - لیکن میں اس چیز کو واضح کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ترمیم ایک ایسے قانون میں لائی جا رہی ہے جو کنکرنٹ لسٹ آف دی کانسٹی ٹیوشن (Concurrent list of the Constitution) میں ہے - اور پارٹ " بی " اسٹیٹس کی پراوینشیل لیجسلیچر اگر کوئی قانون بنانا چاہتی ہے تو اوسے گورنمنٹ آف انڈیا کے مشورہ سے یہاں لانا پڑتا ہے اور بالاخر پریسیڈنٹ کی منظوری حاصل کرنی پڑتی ہے - چونکہ یہ دقتیں ہیں اور گورنمنٹ کو کافی موقع نہیں ملا ہے کہ اسبارے میں تصفیہ کرسکے - ہم کافی غور کررہے ہیں کہ ان مسائل کا تصفیہ ہو جائے - یہ چیزیں حکومت کے زیر غور ہیں - ان حالات کے پیش نظر میں موور آف دی بل سے درخواست کرونگا کہ وہ اس کے لئے پریس (Press) نہ کریں - جیسا کہ میں نے کہا ہم بھی اس مسئلہ سے ہمدردی رکھتے ہیں - اس سلسلہ میں گورنمنٹ کو موقع دیا جائے - موانعات رفع ہو جائیں گے تو گورنمنٹ خود اس قسم کی ترمیم لائیگی - مجھے امید ہے کہ اس تیقن کے بعد موور آف دی بل اپنے موشن کو واپس لینگے -

Mr. Speaker : I would like to invite the attention of Shri A. Raj Reddy to Art. 254 of the Constitution, which says:

"(1) If any provision of a law made by the legislature of a State is repugnant to any provision of a law made by Parliament which Parliament is competent to enact, or to any provision of an existing law with respect to one of the matters enumerated in the concurrent list, then, subject to the provisions of clause (2), the law made by Parliament, whether passed before or after the law made by the legislature of such State, or, as the case may be, the existing law, shall prevail and the law made by the legislature of the State shall, to the extent of the repugnancy, be void.

(2) Where a law made by the legislature of a State specified in Part A or Part B of the First Schedule with respect to one of the matters enumerated in the concurrent list contains any provision repugnant to the provisions of as earlier law made by Parliament or an existing law with respect to that matter, then, the law so made by the legislature of such State shall, if it has been reserved for the consideration of the President and has received his assent, prevail in that State :

Provided that nothing in this clause shall prevent Parliament from enacting at any time any law with respect to the same matter including a law adding to, amending, varying or repealing the law so made by the legislature of the State."

اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ پراویژن (Provision) ری پگننٹ (Repugnant) ہے - میں تو ایسا کہنے کے لئے تیار نہیں ہوں - لیکن ظاہر

ہے کہ پریسیڈنٹ (President) کی اجازت لینی پڑیگی۔

(After the law is passed by the House)

کیا گورنمنٹ اس قسم کے پورے واقعات دریافت کرکے اس پر ....

شری دگمبر راؤ بندو - اس بارے میں مشورہ کرنے کے لئے گورنمنٹ کو موقع دیا جائے - اگر اس بارے میں گورنمنٹ مطمئن ہو جائے تو وہ خود اس بل کو لائیگی - میں آنریبل ممبر موور آف دی بل سے درخواست کرونگا کہ وہ اس موشن کو واپس لے لیں۔

شری اے-راج ریڈی- جوکچھ آنریبل ہوم منسٹر نے فرمایا میں اسکو سمجھ رہا ہوں انہوں نے جو احکام بتائے ہیں اسکے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسکے لحاظ سے یہ چیز آرٹیکل (۲۵۴) کانسٹی ٹیوشن آف انڈیا کی زد میں نہیں آتی - ری پگننٹ ہونے کی صورت میں پریسیڈنٹ کی منظوری کے حاصل کرنے کا لزوم ہے لیکن اس میں کوئی ری پگننسی (Repugnancy) نہیں ہے - جہاں ری پگننسی نہو قانون کے معطل یا ناکام ہونے کا سوال پیدا نہیں ہوتا - ہمارا مقصد یہ ہے کہ یہ چیز جلد سے جلد آئے اور لوگوں کو جو دشواری ہو رہی ہے وہ رفع ہو جائے - اگر گورنمنٹ وعدہ کرتی ہے کہ وہ خود اس میں ترمیم کرے گی تو مجھے اصرار نہیں ہے لیکن اتنا عرض کرونگا کہ جلد اس کی کوشش کی جائے تو مناسب ہے - اتنا کہتے ہوئے میں اس موشن کو واپس لیتا ہوں -

The motion was, by leave of the House withdrawn.

Shri G. Sriramulu (Manthani): Mr. Speaker, Sir, I beg leave of the House to introduce 'The Hyderabad Land Revenue (Amendment) Bill, 1953'.

Mr. Speaker: Motion moved

شری جی سری راملو مسٹر اسپیکر سر - میں جو امنڈمنٹ پیش کررہا ہوں وہ لینڈ ریوینیو ایکٹ (Land Revenue Act) کی دفعہ ۶۷ " اے " سے متعلق ہے- آنریبل ممبرس آف دی ھاؤز جانتے ہونگے کہ ۵ - مارچ سنہ ۵۲ع کو لینڈ ریوینیو ایکٹ میں ایک ترمیم لائی گئی جسکی روسے دفعہ ۶۷ میں ایک دفعہ کا اضافہ کیا گیا جسکو ۶۷ - الف کہا جاتا ہے۔ جسکے تحت شکمیداروں کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے انکو پٹہ داری کے حقوق خریدنے کے لئے ایک نرخ مقرر کیا گیا ہے کہ آٹھ گنا سے کم نہو اور دس گنا سے زیادہ نہو - مالگزاری کی رقم جو مقطعہ دار سرکار کو ادا کرتا ہے اور شکمیدار جو رقم مقطعہ دار کو ادا کرتا ہے اوسکی درمیانی رقم یا فرق کو بیسک (Basic) قرار دیا جارہا ہے اور اسکا کم از کم آٹھ گنا اور زیادہ سے زیادہ دس گنا کیا گیا ہے۔ میں گورنمنٹ کو دھنیواد دیتا ہوں کہ اوس نے ایک ایسا قدم اٹھایا ہے کہ جسکی وجہ سے لوگوں کو شکمیداری کے سرٹیفکیٹس عطا کئے جارہے ہیں ورنہ شکمیدار کے لئے کوئی ایسے ذرائع نہ تھے کہ وہ شکمیدار کہا جاسکے - جب قولداروں کے لئے دفعہ (۱۱) میں

رنٹ کم کیا جارہا ہے ، حق خریداری کے ساتھ ساتھ قیمتیں بھی کم کی جا رہی ہیں اور سرپلس لینڈ جو حکومت لینے والی ہے اوسکی قیمتوں میں بھی کمی کی جا رہی ہے تو معلوم ایسا ہوتا ہے کہ حکومت اپوزیشن کے دباؤ سے کچھ جھک رہی ہے - ٦٧ الف کے تحت شکمیدار کو حقوق دئے گئے ہیں اور حق خریدی کے لئے او سے ٨ تا ١٠ ٹائیمس قیمت اس فرق پر ادا کرنی پڑتی ہے- بڑے افسوس کی بات ہے کہ جب پٹہ داروں کے مماثل شکمیداروں کو جگہ دیکر انکو حقوق دئےگئے ہیں تو ایسی صورت میں اس کے لئے اتنی زیادہ قیمت رکھنا میری رائے میں کسانوں کی بھلائی چاہنے والوں کے لئے مناسب نہیں ہے - البتہ آپ ایسے شکمیداروں کے بارے میں کہیں گے جو دیوانی لینڈس (خالصہ لینڈس) میں ہیں تو میں کہونگا کہ انکو سکشن (٣) میں رکھا جاسکتا ہے - سکشن ٣ میں (٣) ٹائیمس ہے ٹیننسی کمیٹی کی رپورٹ کے بموجب دفعہ (١١) میں رنٹ (٣) ٹائیمس رکھا گیا ہے - میں نے ذرا کم کرکے تھری ٹائیمس (Three times) رکھا ہے تاکہ ایک سال کا رنٹ دیکر شکمیداران پٹہ کا حق خرید سکیں - البتہ بالمقطعہ میں یہ ہے کہ :-

When the shikmidars are there right from the birth of Bilmaqthas and they are paying since ages to the Bilmaqthedar, I do not find any reason why the Government should ask them to pay not less than 8 times and not more than 10 times.

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس طرح قولداروں کی بیدخلیاں کم کرنے کی باتیں کی جا رہی ہیں اوسی طرح بالمقطعوں کے شکمیداروں کے لئے بھی قدم اٹھانا چاہئے - لیکن شکمیداروں کے لئے (٨) ٹائمس رکھا گیا ہے اگر میگزیمم (١٠) ٹائم رکھا جاتا تو ڈپٹی کلکٹرس ریزن ایبل پرائیس (Reasonable price) فکس کرنے کے لئے چار پانچ گنا تک رکھ سکتے تھے - لیکن ڈپٹی کلکٹرس کو چار پانچ گنا تک آنے نہیں دیا گیا - یہ حکومت کا منشاء ہے کہ کم از کم آٹھ گنا مقطعہ داروں کو دینا چاہئے - یہ بہت افسوس کی بات ہے - چند مقطعوں میں اکچول ریوینیو (Actual Revenue) بڑھ کر لیا جاتا ہے- حالانکہ قانون بھی ہے کہ اکچول ریوینیو سے بڑھ کر بالمقطعہ دار وصول نہ کرنا چاہئے- آنربیل منسٹر فار ریوینیو جانتے ہیں کہ اس سے زیادہ وصول نہیں کیا جاسکتا - گشتیاں بھی ہیں اسکے باوجود مقطعوں میں حکومت کو اندھیرے میں رکھ کر ناجائز طور پر زیادہ وصول کر رہے ہیں -

The difference between the actual rent paid by the Shikmidar to the Maktadar and the actual land revenue paid by the Maktadar to the Government.....

یہ دو الفاظ وہاں پر رکھ کر حکومت خود مقطعہ دار کو زیادہ وصول کرنے کے لئے مزید سوشن (शोषण) کرنے کا موقع دے رہی ہے - سرکیولر (٢٨) آف سنہ ١٣٢١ ف میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ لوگ حسب معمول وصول کرسکتے ہیں - ریوینیو بورڈ سے دو تین دن پہلے میرے پاس خط وصول ہوا تھا اوس میں لکھا ہے کہ سرکیولر (٢٨) کی

کوئی ضرورت نہیں البتہ بغیر اسکو کینسل (Cancel) کئے کسی مقطعہ دار
کو یہ حق نہیں ہوگا کہ وہ اکچول ریوینیو سے بڑھ کر وصول کرے۔ ایسی شکایتیں ہوں
کہ کوئی بالمقطعہ دار ایسا کررہا ہے تو ریوینیو بورڈ یا تعنقدار کے پاس درخواست
دے سکتا ہے۔ اسطرح زیادہ وصول نہ کرنے کے متعلق انتظام کیا جائیگا ۔ یہ جو الفاظ ہیں

The difference between the actual rent paid by the Shikmidar to the Maktadar and the actual revenue paid by the Maktadar to the Government.

ان دونوں میں اکثر کوئی فرق نہیں ہوتا ۔ اس کو ریوینیو بورڈ بھی تسلیم کرتا ہے ۔
اس دفعہ میں کم از کم (۸) ٹائمس رکھا گیا ۔ میں نے سکشن ٦٧ (اے) کے بعد سکشن
(بی) ایڈ (Add) کیا ہے ۔ اس میں خاص کر بالمقطعوں کے جتنے بھی
شکمیدار ہیں جنہوں نے زمین کو صاف کیا زمین کو سدھار کر مقطعہ دار کو مقطعہ دار
بننے کی تعریف میں لائے ہیں اور جو پہلے سے ہر چیز کے ذمہ دار تھے اور آج مالک
بن رہے ہیں ایسے لوگوں کو حق پٹہ خریدنے کے لئے کم از کم (۸) ٹائمس آپ نے رکھا
ہے جو ان گوں کے لئے ناقابل برداشت ہے جس طریقہ سے شکمیدار کو سرٹیفیکیٹ دیتے
ہیں جس طرح اون کے رجسٹر تیار ہوتے ہیں اس طریقہ سے ان سے کوئی فیس لیکر ان کو
بھی پٹہ داری کا سرٹیفیکیٹ دیا جانا چاہئے تو میں کہتا ہوں مسئلہ حل ہو جائیگا ۔
جتنے بھی بالمقطعہ جات ہیں مقطعہ داروں کو وہاں جو سہولتیں دیتے ہیں تو جو
شکمیدار ہیں اون کا بھی لحاظ کرنا چاہئے اون کو پٹہ دار قرار دینا چاہئے ۔ اسکو کرنے
کے لئے ۸-۰۱ گنا فیس جو بالمقطعہ دار کو دینگے یا دلوائینگے تو یہ اماؤنٹ (Amount)
شکمیداروں کے لئے سوشن (शोषण) ہوتا ہے وہاں ایسے بھی مقطعہ دار
ہیں جو شکمیداروں کو قولدار سمجھ کر اون کی زمینات سے اکچول قیمت خرید زمینات
قولی پر وصول کرلئے ہیں جو خلاف قانون ہے اس طرح جو پیسہ وصول کئے ہیں اوسکے
واپس دلوانیکے لئے میں سکشن (٦٧) (سی) کے تحت ریٹرا سپکٹیو ایفکٹ
(Retrospective effect) دینا چاہتا ہوں۔ کیونکہ بہت سے مقطعہ دار ایسے ہیں
جو شکمیداروں کے حقوق چھین کر اون سے پیسہ لیکر اون کا سوشن (शोषण)
کرکے کیپٹل (Capital) جمع کرلئے ہیں ۔ ایسے لوگوں سے پیسے شکمیداروں
کو واپس دلائینگے تو سکشن (اے) کا مقصد پورا ہوگا ۔ اسلئے میں نے سکشن (٦٧)
(سی) کے تحت ریٹراسپکٹیوافکٹ رکھا ہے یہ ریٹراسپکٹیو افکٹ پولیس ایکشن کے بعد
سے رکھنا چاہتے ہیں تو رکھئے یا اس میں ردوبدل کرکے لیجسلیٹیو اسمبلی کی بگننگ
(Beginning) سے رکھنا چاہتے ہیں تو رکھئے ۔ یہ آپ کی مرضی ہے ۔
یہ باتیں ہمارے تجربہ میں ہیں اس لئے ہم نے اسکو رکھا ہے ۔ آپ کے گزٹ میں بھی
سکشن (٦٧) اے کے متعلق ایک ترمیم ہے جو ٥ ۔ مارچ سنہ ٥٢ع کو آیا ہے اور پریپریشن
آف سرٹیفیکیٹس (Preparation of certificates) سنہ ٥٢ع کے ختم پرہوگئے
اس سے بچنے کے لئے بہت سے بالمقطعہ داروں نے ان ۹ مہینوں میں زمینات شکمیداروں
کو بیچ دی ہیں جسطرح لینڈ لارڈس ٹیننٹس کو دفعہ (۳۸) کے تحت بیچتے ہیں ۔اس طرح ٦٧۔ اے کی

وجہ سے شکمیداروں کو فائدہ نہیں پہنچا - (۸) ٹائمس جو رکھا گیا ھے شکمیداروں کے لئے وہ ناقابل برداشت ھے - اس وجہ سے پورا کم کرنا چاھئے - البتہ حقوق پٹہ داری منتقل کرنے کے لئے آپ چاھیں تو فیس لے سکتے ھیں - اسکی وجہ سے بالمقطعہ داروں کا فائدہ ھونے کی بجائے گورنمنٹ کا فائدہ ھوسکتا ھے - اس سلسلہ میں کوئی پیچیدہ مسئلہ یا ٹکنیکل پیچیدگی نہیں - ٹیننسی کا مسئلہ حل ھونے تک یہ مسئلہ رھیگا جب ٹیننسی ختم ھو جائیگی اور ٹیننٹس پٹہ دار بن جائینگے اوس وقت یہ مسئلہ حل ھو جائیگا - جب تک ٹیننٹ پٹہ دار نہیں بنینگے یہ مسئلہ ایسا ھی رھیگا جب تک کیچڑ رھیگا ھم کو دھونا پڑیگا اسلئے میں نے اس کیچڑ کو نکال دیا ھے کہ نہ رھے- کیچڑ نہ اوسکو دھونا پڑے اس لئے بجائے مقطعہ دار کو شکمیدار سے رقم دلانے کے فیس پٹہ لیکر پٹہ داری کے سرٹیفیکیٹس شکمیداروں میں تقسیم کئے جائیں تو حکومت قابل " دھنیہ واد " ھوگی - اسی طرح سکشن (۶۷) میں ۱-۲-۳ کے ضمن رکھ کر میں اسکو ریٹراسپکٹیو افکٹ بھی دیا ھوں - اور میں نے اس میں یہ بھی رکھا ھے کہ شکمیداروں سے بالمقطعہ داروں کو کچھ بھی نہیں لینا چاھئے -

Without paying anything to the Maktadar, the patta rights should be transferred in the name of Shikmidar.

یہ میں نے اس میں رکھا ھے - اور (۶۷) (سی) میں ریٹراسپکٹیو افکٹ دلانے کے لئے رکھا ھے - جن مقطعہ داروں نے اب تک جو سوشن کیا ھے اور جنھوں نے قانون کی زد میں نہ آتے ھوئے حکومت کو دھوکہ دیکر (۶۷) (اے) کے پروویژن سے استفادہ کا موقع نہ دیتے ھوئے پیسہ وصول کرچکے ھیں ایسے لوگوں سے ریٹراسپکٹیو افکٹ کے ساتھ رقم واپس دلوانے کے لئے میں ایکسکشن پرووائڈ کیا ھے - دیوانی میں (۳) ٹائمس رکھا گیا ھے اس کے لئے مجھے کوئی عذر نہیں ھے - اور (۱۲) سال سے جو شکمیدار رھیں ویسے لوگوں کے لئے

"3 times revenue" means, as you have fixed in sec. 11 of the Tenancy Select Committee Report....

ایک سال کا رینٹ دیکر حق پٹہ داری بحق شکمیدار خرید لیا جاسکتا ھے - یہ فری آف پے مینٹ ٹو دی مقطعہ دار (Free of payment to the Maqtedar) میں پٹہ بحق سرکار لیا جاکر پٹہ داری کے رائٹس ٹرانسفر کرنے کے لئے میں نے رکھا ھے - کیونکہ آج زمانہ کا تقاضہ یہی ھے - زمینات کی قیمتیں کم ھو رھی ھیں اور دفعہ (۱۱) کے تحت رنٹ کم ھو رھا ھے - سکشن (۶۷) اے کا فائدہ اون شکمیداروں کو پہنچانے کے لئے جو کئی سالوں سے چلے آرھے ھیں اور جنھوں نے بالمقطعہ داروں کو کافی رقم ادا کی ھے (۸) گنا جو رکھا گیا ھے اسکو نکال دینا چاھئے - اوسکے علاوہ یہ بھی قانون ھے کہ ریوینیو سے بڑھ کر رنٹ نہیں لے سکتے اور مقطعہ داروں کو اس لئے اب شکمیداروں کو کچھ دینا نہیں کیونکہ " زیرو " (Zero) کا (۱۰) ٹائمس کچھ بھی نہیں ھوتا کافی رقم حاصل کرلی ھے تو شکمیداروں سے صرف فیس پٹہ داری لیکر منتقل کرنا چاھئے - اسکے بعد مسٹر اسپیکرسر سکشن (۷۴) کے بارے ترمیم پیش کیا ھوں - یہ ھمارا تجربہ ھے اور تحصیلداروں اور وکلاء صاحبان کا بھی تجربہ ھے کہ

جب ایوکشنس (Evictions) ھوتے ھیں یا ٹیننسی ایکٹ کے علاوہ دیگر سلسلہ میں بید خلیاں ھوتی ھیں تو اون کے روکنے کے لئے ھمارے کسانوں اور شکمیداروں کو منصف کی کچھری کو جانا پڑتا ھے - ریوینیو بورڈ سے سرکیولر (۱۸۳۵) ڈیٹیڈ (Dated) ۲۸- اگسٹ سنہ ۵۲ع نکلا گیا تھا اس میں یہ کہا گیا ھے کہ :-

For such protected tenants of the status of Shikmidars and Bilmaktadars, as per sec. 67-A of the Land Revenue Act, the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Act, of 1950 would cease to apply. It would cease to apply to the land in their occupation.

تو شکمیدار اگر بیدخل ھو جائے تو اوسکو حق ھوگا کہ دفعہ (۷۴) کے تحت عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائے - اور وکیلوں کو فیس دیکر کھڑا کرے - جاگیروں کے جو ریسنٹلی مرجڈ لینڈس (Recently merged lands) ھیں وھاں قولداروں کو پٹہ دار قرار دیا گیا ھے - لیکن یہاں مقطعہ داروں کے حقوق بچانے کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا - ھماری حکومت سے یہی گلہ ھے کہ جو کام بھی حکومت کرتی ھے وہ سفید کاغذ کو سیاہ کرنے کے لئے کرتی ھے - اوسپر عمل کرانے کے لئے کوشش نہیں کرتی - تہہ تک حکومت نہیں پہنچتی - جاگیرات میں پٹہ منتقل کرنے کے بعدبھی بیدخلیاں کی جاتی ھیں کیونکہ جاگیر دار طاقتور رھتا ھے - صحیح طور پر دیکھا جائے تو (He need not evict ; اور اسی طرح (but if he evicts.

جب شکمیدار کو بالمقطعہ دار ایوکٹ کرتا ھے تو کہاں پروسیجر (Procedure) رکھا آپ نے ! ایک شخص پربوک لینڈ ۱۰ - ۱۲ سال تک کاشت کرتا ھے اور جو بیدخل ھوگا

Which do not come under the Tenancy Act and which are not to be dealt under the Tenancy Act.

تو ان کے لئے کوئی چارہ‌کار نہیں ھے (۷۴) بھی نکال دیا گیا ھے - میں حکومت کی نیت پر شبہ نہیں کرتا - حکومت کی یہ نیت تھی کہ (۷۴) کے رکھنے سے جاگیرداروں - زمینداروں اور لینڈ لارڈس (Landlords) کو اس کے حیلہ سے ھر قولدار کو نکالدینے کا موقع ملےگا - اسی وجہ سے دفعہ (۷۴) نکال دیا گیا ھے - مگر میں بھی تو ایسی نیت رکھا ھوں - لاسٹ (Last) میں میں نے یہ امنڈمنٹ لایا ھے -

After the sentence of the repealed 74 "but no cognizance of any such case shall be taken by the Revenue Department if" add the following :

"It is to be dealt under Tenancy Act or"

So, if the case has to be dealt under the Tenancy Act, it will be dealt under that.

اگر ٹیننسی ایکٹ کے تحت ڈیل (Deal) کرنا ھے تو اوسکے لئے یہ نہ ھوگا لیکن اگر ٹیننسی ایکٹ کے تحت ڈیل نہ ھو تو

—

But if the case is not dealt under the Tenancy Act and the land does not come under the purview of the Tenancy Act, then the Tahsil should take cognizance of that. That is the meaning.

اسلئے یه جو امنڈمنٹ میں رکھا ہوں وہ حکومت کا منشاء پورا کرتے ہوئے لایا ہوں - لیکن

The lands which do not come under tenancy

یعنی شکمیدار لینڈ ٹیننسی میں نہیں آتا تو میرے خیال سے

Shikmidar's right is better than and more than that of the tenants Shikmidar is already an equivalent to the Pattedar.
اس لئے شکمیدار بھی اس ضمن میں داخل ہو جاتا ہے - جب حکومت کے پاس چارہ‌کار نہیں تو اس کے لئے عدالت کا دروازہ کھلا رہتا ہے - اگر آپ کو خدشه ہو که اسکے بعد جتنے کیسس (Cases) آئینگے اونکو (۴۷) میں لیکر قولداروں کو پریشان کرینگے تو یه آپ کی بہترین نیت ہے یه اچھا مقصد ہے اسکو وہاں پر رکھتے ہوئے اسکو قبول کیا جاسکتا ہے - میں نے اسٹیٹمنٹ آف آبجکٹس اینڈ ریزنس (Statement of Objects and Reasons) بتلایا ہے - چونکه (Other than tenancy lands) کے بارے میں کوئی چارہ‌کار نہیں اس لئے اس نقطه نظر کو پیش نظر رکھ کر میں حکومت سے اپیل کرونگا که اس پرغور کیا جائے - جب ٹیننٹ کے لئے رینٹ کو کم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے تو شکمیدار بھی چونکه (From the very birth of the Bilmaktadars) چلا آرہا ہے اور اب تک بالمقطعه دار کو کافی رقم دے چکا ہے اس لئے بالمقطعه دار کو رقم دلانے کی بجائے فیس پٹه لیکر شکمیداروں کا فائدہ کیا جائے - اسکی وجه سے آج ہزاروں شکمیداروں کو فائدہ ہوسکےگا - اور حکومت کا بھی جو انٹنشن (Intention) ہے که سکشن (۶۷) اے کے تحت اون کو حق ملے وہ بھی پورا ہوسکیگا - اگر آنریبل ریوینیو منسٹر اسکو مان لیں تو اچھا ہوگا - اگر وہ چاہیں تو اس میں کوئی رد و بدل کرسکتے ہیں - وہ امنڈمنٹ کے ذریعه لاسکتے ہیں - اکسپریمنٹ کے لحاظ سے - حالات کے لحاظ سے جو تجربه ہوا ہے اور ہم کو بحیثیت ایم - ایل ایز جو ڈیفیکلٹی (Difficulty) محسوس ہو رہی ہے اوسکے پیش نظر یه مسودہ قانون ترمیم پیش کیا گیا ہے - آپ بحیثیت منسٹر امنڈ منٹ لا سکتے ہیں چونکه ٹریژری بنچس میں ہیں فوراً ہی امنڈ منٹ لاسکتے ہیں - ترمیم منظور کرا سکتے ہیں - لیکن ہماری بھی جو ڈیفیکلٹیز (Difficulties) ہیں وہ ہم نے پیش کی ہیں کیونکه We are also workers on the field - اس لئے اس پر اس نقطه نظر سے سوچا جائے تو مناسب ہے -

منسٹر فار اکسائز، فاریسٹس، کسٹمس اینڈ ریوینیو (شری کے - وی - رنگا ریڈی)- مسٹر اسپیکرسر - قانون مالگزاری آراضی میں ترمیمات پیش کی گئی ہیں - ایک دفعه ۶۷ میں ہے اور دوسری ترمیم دفعه ۴۷ پھر سے قائم کئے جانے کے متعلق ہے - دفعه ۶۷

میں جو اضافہ کیا گیا ہے وہ لینڈ اڈوائزری کمیٹی کی سفارشات کی بناء پر کیا گیا ہے جس میں میں بھی تھا ۔ اسکی غرض یہ تھی کہ عام آراضیات کے قولداروں کے ساتھ جو مراعات قانون قولداران میں رکھے گئے ہیں اس سے زیادہ مراعات ان قولداروں کے ساتھ ہونے چاہئیں جو اجارہ کے قولدار ہیں ۔ اور معزز ممبر صاحب کی تقریر کا بھی غالباً یہی منشاء ہے ۔ لیکن جو ترمیم معزز ممبر کی جانب سے پیش کی گئی ہے اس سے تو یہ مراعات مفقود ہو جاتے ہیں ۔ میں نہیں سمجھتا کہ جب غرض کی حدتک معزز ممبر متفق ہیں تو پھر یہ ترمیم کیوں پیش کی گئی ۔ بمقابلہ قولدار کے اجارہ کے قولداروں کو زیادہ رعایت ہونی چاہئے کیونکہ اجارہ کے قولدار جنگل وغیرہ صاف کرتے اور اسکا خرچہ برداشت کرتے ہیں ۔ اسکے برعکس معمولی قولداروں کو نہ زیادہ محنت ذات سے کرنی پڑتی ہے اور نہ خرچہ برداشت کرنا پڑتا ہے ۔ شکمیداروں کے قواعد میں بھی یہی ہے کہ اگر وہ ابتدائے مزارعت سے کاشت کرتے ہیں تو وہ شکمیدار سمجھے جائینگے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ابتدائے مزارعت سے پٹہ‌دار کے ساتھ شریک ہوں ۔ جیسا کہ میں نے پہلے کہا وہ اپنی ذات سے زیادہ رقم برداشت کرتے ہیں اسلئے صرف مالگزاری سے آٹھ گنا معاوضہ دینے کی ذمہ داری عائد کی گئی ہے ۔ معزز ممبر صاحب نے اپنی تقریر میں یہ بتلایا ہے کہ اس کا ڈفرنس زیروہوتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے تو آپ کا منشاء اور بھی زیادہ اچھی طرح پورا ہوتا ہے ۔ کیونکہ اس ترمیم کا مقصد یہ ہے کہ قولدار کو کم سے کم معاوضہ اداکرنیکی ضرورت ہو ۔ حکومت نے ٹیننسی ایکٹ میں جو معاوضہ مقرر کیا ہے وہ خشکی کے ریگڑی اراضیات کے لئے زر مالگزاری کا (۷۰) گنا ہے ۔ اراضی چلکہ کے لئے ساٹھ گنا اور تری زمینات کے لئے ۴۲ گنا ہے ۔ اجارہ دار قولداروں کے لئے آٹھ گنا ہے اور معزز ممبر کے استدلال کے لحاظ سے وہ بعض صورتوں میں زیرو تک بھی پہنچتا ہے ۔ کیونکہ ابتدائے مزارعت سے کاشتکار ہونے کی وجہ سے سرکار (۱۰) سال تک نصف زر مالگزاری لیتی ہے ۔ اسکے بعد رفتہ رفتہ تیس سال کے عرصہ میں خشکی زمینات کی پوری مالگزاری لیجاتی ہے ۔ اسکے بعد بندوبست کردیا جاتا ہے ۔ ہمیشہ کے لئے اجارہ کی مقروہ اراضی پر سرکار نصف دھارہ لیتی ہے ۔ بوجوہ بالا اجارہ‌دار قولدار کو معمولی مالگزاری میں قول دیتے ہیں ۔ اسلئے اس پر اسقدر رقم کا اضافہ نہیں ہوا ہے جس قدر کہ معمولی اراضیات کے قولداروں پر ہوا ۔ اس سے ظاہر ہے کہ اجارہ کے قولداروں کو جو معاوضہ مقرر کیا گیا ہے وہ بہت مناسب ہے ۔

دفعہ ۷٦ میں اجارہ‌داروں کے قولداروں کو شکمیدار بنانے کے لئے جو اضافہ کیا گیا ہے وہ موجودہ حالت ہی میں زیادہ بہتر ہے ۔ اگر معزز ممبر کی مجوزہ ترمیم منظور کی جائے تو اس سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا ۔ اس وجہ سے اس میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں ہے ۔

دفعہ ۷۴ میں ترمیم کی نسبت تحریک پیش کی گئی ہے ۔ دفعہ ۷۴ کو آج سے پچاس سال پہلے ہی خارج کردیا جانا چاہئے تھا اگرچیکہ قانون مالگزاری سنہ ۱۳۱۷ ف

میں مدون کیا گیا لیکن اس سے پہلے بھی گشتی نشان ۱۲ بابتہ سنہ ۱۳۰۲ھ کے ذریعہ بھی عہدہداران مال کو اختیارات دیئے گئے تھے ۔ عملا تو قانون مالگزاری مدون ہونے کے بعد ھی یہ دفعہ وضع کیا گیا۔ بالکلیہ اسی نوعیت کا دفعہ ضابطہ فوجداری میں دفعہ ۱۴۵ اور داد رسی خاص میں دفعہ ۷ ہے جو ایک ھی اصول پر مبنی ہیں ۔ اگر کوئی شخص زبردستی نقض امن برپا کرکے اراضی پر قبضہ کرنا چاھتا ہے یا کرے تو اسکے لئے ضابطہ فوجداری کے دفعہ (۱۴۵) کے تحت کارروائی ہوسکتی ہے اور اندرون دو ماہ کارروائی کرکے اسکو بیدخل کرنے کے احکام ہیں ۔ اسی طرح داد رسی خاص کے دفعہ (۷) کے تحت اگر کوئی شخص ناجائز طور پر قابض ہو جاتا ہے تو اس کے لئے ۶ مہینے کے اندر کارروائی کی جاسکتی ہے ۔ اسی طرح مالگزاری کا بھی یہ دفعہ ۴۷ ہے ۔ عدالتوں میں ان تینوں دفعات سے متعلق بارہا بحث ہوئی ہے کہ ان دفعات کی موجودگی سے نزاعات بڑھتے جاتے ہیں ان کو حذف کرنا چاہئے۔ دفعہ ۴۷ قانون مالگزاری اراضی سے متعلق یہ محسوس کیا گیا ہے کہ مال کے عہدہداران کو انفصالی کام میں زیادہ مشق نہیں ہوتی دوران مقدمہ میں اراضی سررشتہ مال کی زیر نگرانی رکھی جائے تو اس سے رعایا کو نقصان پہنچتا ہے یہ رعایا ۔ حکماں اور وکلاء کی متفقہ تجویز تھی ۔ اسلئے سالہا سال کے تجربہ کے بعد اس دفعہ کو نکال دیا گیا ۔ کسی نہ کسی وجہ سے سابقہ حکومت انتظامی حکاموں کے اختیارات باقی رکھنا چاہتی تھی اسلئے اس دفعہ کو برقرار رکھا گیا تھا ۔ لیکن اب واجبی طور پر انصاف کرنا مقصود ہے اسلئے انتظامی حکاموں کے ھاتھ میں ایسے اختیارات نہ رہنے کے لئے یہ دفعہ نکالدیا گیا اگر اسکو پھر قائم کیا جائے تو بجائے فائدہ کے عوام کو نقصان ہوگا ۔ اس دفعہ کو لانا گویا پرانے زمانے کو واپس لوٹانا ہے ۔

یہ کہا گیا ہے کہ قولداروں کو ریلیف (Relief) ملتا ہے ۔ ریلیف سب کو برابر ملتا ہے کیونکہ پٹہداروں کے جو حقوق ہوتے ہیں اسکے مماثل حقوق شکمیداروں کے بھی ہوتے ہیں البتہ فرق اتنا ہے کہ پٹہ داروں کے نام کھاتہ دار کی حیثیت سے شریک ہوتے ہیں شکمیداروں کا نام خانہ شکمی میں شریک ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ فروخت وغیرہ کرنے سے متعلق جملہ حقوق وہی ہیں جو پٹہ دار کے ہوتے ہیں ۔ اگر آنریبل ممبر چاہتے ہیں کہ جس طرح محفوظ قولداروں کا تحفظ کیا جاتا ہے اسی طرح شکمیداروں کا تحفظ کیا جائے تو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ حصہدار اور شکمیدار میں کیا فرق ہے ۔ اس میں کوئی فرق نہیں ہوتا ۔ ایسی صورت میں حصہدار کی حفاظت کیوں نہیں کرنا چاہئے ؟ فرض کرو کہ ایک شخص جسکے چار بیٹے ہیں فوت ہو جاتا ہے تو چاروں اسکے وارث ہوتے ہیں ۔ جب اس اصول کو مانتے ہیں تو سررشتہ مال سے اسکی حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ اسی طرح ایک پٹہدار دوسرے پٹہدار کو بیدخل کرتا ہے تو اسکا تحفظ کرنا پڑتا ہے ۔ اگر ایسا ہوتو رفع مزاحمت کے تحت اسکا تحفظ بھی ہوسکتا ہے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ عدالت دیوانی کے بعض اختیارات سررشتہ مال کے تفویض کرنا پڑتا ہے۔

میرے معزز دوست کو میں یہ اطمینان دلانا چاہتا ہوں کہ بہ نسبت انتظامی محکموں کے عدالتوں میں زیادہ انصاف ہوتا ہے ۔ عدالتوں میں غریبوں کی داد رسی ہوتی ہے کیونکہ وہاں مقدمہ ٹھیک طریقہ پر جانچا جاتا ہے ۔ اگر یہ تصور کیا جاتا ہے کہ وہاں پیسے والے کامیاب ہوتے ہیں تو وہ غلط ہے ۔ میں آپکو بتلاتا ہوں ۔ منصفی میں ایک مقدمہ رجوع ہوتا ہے اسی سال ہائیکورٹ تک آجاتا ہے ۔ لیکن میرے پاس رفع مزاحمت کا ایک مقدمہ ۱۰ سال کے بعد پیش ہوتا ہے اس کو اگر میں منظور بھی کروں تو وہ تکمیل تحقیقات کے لئے واپس جاتا ہے کیونکہ اکثر عذر ابتدائی کے منظور یا نامنظور ہونے کے بناء پر ھی آتا ہے ۔ مجھے یہ تسلیم کرنے میں ذرہ برابر بھی پس و پیش نہیں ہے کہ عدالت کے حکام جسطرح صحیح معنوں میں تحقیقات کرتے ہیں اور جس طرح وہ کارروائیوں سے واقفیت رکھتے ہیں حکام مال ویسی واقفیت یا مہارت نہیں رکھتے ۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ روزمرہ انہیں انفصالی کام نہیں کرنا پڑتا ۔ انہیں دورہ کا کام ہوتا ہے ۔ اسکے علاوہ آئے دن جو قوانین پاس ہوتے رہتے ہیں ان تمام سے وہ اچھی طرح واقف نہیں ہوسکتے ۔ آج ٹیننسی کا قانون آتا ہے ۔ کل اراضیات کو ترقی دینے سے متعلق قانون آتا ہے ۔ اسکے علاوہ عہدہ‌داران مال کا تعلق نظم و نسق کے جملہ محکموں مثلاً سپلائی وغیرہ سے ہوتا ہے جسکی وجہ سے انکی مصروفیت اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے ۔ اس لئے سابقہ حکومت کے زمانے میں وہ جتنا کام کرسکتے تھے آج اتنا بھی نہیں کرسکتے باوجود اسکے کہ وہ پہلے کے عہدہ‌داروں کی بہ نسبت زیادہ قابل ہیں ۔ زیادہ دیانتدار ہیں اور زیادہ محنتی ہیں ۔ لیکن سررشتہ مال کے حکاماں کی ذمہ‌داریاں اتنی بڑھ گئی ہیں کہ ان پر انفصالی کام کا بوجھ ڈالنا کسی طرح مناسب نہوگا ۔ بلکہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ قوانین و احکام سررشتہ مال میں ایسی ترمیم کی جانی چاہئے کہ عہدہ‌داران مال کو کسی مقدمہ کی سماعت کا اختیار نہ رہے ۔ ایسی صورت میں رعایا کے حق میں زیادہ انصاف ہوگا ۔ ایسی تحریک میں نے پیش کردی ہے جو ابھی زیرغور ہے ۔ ایسی صورت میں بھی آپ یہ چاہتے ہیں کہ مقدمہ کی سماعت کا اختیار تحت دفعہ ۹۷ سررشتہ مال کو دیا جاناچاہئے تو اس کے لئے یہ ترمیم کسی طور پر پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ اس وجہ سے میں نریبل ممبر سے یہ درخواست کرونگا کہ وہ ان دونوں ترمیمات سے دستبردار ہوجائیں ۔

شری جی ۔ سری راملو ۔ مسٹر اسپیکرسر ۔ آنریبل منسٹر نے یہ فرمایا کہ بہت سے دفعات ’’ زیرو ،، ہوتے ہیں ۔ دفعہ ۳ میں جو تھری ٹائمس رکھا گیا ہے اس بارےمیں کوئی جواب نہیں دیا ۔ ایسے بہت سے مقطعہ‌دار ہیں جو شکمیدار کو ٹیننٹ سمجھکر شوشن کئے ہیں ۔ ان کے بارے میں بھی ہمدردی ہے ۔ اور رٹراسپکٹیو افکٹ کے بارے میں بھی آنریبل منسٹر نے کوئی جواب نہیں دیا ۔ میں آنریبل منسٹر سے اسکی وضاحت چاہتا ہوں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ انہوں نے جو کچھ کہنا تھا کہدیا ۔

شری جی ۔ سری راملو ۔ میں آنریبل ریوینیو منسٹر سے یہ کہونگا کہ جب انہوں

نے یہ قبول کرلیا ہے کہ بہت سے دفعات میں فرق زیرو (Zero) ہوتا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ ان کے رکھنے میں مضائقہ نہیں ہے مگر میں یہ کہونگا کہ زیرو نہیں ہے بلکہ بہت سی جگہ سرکیولر کے خلاف ایک روپیہ کی جگہ ڈیڑھ روپیہ دو روپیہ حاصل کرتے ہیں ۔ اسلئے مقطعہ داروں کو دلانے کی خاطر رکھا گیا ہے یہ چھپانے کی بات نہیں ہے ۔ جب دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ یہ فرق زیرو ہے تو اسکو نکالنے میں کیا امر مانع ہے ؟ خالصہ کے جو شکمیدار ہیں انکے بارے میں تہری ٹائیمس رکھا گیا ہے ۔ میں صرف خالصہ کے شکمیداروں کو تہری ٹائیمس میں نہیں رکھا ہوں میں نے خود بیان کیا ہے کہ دو قسم کے شکمیدار ہیں ۔ ایک خالصہ کے دوسرے بالمقطعہ کے جو ایک جگہ بالمقطعہ پر ہیں اور جنہوں نے محنت کرکے اراضی کو ہموار کیا ہے ۔ ایسے لوگوں کو معاف کرنے کے لئے میں نے کہا ہے ۔ آنریبل منسٹر کہتے ہیں کہ عدالتوں میں زیادہ انصاف ہوتا ہے مگر کیا کسان عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے ۔ کیا سشن جج یا منصف اسپاٹ (Spot) پر جاکر بالمقطعہ دار یا شکمیدار سے ملکر اسپاٹ انکوائیری (Spot enquiry) کرتا ہے ۔ ظاہر ہے کہ جو اسپاٹ انکوائری ہوتی ہے اس میں زیادہ انصاف کی امید رہتی ہے ۔ ورنہ عدالت میں تو بناوٹی شہادتوں پر ہی فیصلہ ہوجاتا ہے "We seldom find justice here"

آپ اگر گاؤں میں جائیں اور اسپاٹ پر اڈجیسنٹ (Adjacent) مقامات کے کسانوں اور لینڈ لارڈز سے واقعات معلوم کریں تو سنٹ پرسنٹ جسٹس مل سکتا ہے ۔ آپ تو کہتے ہیں کہ مقطعہ دار اور شکمیدار ایک ہی ہیں ۔ شکمیدار جو اکچول ٹلرس (Actual tillers) ہیں جو اسٹیٹ میں ۳۰ فیصد ہیں انہیں اور ان مقطعہ داروں کو جو یہاں شہر میں بیٹھکر سینمائیں چلاتے ہیں جو کیپیٹلسٹ بن گئے ہیں برابر سمجھتے ہیں ۔ دونوں کو بھائی بھائی کہتے ہیں ! میں نے یہ امنڈمنٹ اسلئے لایا ہے کہ تحصیلدار یا تعلقدار اسپاٹ پر جاسکتا ہے ۔ اسپاٹ انکوائیری کرسکتا ہے ۔ منصف کو عدالت میں یہ سب باتیں صحیح طور پر کسطرح معلوم ہونگی کہ

What was the land? what was he paying? what was the rent? for how many years was he paying? all these things, a spot enquiry alone will disclose.

عدالت اسپاٹ انکوائیری کہاں کرتی ہے ۔ کیا کوئی منصف پنڈی میں بیٹھکر جاکر اسپاٹ انکوائیری (Spot enquiry) کرتا ہے ۔ اسکے برخلاف شکمیدار درخواست دے تو تحصیلدار چونکہ اسکے کام کی نوعیت انتظامی ہوتی ہے وہ دورہ میں مقامات اور مواضعات کا دورہ کرتے وقت اسپاٹ انکوائیری کرکے زمین کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتا ہے ۔ حقوق کے بارے میں معلوم کرسکتا ہے کہ کس کا پٹہ ہے اس کا کتنا حصہ ہے اوس کا کتنا حصہ ہے ۔ اسکے تصفیہ کے لئے عدالت میں جانے کی ضرورت نہیں پڑتی ۔ یہ زمین کا مسئلہ ہے اسلئے ۳۷ کے تحت تحصیلدار موقع معائنہ کرکے تصفیہ کرتا ہے (If they are not to be dealt under the Tenancy Act)

ہزاروں بالمقطعہ‌جات ہیں ۔ اسلئے اسکو میں نے لایا ہے ۔ اسکے علاوہ

About retrospective effect —

اب تک جو سوشن ہوتا آیا ہے اسکے بارے میں بھی نہیں کہا گیا ۔ کیا آپ اسکو الو (Allow) کرتے ہیں جو پیسہ لیکر بیٹھے ہیں ۔ میں ایک ایکزامپل(Example) دیتا ہوں ۔ ایک کولے گاری راما مقطعہ‌دار ہے جو بیس ہزار روپئے غیر قانونی طور پر وصول کرچکا ہے جسکے خلاف ایک دعوی ہے ۔

Mr. Speaker: Rule 105 of the rules is to this effect :

"On the motion for leave to introduce a bill, the mover may make a *brief* explanatory statement. If the motion is opposed, the Speaker may permit a *brief* explanatory statement from the member who opposes and a *brief* reply from the mover and shall then without further debate put the question thereon......."

میں لفظ " بریف " پر توجہ دلانا چاہتا ہوں ۔ آپ نے یہ سب چیزیں پہلے پیش کی ہیں ۔ انکا جواب دیا گیا ۔ پھرسے یہ چیزیں دہرائی جائیں تو یہ کسطرح ہوگا ۔ رول ۱۰۵ کے پراویژن کی پابندی ضروری ہے ۔ " بریف ریلائی " (Brief reply) کے معنوں کو پیش نظر رکھکر تقریر کیجئے ۔ ورنہ مجھے یہ کہنا پڑیگا کہ یہ بریف ہے ، یہ نہیں ہے ۔

شری جی ۔ سری راملو ۔ ٹھیک ہے ۔ رٹراسپکٹیو افکٹ کے بارے میں سوچیں تو مناسب ہے ۔ ۸ ٹائیمس کی جو پابندی رکھی گئی ہے وہ پابندی ہونی چاہئے ۔ ڈپٹی‌کلکٹر (۵) ٹائیمس رکھ سکتا ہے ۔ میں نے تھری ٹائیمس رکھا ہے خالصہ زمینات کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب اسکی وضاحت کریں تو اچھا رہیگا ۔

شری کے ۔ وی رنگاریڈی ۔ اسپیکرسر....

مسٹر اسپیکر ۔ میں مجبور ہوں ۔ اب کوئی موقع نہیں ہے ۔

شری جی ۔ سری راملو ۔ ممکن ہے آنریبل منسٹر اب اپنا خیال بدل کر اسے موو کرنے کی اجازت دینے کے بارے میں کہنا چاہتے ہوں ۔

Mr. Speaker: The question is :

"That leave to introduce 'The Hyderabad Land Revenue (Amendment) Bill, 1953' be granted".

The motion was negatived.

L. A. Bill No. XXVI of 1953, the Hyderabad Money Lenders (Amendment) Bill, 1953

Mr. Speaker: We shall now proceed to the next item.

Shri K. Venkatrama Rao: Sir, I beg to move:

"That L.A. Bill No. XXVI of 1953, the Hyderabad Money Lenders (Amendment) Bill, 1953 be read a first time."

Mr. Speaker: Motion moved.

* شری کے - وینکٹ رام راؤ (چنا کنڈور) - میں نے جو بل پیش کیا ھے وہ قانون قرض دھندگان کی دفعہ (۲) کے ضمن ۱۰ و ۱۱ میں ترمیم کے لئے ھے - ضمن (۱۰) کاشتکار کی تعریف سے متعلق ھے اور ضمن (۱۱) مزدور کی تعریف سے متعلق ھے - یہاں کاشتکار اور مزدور کی جو تعریف کی گئی ھے پورے قانون پر اس کا اطلاق ھوتا ھے - اسکے بموجب کاشتکار اور مزدور کو جو تھوڑا بہت فائدہ قانون قرض دھندگان کے تحت پہنچنا چاھئے وہ حالیہ تعریف کے لحاظ سے نہیں پہنچتا - پہلے میں کاشتکار کی تعریف سناتا ھوں جو ضمن (۱۰) میں ھے -

" کاشتکار " سے مراد اوس شخص سے ھوگی جو قانون انسداد انتقال زرعی اراضی نشان (۳) سنہ ۱۳۴۹ف کے مفہوم میں زراعت پیشہ طبقہ کا رکن ھو اور جس کی گزر بسر کا اصل ذریعہ زراعت ھو۔

اس میں سے میں نے " جو قانون انسداد انتقال زرعی اراضی نشان (۳) سنہ ۱۳۴۹ف کے مفہوم میں زراعت پیشہ طبقہ کا رکن ھو اور " کے الفاظ نکالدینے کے لئے ترمیم پیش کی ھے اور یہ نکالدینے کے بعد کاشتکار کی تعریف یہ ھوگی -

" کاشتکار " سے مراد اوس شخص سے ھوگی جس کی گزر بسر کا اصل ذریعہ زراعت ھو۔

اسکے ساتھ مزدور کی تعریف ضمن (۱۱) میں یہ ھے -

"مزدور " سے مراد اوس شخص سے ھوگی جو محض جسمانی محنت سے اپنی روزی کماتا ھو اور جس کو بشکل نقد یا جنس روزانہ ایک روپیہ یا ماھانہ تیس روپئے سے زائد اجرت نہ ملتی ھو۔

اس میں سے " اور جسکو بشکل نقد یا جنس روزانہ ایک روپیہ یا ماھانہ تیس روپیہ سے زائدا جرت نہ ملتی ھو " کے الفاظ نکالدینے کے لئے ترمیم پیش کی ھے۔ قانون انسداد انتقال زرعی اراضی اب نافذالعمل نہیں ھے - وہ منسوخ ھوچکا ھے اس میں جو تعریف کاشتکار کی گئی ھے وہ ھم جانتے ھیں کہ فرقہ وارانہ بنیاد پر مبنی ھے - یعنی یہ کہ اگر کوئی شخص کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ھو چاھے وہ زراعت پیشہ ھو یا نہو کاشتکار کی

تعریف میں داخل کیا گیا ہے ۔ ان فرقوں سے ہٹکر اگر کوئی شخص ذاتی طور پر زراعت کرتا بھی ہوتو وہ کاشتکار کی تعریف میں نہیں آسکتا ۔ اس وجہ سے اس قانون کے تحت جو فائدہ دفعات ۱۱ و ۱۲ کے لحاظ سے ملنا چاہئے اس سے وہ محروم ہو جاتا ہے ۔ دفعہ ۱۱ یہ ہے کہ اس قانون کے احکام کسی ایسے قرضہ سے متعلق نہونگے جو اس قانون کے نفاذ سے پہلے دیا گیا ہو ۔ اس میں اصل سے بڑھکر سود نہیں دلایا جاسکتا ۔ اس رعایت کا فائدہ اس شخص کو ملیگا جو " کاشتکار " ہو ۔ اور کاشتکار ہونے کے معنی یہ ہے کہ وہ مخصوص فرقوں سے تعلق رکھتا ہو ۔ سکشن (۱۲) کے لحاظ سے مدیون ڈگری اس قانون کے نفاذ کے قبل کا ہو تو ڈگری کے سلسلے میں اقساط دی جاسکتی ہیں ۔ اس سلسلے میں بھی جیسا کہ میں نے دفعہ (۱۱) کے سلسلہ میں عرض کیا بعض مخصوص فرقوں سے تعلق رکھنے والے اشخاص کاشتکار کہلاتے ہیں اور اگر ان میں سے نہوں تو کاشتکار ہونے کے باوجود بھی اس سے محروم رہتے ہیں ۔ قانون انسداد انتقال زرعی اراضی منسوخ شدہ قانون ہے قانون قرض دہندگان کی غرض کے لئے اسکورفر (Refer) کرنے کی ضرورت داعی ہوتی ہے دفعہ (۱۰) کے تحت کوئی ڈسکریمینیشن (Discrimination) نہیں کیا جاسکتا اسکے باوجود بھی ۱۳ کی زد میں آتے ہیں ۔ یہ قانون کا اسقدر جزو ڈکٹم آف سیویریبلیٹی (Dictum of Severability) اپلائی ہوتا ہے ۔ اسکے ذریعہ منسوخ العمل سمجھا جاسکتا ہے ۔ لیکن حال حال میں ضابطہ دیوانی میں جو ترمیم ہوئی ہے اسکے لحاظ سے تحت کی عدالتیں کانسٹی ٹیوشنل کوئسچنس (Constitutional Questions) کا تصفیہ نہیں کرتیں بلکہ اسے ہائیکورٹ کو رفر کرتی ہیں اور ہائیکورٹ سے تصفیہ ہوتا ہے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ اب ۴ ۔ ۳۰ ہوچکے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ آپ کچھ اور وقت لینگے ۔

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ جی ہاں ۔

The House then adjourned for recess till Five of the Clock.

The House re-assembled after recess at Five Minutes Past Five of the Clock.

[Mr. Deputy Speaker in the Chair]

Question of the Privilege of the House

Shri V.D. Deshpande (Ippaguda): Mr. Speaker, Sir, I have to raise an issue relating to the privilege of this House.

ہاؤز کے پریولیج کے تعلق سے میں عرض کرنا چاہتا ہوں اور اس سے پہلے بھی میں نے عرض کیا تھا کہ اس ہاؤز کے اطراف پانچ سو گز تک کوئی نہیں آسکتا ۔ پولیس کا

گھیرا پڑا ہوا ہے - عوام کو ہم سے الگ رکھنے کی حکومت کی جانب سے کوشش کی جارہی ہے حالانکہ ہم عوام کے نمائندے ہیں - تلنگانے کے ایک ہزار کسان اسپیکر صاحب کے پاس پٹیشن (Petition) پیش کرنا چاہتے ہیں انہیں یہاں آنے نہیں دیاجا رہا ہے - وہ صرف ہاؤز کے کمپاؤنڈ تک آنا چاہتے ہیں لیکن انہیں روکا جارہا ہے - آنریبل ہوم منسٹر کے متعلق مشہور ہے کہ " آنریبل منسٹر فار سکشن (۱۴۴) فائرنگ اینڈ لاٹھی چارج "

(Hon. Minister for section144, Firing and Lathi Charge)

پچھلے زمانے میں جب سشن چل رہا تھا اوس وقت بھی یہی ہوا ہے - آپ پر ہمارے حقوق کی حفاظت کی ذمہ‌داری ہے اسلئے میں آپ سے درخواست کرونگا کہ آپ حکومت اور خاص طور پر ہوم ڈپارٹمنٹ کو ہدایت دیں کہ عوام کو جو روکا جارہا ہے اس طرح روکنے کی ضرورت نہیں ہے - ہر سشن میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کردیا جاتا ہے - عوام جو ہم تک آنا چاہتے ہیں اونہیں روکاجا رہا ہے - آج ایک ہزار کسان آئے ہوئے ہیں اور مسٹر اسپیکر کو پٹیشن دینا چاہتے ہیں اسلئے میں درخواست کرونگا کہ انہیں آنے کی اجازت دیجائے - صرف ہاؤز کے کمپاؤنڈ تک آنے کی اجازت دیجائے تو مناسب ہے -

उद्योग तथा श्रम मंत्री (श्री. व्ही. के. कोरटकर): अिसके बारे में गव्हर्नमेंटको कोअी अित्तिला नहीं है कि अेक हजार किसान यहां आये हैं और वे पिटिशन (Petition) देना चाहते है और किसको देना चाहते हैं। जब तक अिसकी अित्तला नहीं होती अिसके बारे में कोअी खास अितजाम नहीं किया जा सकता। आज जो पुलिस का अितजाम है वह वैसा ही है।

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - میں انتظام نہیں مانگ رہا ہوں - میں یہ کہہ رہا ہوں کہ دفعہ ۱۴۴ جو نافذ کیا گیا ہے وہ اٹھا لیا جائے - ہم ذمہ داری لیتے ہیں کہ وہ پرامن طریقے پر یہاں آئینگے اور اسپیکر صاحب کے پاس پٹیشن پیش کرکے چلے جائینگے -

श्री. वि. के. कोरटकर:—स्पीकर साहब के पास पिटीशन किस लिये देना चाहते हैं। अिसकी वजह क्या है। अगर वे स्पीकर साहब को ही देना चाहते हैं तो सुबह या दोपहर में आकर दे सकते हैं। हा अुस चालू है अुसी वक्त देने की कोअी जरूरत नहीं है। स्पीकर साहब का मकान खाली है, वहां पर जाकर भी दे सकते हैं।

شری وی - ڈی - دیشپانڈے - یہ اسمبلی ہے اور اسمبلی عوام کی ہوتی ہے - ایسی صورت میں انہیں ہاؤز کے کمپاؤنڈ تک آنے سے کیوں روکا جاتا ہے - ہر سشن میں کیوں دفعہ ۱۴۴ نافذ کیا جاتا ہے اور عوام کو کیوں اس طرح یہاں آنے سے روکا جاتا ہے -

श्री. वि. के. कोरटकर:—मैं अर्ज करता हूं कि हर सेशन के वक्त तो अैसा नहीं हुआ है। पहले दो सेशन हो चुके हैं। पिछले सेशन के वक्त जो कुछ हुआ था वह तो अपोजिशन के लीडर को मालूम है। हमको मालूम है और सब को मालूम है और दफा १४४ क्यों लगाया गया है अिसके बारे में चीफ मिनिस्टर साहब ने अिसके पहले जवाब दिया है कि गवर्नमेंट ने अिसके लिये

कोओ हुक्म नहीं दिया है। मैजिस्ट्रेट के पास क्या शहादत है, क्या चीजें सामनें है वह मालूम नहीं है। अैसी सूरत में जो दफा जिस वक्त लागू है वह वैसा ही लागू रहेगा और पिटिशन देना कोओ जितनी बडी चीज नहीं है। स्पीकर साहब के मकान पर जा कर भी दे सकते हैं।

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - دفعہ ۱۴۴ کے متعلق گورنمنٹ سے کنسلٹ (Consult) کرکے غور کریں گے - اس وقت جو لوگ آئے ہیں ان میں سے ایک یا دو نمائندوں کو اسپیکر صاحب کے پاس آکر پٹیشن پیش کرنے کی اجازت دیجاسکتی ہے -

L. A. Bill No. XXVI of 1953, the Hyderabad Money Lenders (Amendment) Bill, 1953

* **شری کے - وینکٹ رام راؤ** - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ دفعہ ۲ ضمن ۲ دستور کی دفعہ ۱۱ کی وجہ سے اپنی موت آپ مر رہا ہے - عدالتوں کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ یہ ڈکلیر (Declare) کریں کہ یہ دفعہ دستور ہند کے خلاف ہے - تحت کی عدالتوں کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ کسی ایکٹ کو کانسٹیٹیوشنل (Constitutional) یا ان کانسٹی ٹیوشنل (Unconstitutional) قرار دیں - اس طرح کی پیچیدگیاں ہیں اس طرح ڈسکریمینیشن (Discrimination) نل اینڈ وائڈ (Null and void) ہو رہا ہے - اسلئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے - مزدور کے سلسلہ میں یہ عرض کرونگا کہ مزدور کی تعریف میں وہ شخص داخل ہے جسکو ماہانہ تیس روپیہ اجرت ملتی ہو - اگر کسی کو تیس روپیہ سے ایک پائی بھی کم ملتی ہے تو وہ مزدور کی تعریف میں داخل نہیں ہوسکتا ....

آپ ہم سب کو معلوم ہے کہ افراط زر کی وجہ سے قیمتوں میں اضافہ ہوگیا - مزدوروں نے جدوجہد کرکے اپنی تنخواہوں میں اضافہ کو منوالیا - لیکن لیوینگ انڈکس (Living Index) بڑھ جانے کی وجہ سے اس کا کوئی فائدہ اون کو نہیں ہوا - اسی وجہ سے میں نے قانون قرض دھندگان میں ترمیم لائی ہے ورنہ اس ترمیم کے بغیر وہ سہولتیں جو اس قانون کے ذریعہ مہیا کی گئی ہیں وہ مزدوروں کی اکثریت سے غیر متعلق ہو جائینگی - اور نتیجہ کے طور پر وہ سہولتیں بیکار ہوجائینگی - اس وجہ سے میں نے کاشتکار اور مزدور کی تعریف میں ترمیم لائی ہے - میں اس آنریبل ہاؤز سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ میرے اس بل کو منظور فرمالے -

شری گوپال راؤ اکبوٹے (چادر گھاٹ) - حیدرآباد منی لینڈرس ایکٹ کا اصل قانون اردو میں ہے - لیکن پرائیویٹ بل کے ذریعہ تعریفات کی حدتک جو ترمیم پیش کی گئی ہے وہ انگریزی میں ہے - قواعد کے لحاظ سے یہ امر کہاں تک صحیح ہے میں نہیں کہہ سکتا - لیکن ایک چیز میں آنریبل موور آف دی بل (Hon. mover of the Bill) کی توجہ میں لانا چاہتا ہوں - " کاشتکار " اور " مزدور " کی جو تعریف ہے وہ اردو میں ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ آدھی تعریف اردو میں رہے اور آدھی انگریزی میں -

کیونکہ آپ نے جو بل پیش کیا ہے وہ انگریزی میں ہے - جس میں آپ نے یہ بتایا ہے کہ " یہ الفاظ ڈیلیٹ کئے جائیں " - مجھے معلوم نہیں کہ آیا وہ الفاظ وہاں ہیں - لیکن یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ انگریزی میں اس کا ترجمہ بتایا گیا ہے اور اصل تعریف میں اس کا جو ترجمہ ہے اوس کو ڈیلیٹ (Delete) کرنا چاہئے - یہ سمجھنے کے بعد ھی اس پر غور کیا جاسکتا ہے - لیکن ڈائرکٹ (Direct) طور پر ڈیبیٹ کرنے کے لئے موشن لایا گیا ہے - حالانکہ اون کو یہ بتانا چاہئے تھا کہ کاشتکار اور مزدور کی فلاں فلاں تعریف جو اردو میں کی گئی ہے وہ ڈیلیٹ کی جائے - تب ھی وہ ڈیلیشن (Deletion) ٹھیک ھوسکتا تھا - یہ ایک ٹکنیکل (Technical) بات ہے اور میں سمجھتا ھوں ایسا عمل قواعد کے زیادہ مطابق ھوگا - اور آئندہ کوئی دقت اسکی تعبیر میں واقع نہیں ھوگی - اگر وہ اس طرح پیش کرتے کہ فلاں فلاں الفاظ جو اردو میں ھیں وہ ڈیلیٹ کئے جائیں تو ٹھیک ھوتا ، زیادہ مطابق قواعد ھوتا اور ان تعریفات کی قانونی تعبیر کے سلسلہ میں کوئی پیچیدگی واقع نہ ھوتی - یہ چیز آنریبل موور آف دی بل کی توجہ کے لئے میں پیش کرنا چاہتا ھوں - تا کہ جس مقصد کے لئے یہ ترمیمات پیش کی جارہی ھیں اور جس مقصد کے لئے یہ بل ہے وہ آئندہ چل کر فوت نہ ھو جائے - دوسری چیز اس سلسلہ میں جو عرض کرنا چاہتا ھوں وہ آنریبل منسٹر متعلقہ سے عرض کرونگا - وہ یہ ہے کہ حیدرآباد منی لینڈرس ایکٹ ایک پرانے زمانے کا قانون ہے - اس ایکٹ کے ۱۴ - ۱۰ دفعات ھیں - " کاشتکار " اور "مزدور" کے الفاظ خصوصاً دفعات (۱۱) اور (۱۴) میں دو تین جگہ آئے ھیں - ایک تو اس جگہ آتے ھیں جہاں دفعہ (۱۱) کے تحت سابقہ حساب لینے کی ضرورت ھوتی ہے - وہاں یہ سہولت دیگئی ہے کہ کاشتکار کے ذمہ اگر منی لینڈر کا بقایا ھوتو گزشتہ ۱۲ تا ۲۰ سال کے حسابات پیش کئے جائینگے - اس میں اصل اور سود الگ الگ نکالا جائیگا - جتنی بھی رقومات ھونگی اون کا اصل اور سود الگ الگ نکال کر کٹ متی مجرا دیجائیگی تا کہ سود در سود دینا نہ پڑے - دفعہ (۱۴) میں استثنائی صورت بتا کر گرفتاری کے متعلق بتایا گیا ہے کہ کوئی کاشتکار جسکی آمدنی (۵۰) روپیہ سے کم ھو گرفتار نہ ھوسکے گا - ان دفعات کے پیش نظر میں یہ چیز آنریبل منسٹر کی توجہ میں لانا چاہتا ھوں کہ اصل بل میں کاشتکار اور مزدور کی تعریف میں ترمیم کی جائے - اسکے جو دوسرے دفعات ھیں اون کے میرٹس (Merits) پر بھی میں عرض کرونگا کہ کس نقطہ نظر سے اس بل کو دیکھا جاسکتا ہے - لیکن ایک چیز میں اس معزز ایوان کے غور کے لئے رکھنا چاہتا ھوں - اس قانون میں کمپنی کے ڈیفینیشن کے سلسلہ میں خاص طور پر یہ حوالہ دیا گیا ہے کہ "کمپنی" سے مراد وہ کمپنی ھوگی جو قانون کمپنی بابتہ سنہ ۱۳۲۰ف کے تحت رجسٹر ھوئی ھو - اسی طرح نگوشیبل انسٹرومنٹس (Negotiable instruments) کی بھی اصطلاح ہے - ہمارا وہ ایکٹ اب باقی نہیں رھا - اسی طرح اور بھی جگہ مختلف الفاظ بتائے گئے ھیں - سنٹرل ایکٹ متعلق ھو جانے

کے بعد یا کانسٹی‌ٹیوشن کے نفاذ کے بعد یہ لازمی ہو جاتا ہے کہ ان دفعات میں ترمیم کی جائے تاکہ جو دقتیں پیدا ہو رہی ہیں وہ دور ہو جائیں ۔ دوسری چیز جسکی طرف میں خاص طور پر توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ دفعہ (۹) میں بھی مناسب ترمیم کرنے کی ضرورت ہے ۔ دفعہ (۹) ایک مابہ‌البحث مسئلہ بنا ہوا ہے اور اس میں تھوڑا سا اختلاف ہمارے ہائیکورٹ میں پیدا ہو رہا ہے ۔ نہ صرف یہاں بلکہ دوسری جگہ کے بھی ہائیکورٹس میں جہاں اسی کے مماثل دوسرے دفعات ہیں خصوصاً بہار منی لینڈرس ایکٹ (Bihar Money Lenders Act) میں اختلاف ہوا ہے ۔ وہ بھی میں آپ کے غور کے لئے رکھنا چاہتا ہوں ۔ ہمارے قانون کی تعبیر کے لحاظ سے جب کوئی منی لینڈر کسی کاشتکار یا مزدور کو قرضہ یا رقم دیتا ہے تو اوس وقت اوسکا لیسنس یافتہ ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ جس وقت وہ منی لینڈر رقم کی واپسی کے لئے اپنا دعوی‌عدالت میں دائر کرتا ہے اوس وقت اوس کا لیسنس یافتہ ہونا کافی ہے ۔ یہ ایک تعبیر ہے جو ان مختلف دفعات کیجا رہی ہے ۔ دوسری تعبیر یہ کی جا رہی ہے کہ جب منی لینڈنگ بزنس (Money lending business) کوریگولیٹ (Regulate) کرتا ہے تو اون مقاصد کے لحاظ سے جن کے تحت یہ قانون لایا گیا ہے یہ تعبیر زیادہ مناسب ہوگی کہ جس وقت وہ قرضہ دیتا ہے اوس وقت اوسکے پاس منی لینڈنگ کا لیسنس ہونا ضروری ہے ۔ اوس وقت اگر اوسکے پاس لیسنس نہ رہے تو یہ سمجھا جائیگا کہ عدالت اوسکے متعلق یہ قانون ان فورس (Enforce) نہیں کرسکے گی ۔ یہ ایک نظیر ہے جو عدالت العالیہ میں قائم کی جا رہی ہے ۔ اسکا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ ایک طرف منی لینڈرس پریشان ہیں کہ آیا کسی کاشتکار یا مزدور کو قرضہ دیں یا نہ دیں اور جہاں تک میرا تجربہ یا علم ہے انہوں نے اپنے بزنس (Business) کو یا تو روک دیا ہے یا مسدود کردیا ہے ۔ لیکن چونکہ کاشتکار یا مزدور کو بعض اوقات پیسہ کی سخت سے سخت ترین ضرورت ہو جاتی ہے تو بجائے ریگولیٹیڈ (Regulated) اور کنٹرولڈ (Controlled) منی لینڈنگ بزنس کے انڈرگراؤنڈ طریقہ پر زیادہ شرح سود کے ساتھ دوگنی رقم کے دستاویزات تکمیل کروالیکر یہ بزنس برابر اب بھی چل رہا ہے ۔ اس میں نہ حسابات مین ٹین (Maintain) کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ قانونی دستاویزات کے تکمیل کی ضرورت ۔ یہ دوسرا ری ایکشن (Reaction) ہو رہا ہے ۔ اس لئے اون کاشتکاروں اور مزدوروں کے لئے جن کو واقعی طور پر وقت پر رقم کی ضرورت ہوتی ہے گورنمنٹ کی جانب سے راست طور پر اس مدد کا انتظام کیا جانا چاہئے اور اسکی سہولت دیجانی چاہئے ۔ یہ بھی کہاجا رہا ہے کہ اوپن (Open) طریقہ پر مارکٹ میں قرضہ حاصل کرنے کا انتظام کرنا چاہئے ۔ لیکن چونکہ منی لینڈرس کے زیادہ منافع حاصل کرنے کا اندیشہ ہوگا اس لئے جتنا سخت کنٹرول کیا جائے اتنا ہی بہتر ہوگا ۔ لیکن اس کو اتنا بھی نہ کھینچا جائے کہ اسکا اصل مقصد یعنی ضرورت

پر قرضہ ملنے کا مقصد ھی فوت ھوجائے ۔ ایسا انتظام کیا جانا چاھئے کہ کاشتکار یا مزدور یا اور کوئی دوسرا شخص جسکو قرضہ کی ضرورت ھو اوسکو اوپن مارکٹ میں مناسب شرح سود پر قرضہ مل سکے تا کہ وہ اپنی سہولت اور استطاعت کے مطابق اس رقم کو واپس کرسکے ۔ یہ قانون در اصل قانون لگانداری کا سپلیمنٹری قانون ھے اور قانون لگنداری ٹیننٹس اور اگریکلچرل لیبر کے مفاد کے لئے لایا جارہا ھے اور منی لینڈنگ بزنس کا قانون پہلے کے دو قوانین کو منسوخ کرکے اونکی جگہ پر لایا گیا تھا ۔ میں یہ ساری چیزیں آنریبل منسٹرہ کی توجہ میں خاص طور پر اس واسطے لا رھا ھوں کہ صرف ان دو ترمیات پر ھی غور کرنے کی بجائے موجودہ ضروریات کے لحاظ سے پورے قانون ھی پر غور کرنے کی ضرورت ھے ۔ چونکہ موجودہ سوسائیٹی کے اسٹرکچر (Structure) کے لحاظ سے بعض دفعات کی حدتک مختلف مقامات پر اور خصوصاً ھائیکورٹ میں دفعہ (۹) کے متعلق اختلافات پیدا ھوچکے ھیں اور مختلف تعبیرات کی گنجائش نکل چکی ھے اس واسطے پورے قانون پر مکرر غور کرکے ایوان کے سامنے ایک امنڈنگ بل لایا جائے تو مناسب ھوگا ۔ موجودہ قانون آج کی ضروریات کے لحاظ سے کافی نہیں ھے ۔ اس لئے میں نے تین چار چیزیں جو یہاں رکھی ھیں وہ لے لیں تو زیادہ مناسب ھوگا ۔ ان ترمیات میں ایک دو چیزیں ایسی ھیں جن پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ھے ۔ ھائیکورٹ میں ھم کو اس امر کی تعبیر میں دقت محسوس ھو رھی ھے کہ کس شخص کو زراعت پیشہ قرار دیا جائے ۔ آیا قانون لگانداری کے ساتھ اسکو منسلک کرکے کلٹیویٹر اور پرسنل کلٹیویٹر کی جو تعریف کی گئی ھے اوسکے تحت اسکو لے لیا جائے یا کیا ؟ یہ چیزیں میں صرف غور کرنے کے لئے ایوان کے سامنے تجویز کے طور پر رکھ رھا ھوں ۔ اگر اسکی صراحت کردیجائے تو اس میں زیادہ فکزیٹی (Fixity) اور سرٹینٹی (Certainty) آجائیگی اور اسکے متعلق دوسری تعبیر کی گنجائش باقی نہیں رھیگی ۔ اس لئے میں ادباً یہ سوچنا (सूचना) دونگا کہ بجائے پیس میل (Piecemeal) امنڈمنٹ پیش کرنے کے موور آف دی بل یا آنریبل منسٹر مناسب سمجھیں تو اس پورے قانون پر نئے قانون لگانداری اور موجودہ ضروریات کی روشنی میں ترمیم کی جائے تاکہ جو ٹکنیکل ڈیفیکٹس (Technical Defects) ھیں وہ دور ھوجائیں ۔ اور وہ اغراض حاصل ھوجائیں جن کے لئے یہ قانون بنا ھے ۔

श्री. शेवराव माधवराव वाघमारे (निलंगा) :—मिस्टर स्पीकर सर, आनरेबल मेंबर चादरघाट की स्पीच सुनने के बाद मैंने भी सोंचा कि जिसके बारे में होम मिनिस्टर साहब को थोडा सा सुझाव दूं। जब से जिस कानून का निफाज हुआ है आम तौर पर यह देखा जाता है कि,.......................

श्री. व्ही. डी. देशपांडे:—क्या जिस बिल का अमल पुलीस मिनिस्टर करनेवाले हैं या ऑनरेबल मिनिस्टर फार रूरल रीकन्स्ट्रक्शन करनेवाले हैं ?

श्री. शेषराव माधवराव वाघमारे :—मुताल्लुका मिनिस्टर कर लेंगे.........................

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—शायद पुलीस मिनिस्टर ही आपको हमेशा दिखाई देते है ।

श्री. शेषराव माधवराव वाघमारे :—मेरा ख्याल है लॉ मिनिस्टर (Law Minister) कर लेंगे । लेकिन चूंकि आप अपोजिशन के लीडर हैं शायद अिसी लिये छोटी चीज को भी आप हमेशा अुठाकर झेलते रहते हैं । मुझे यह कहना है कि जो मकरूज हैं अुनको आजकल साहुकार लोग कर्जा नहीं दे रहे हैं, और अगर दे भी रहे हैं तो साहुकारों के अूपर जो कानूनी पाबंदियां हैं, या जो कानूनी पेचीदगियां हैं अुनसे बचने के लिये वह दूसरे ही तरीके अेख्तियार कर रहे हैं । अिस लिये अिस कानून की दफा ९ के तहत साहुकार को लायसेन्स लेने की जरूरत होती है लेकिन साहुकार वह लायसेन्स नहीं लेते । मदयून जो होता है अुसके अूपर साहुकार का कर्जा होता है और वह सब बातें जो कि साहुकार कहता है अुनकी पाबंदी करने पर मजबूर हो जाता है । अिस लिये साहुकारोंने लायसेन्स से बचने के लिये और ही तरकीब सोंची है । वह अदालत में जाता है और फैसला सालसी कर लेता है और वहां पांच सौ रुपया मकरूज को देकर हजार रुपये की डिक्री अेकबाली मदयून करा देता है । अिसके लिये अुसको न किसी लायसेन्स की जरूरत महसूस होती है न अदालत से अुनको पाबंद किया गया है । अिस लिये मुताल्लुका मिनिस्टर साहब से मैं अर्ज करूंगा कि अिस कानून में यह पाबंदी आयद की जाय कि अगर वह कोअी फैसले सालसी करना चाहें तो अुसके लिये भी लायसेन्स की जरूरत होगी, और जितनी भी पाबंदियां अिसके लिये आयद की जा सकती हैं वह सब की जायें ।

* شری ایم - نرسنگ راؤ - (کوا کرتی - عام) - جناب صدر - میرے دوست کی تقریر سننے کے بعد مجھے خیال آیا کہ کچھ کہنا چاھئے یہ مسئلہ کچھ اٹرا کٹیو (Attractive) معلوم ھوا جناب والامیں یہ عرض کرنا چاھتا ھوں کہ منی لینڈرس ایکٹ میں ترمیم کرکے ھم جو فائدہ لوگوں کو پہنچانا چاھتے ھیں مجھے امید نہیں ھے کہ اس سے ھم کچھ سہولتیں دے سکینگے - جو ایکٹ اس وقت نافذ ھے اسکی تدوین میں میں نے بھی کچھ حصہ لیا ھے - آج سے تقریباً پندرہ سولہ سال پہلے جب اسکی تدوین ھوئی اس میں میری رائے کو بھی کچھ دخل تھا - اس وقت جبکہ یہ ایکٹ مدون کیا جا رہا تھا ڈپریشن (Depression) تھا اور ھم یہ سمجھ رہے تھے کہ اس سے کسانوں کو کچھ مدد ملے گی - ڈیبٹ ریلیف ایکٹس (Debt Relief Acts) وغیرہ بھی اسی وقت نافذ کئے گئے تھے - ان قوانین کے نفاذ کے بعد پرائسس (Prices) بڑھ گئے تو اس سے کاشتکاروں کی آمدنی میں زیادتی ھوئی - لیکن آج ھم اس ترمیم کے ذریعہ جو کوشش کرنا چاھتے ھیں وہ کچھ مشکل سا امر ھے کیونکہ آج قرضہ ملنانا ممکن ھوگیا ھے چنانچہ برس بھر پہلے کی بات ھے کہ میں محبوب نگر گیا تھا وھاں میں نے دیکھا کہ ۵۰ فیصد سالانہ سود چارج (Charge) کیا جا رہا ھے - دوسرے مقامات پر بھی ھم دیکھتے ھیں کہ اس قانون کے نفاذ سے ھمارا جو منشاء تھا وہ پورا نہیں

هو رہا ہے - اسکی وجہ یہ ہے کہ اسٹیٹ کی جانب سے جو آلٹرنیٹیو ارینجمنٹ (Alterna-tive arrangement) ہونا چاہئے تھا وہ نہیں کیا گیا - زراعت میں کریڈٹ فیسیلیٹیز (Credit facilities) کی بہت اہمیت ہے - جناب والا کے توسط سے میں ایوان سے عرض کرونگا کہ ہمارے پاس کوآپریٹیوموومنٹ (Co-operative movement) کا جو طریقہ ہے اسکو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ اس سے سالانہ ستر - اسی ہزار کا کریڈٹ (Credit) دیا جاتا ہے - لیکن دیگر ضرورتمندوں کو اپنے طور پر انڈیجنس بینکس (Indigenous banks) سے قرضہ حاصل کرنا پڑتا ہے - یہ ایک وشیس سرکل (Vicious circle) ہے اور یہ ایک بہت بڑا پرابلم (Problem) ہے- ہاؤز کے غور کے لئے میں ایک چیز پیش کرتا ہوں - ہمارے پاس منی لنیڈرس کا ایک نیا طبقہ کیسے وجود میں آیا - ہائی پرائسس کے زمانے میں بڑے کاشتکار قرض دینے لگے کیونکہ پرانے ساہوکار ڈپریشن (Depression) کے زمانہ سے ہی قرض دینا ختم کردئے تھے - جب ہم لیجلیشن وغیرہ بنانا شروع کئے تو ساہوکاروں کا یہ نیا طبقہ بھی اپنا ہاتھ روکنے لگا - آپ اگر سروے کریں تو معلوم ہوگا کہ آجکل قرضہ ملنا بہت مشکل ہو گیا ہے - اسلئے کریڈٹ فسیلٹیز (Credit facilities) دینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے - لیکن ہمیں اس کا بھی اندازہ نہیں ہے کہ ہمیں سالانہ کتنے کریڈٹ کی ضرورت ہے - اگر خشکی کے لئے ریکرنگ اکسپنسس (Recurring Expenses) سالانہ پندرہ روپیہ ہوتے ہیں تو تری کے لئے تیس روپیے ہوتے ہیں - اس لحاظ سے پوری زمین کا حساب لگایا جائے تو کئی کروڑ روپیہ کے کریڈٹ کی ضرورت ہوگی ہمارے پاس نصف کاشتکار ایسے ہیں جو اپنا کریڈٹ خود فراہم کرلیتے ہیں لیکن باقی نصف کاشتکاروں کے لئے ہمیں کریڈٹ فسیلٹیز پرووائڈ (Provide) کرنا ہوگا - تو یہ بہت بڑا مسئلہ ہے - اسلئے اس قانون میں محض الفاظ ادھر اودھر کرنے سے کام نہیں چل سکتا - اسبارے میں اگریکلچرل فینانس کارپوریشن قائم کرنے اور ایک جامع قانون بنانے کی ضرورت ہے جس پر ہمارے ہاؤز میں غورھونا چاہئے - یہی چند خیالات تھے جو میں شری شیشگیرراؤ صاحب کی تقریر کے بعد ہاؤز میں پیش کرنا چاہتا تھا - شکریہ

شری اے- راج ریڈی- مسٹراسپیکرسر - جو بل ایوان کے سامنے ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بہت مختصر سا بل ہے اور جو مشکلات تحت کی عدالتوں میں کام کرنے والوں کو ہوتی ہیں انکے حل کرنے کے لئے پیش کیا گیا ہے اس میں کوئی بنیادی تبدیلی نہیں کی گئی ہے بلکہ اس میں جو غیر معقولیت یا تضاد اور ناقابل عمل ہونےکی جو علامات پیدا ہوگئی ہیں انکو قابل عمل بنانا ہی اس بل کا مقصد ہے - ہمارے پاس جو قوانین نافذ ہیں وہ جیسے بھی ہوں جہاں بھی ہوں انکو چالو رکھنے کے لئے اس چھوٹی سی ترمیم کو منظور کرلینا ضروری ہے - ہاؤز میں فاضل ارکان نے اپنے جن قیمتی خیالات کا اظہار کیا ہے ان پر توجہ کرنا چاہئے - میں بھی ان سے اتفاق کرتا

ہوں کہ یہ تمام امور قابل توجہ ہیں ۔ خاص طور پر الٹرنیٹیو (Alternative) انتظامات ہمارے پاس نہ ہونے سے متعلق میرے پیشرو مقرر نے جو بحث کی ہے وہ بالکل صحیح ہے ۔ یہ ہوتا ہے کہ سماج میں طلب و رسد ایک دوسرے کے ساتھ اڈجسٹ (Adjust) ہوتے ہیں ۔ انکو قدرتی حالات پر چھوڑنا ایک علحدہ چیز ہے اور ان میں انٹرفیر (Interfere) کرنا ایک دوسری چیز ہے ۔ لیکن انٹرفیر کرنے کے بعد اسکا ایک ری ایکشن (Reaction) ہوتا ہے ۔ جیسا کہ آنریبل ممبر نے کہا لینے والا مجبور ہے اور دینے والا اس سے فائدہ اٹھاتا ہے ۔ اسطرح کا سرکمونشن (Circumvention) ہر قانون کے تعلق سے ہوتا ہے ۔ اب رہا یہ سوال کہ آج مشکلات ہو رہی ہیں اور عوام کو جو سہولتیں حاصل ہونی چاہئیں وہ نہیں مل رہی ہیں تو یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے ۔ اسکو حل کرنے کے لئے ویز اینڈ مینس (Ways and means) تلاش کرنے پڑینگے ۔ لیکن اس بل کے تعلق سے ترمیم کے متعلق کوئی مخالفت نہیں کی گئی البتہ ایک آنریبل ممبر نے ایک ٹکنیکل عذر یہ پیش کیا کہ اوریجنل بل اردو میں ہے اور ترمیمات انگریزی میں پیش کی گئی ہیں ۔ میں یہ کہونگا کہ جہاں کہیں بھی ترمیمات کی گئی ہیں اسکو براکٹ میں رکھکر حوالہ دیا جاسکتا ہے یا اسکا ترجمہ کیا جاسکتا ہے ۔ اور یہ ٹکنیکل غلطی ایسی نہیں ہے جسکی وجہ سے بل آگے نہیں بڑھایا جاسکتا ۔ اسی بل کی مختلف خواندگیوں کے دوران میں اس غلطی کو دور کیا جاسکتا ہے ۔

اب رہا یہ سوال کہ اسکو جزوی طور پر تعریف کرکے چھوڑنے کے بجائے یہ بہتر ہے کہ تمام دفعات اور منسوخ شدہ قوانین یا انکے جسقدر حصے بھی منسوخ کئے گئے ہیں ان تمام کو لیکر متبدلہ حالات اور متبادل قوانین ہند کو جو یہاں نافذ ہیں غور کرکے جیسا کہ مجوز نے فرمایا انگریزی میں تبدیل کیا جائے تو اچھا ہے ۔ میں اس سے ایک قدم اور آگے بڑھکر یہ کہونگا کہ حیدرآباد میں جو قوانین ہند نافذ ہیں خاص طور پر رسوم ۔ اسٹامپ اور اختیار سماعت سے متعلق قوانین میں جو پیچیدگیاں پیدا ہوگئی ہیں انکو دور کیا جانا چاہئے اور انکا انگریزی میں بھی ترجمہ کیا جانا ضروری ہے ۔ اسکی ایک نظیر حال ہی میں پیش آئی ہے کہ یہاں کے قانون اسٹامپ و رسوم کو حکومت ہند کے مانند سمجھکر ایک مقدمہ کی سماعت کی گئی اور اسی کی بنیاد پر فیصلہ بھی کردیا گیا ۔ یہ تصور کیا گیا تھا کہ حکومت ہند اور ہمارے قانون کے دفعات وہی ہیں ۔ اگرچیکہ دفعات بڑی حدتک وہی ہیں اور بنیادی طور پر کوئی فرق نہیں لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ اختلافات ضرور ہیں ۔ اسلئے ہمارے جو قوانین سنٹر کے قوانین کے مماثل ہیں انکا انگریزی میں بہ آسانی ترجمہ کرلیا جاسکتا ہے کیونکہ اسکے بغیر وکلا اور عدالتوں کو مشکلات در پیش ہوتی ہیں اور کوئی وجہ نہیں کہ ہم خواہ مخواہ ان مشکلات میں پڑیں ۔ اسمبلی یہاں بیٹھی ہے اگر یہ قوانین پیش ہوں تو انکو جلد سے جلد پاس کردیا جاسکتا ہے ۔ نہ صرف یہ قانون قرضہ دہندگان بلکہ اور دوسرے بہت سے

ایسے قوانین ھیں جنکو انگریزی میں تبدیل کردیا جانا چاھئے - آج ھی میں نے ایک قانون کے متعلق ترمیمی مسودہ پیش کیا تھا - کنسرنڈ منسٹر صاحب نے یہ وشواس دلایا کہ وہ بہت جلد پیش کرنے والے ھیں - اسلئے میں نے اپنی ترمیم تو واپس لی ھے لیکن نہیں معلوم اس کے لئے ایک سال لگےگا یا کیا - یہ مسئلہ ارجنٹ (Urg·nt) ھے اس سے روزمرہ کے کاروبار میں لوگوں کو تکلیف ھوتی ھے - بہرحال ان قوانین میں پرنسپلس طے کرنا نہیں ھے اور نہ کوئی اختلاف بات ھے - ٹرانسلیشن وغیرہ کے سلسلہ میں دو چار ٹکنیکل لوگوں کو بٹھایا جائے تو وہ بڑی آسانی کے ساتھ پورے قوانین کا ترجمہ کچھ دنوں میں کردیسکتے ھیں اور ھم پورے قوانین اسمبلی میں دو تین گھنٹوں میں پاس کردے سکتے ھیں - لیکن اس وقت جو بل پیش ھے اس میں کاشتکار اور مزدور کی تعریف پیس میل (Piecemeal) طور پر ھی سہی کردیجائے تو کوئی امر مانع نہیں ھے - اسلئے اس بل کو آگے بڑھانا ھی مناسب ھے کیونکہ یہ بہت اھم ترمیم ھے - یہ ڈیفینیشن کا سوال ھے - مزدور کی تعریف میں ان ھی لوگوں کو داخل کیا گیا تھا جنکی آمدنی کم‌ازکم تیس روپیہ ماھانہ ھو - آجکل کے حالات کے لحاظ سے وہ ۴۰ - ۵۰ روپیہ کماتے تو ھیں لیکن اخراجات بھی بہت بڑھ گئے ھیں جسکی وجہ سے انکے پاس کچھ باقی نہیں رھتا - اور یہ بات بھی مسلمہ ھے کہ اوس وقت کے تیس روپیہ آج کے ساٹھ روپیوں کے برابر ھیں اسلئے میں سمجھتا ھوں کہ اس حدتک اس میں ترمیم کرنے سے متعلق منسٹر صاحب متعلقہ کو کوئی اعتراض نہوگا - میں امید کرتا ھوں کہ آنریبل منسٹر صاحب خاص طور پر اس بل کے تعلق سے ماھرین کو بٹھا کر ری ڈرافٹ (Redraft) کرنے کا جلد سے جلد انتظام کرائینگے - اس بارے میں ایک روز آنریبل ممبر فرام چادرگھاٹ سے جنھوں نے کہا کہ قوانین اردو میں ھونے کی وجہ سے مشکلات پیش آتی ھیں گفتگو ھوئی - انہوں نے یہ بھی کہا ھے کہ سنٹر کے ماثل قوانین جو ھمارے پاس نافذ ھیں انکا ترجمہ انگریزی میں ھونا چاھئے - صرف حیدرآباد کے مسائل کو ملحوظ رکھکر دوسرے مسائل پر غور ھوسکتا ھے لیکن جبکہ کسی معاملہ میں یونیفارمیٹی کا سوال ھو جبکہ جوڈیشری (Judiciary) میں پورے ھندوستان کے لئے ایک ھی سپریم کورٹ ھو جہاں ایک ھی پرنسپل ھوتو کانسٹی ٹیوشن کے تحت ایسے مسائل یکساں ھیں - وہ کام جلد ھونا چاھئے - میں اسکی تائید کرتے ھوئے پر زور اپیل کرونگا کہ منسٹر صاحب خاص طور پر توجہ کرکے جلد سے جلد اس بل کو منظور کریں تو مناسب ھوگا -

ग्रामपुनर्रचना तथा शिक्षा मंत्री (श्री. देवीसिंग चौहान) :—अध्यक्ष महोदय, यहां पुराने ॲक्ट में अमेंडमेंट करने के लिये कहा जा रहा है। अगर अुसे मंजूर किया जाय तो भी कास्तकार का मसला हल नहीं होनेवाला है। कास्तकार की व्याख्या में जो डिलीशन (Deletion) कहा गया है अुससे कास्तकार को जो फायदा पहुंचाना चाहते हैं वह मनशा पूरा नहीं होनेवाला है।

अुसी तरह मनीलेंडर्स अॅक्ट (Money Lenders Act) में जो लेवरर्स की डेफिनिशन (Definition) दी गअी है अुसमें से कुछ शब्द डिलीट (Delete) करने के लिये कहा जा रहा है। यह कहा जा रहा है कि जो लोग जिराअत करते हैं अुन्हें यह कानून लागू नहीं करना चाहिये। सिर्फ अुन लोगों से मुताल्लुक करें जिनकी गुजर बसर खेती के अुत्पन्न पर है। यह तरमीम यदि की जाती तो अुससे तो अुल्टा नतीजा निकलता। और काश्तकार को सहूलत पहुंचाने का मकसद ही फौत हो जाता। दूसरी जो तरमीम चाही जा रही है, वह कुछ हद तक ठीक है। ऑनरेबल मेंबर फॉर सुलतानाबाद और ऑनरेबल मेंबर फॉर चादरघाट ने जो फरमाया वह दुरुस्त है कि अिस कानून में कअी गलतियां हैं।

यह मनीलेंडर्स कानून १५, २० साल के पहिले मुदव्विन किया गया है। अब तो स्टेट के हालात काफी बदल गये हैं। रूरल क्रेडिट (Rural credit) आदि के बारे में भी काफी तबदीलियां हुअी हैं। सूद के बारे में कअी कवानीन किये गये हैं। अिस लिये बदले हुअे हालात को देखते हुअे गव्हर्नमेंट को नया कानून मुदव्विन करना चाहिये।

रूरल क्रेडिट का मामला बिलकुल अलग है। रूरल क्रेडिट किसको दिया जाय अिसके बारे में अलग कानून है। अुसके तहत किसको कर्ज देना है यह तय किया जाता है। कानून कर्ज-दहिंदगान में तबदीली करने का जो स्पिरिट है और जो मकसद है अुसे पूरा करने के लिये यह बिल लाया गया है। अिस पूरे कानून को रिपील (Repeal) करने की जरूरत है। अिस कानून में जो डेफिनिशन्स (Definitions) पहले रखी गयी थीं वह कुछ फिरकेवाराना बुनियाद पर रखी गअी थीं। हमारे कॉन्स्टिटयूशन के लिहाज से भी वह सही नहीं है। अुस में तबदीली करनी चाहिये, यह मैं भी मानता हूं। लेकिन मैं समझता हूं कि अिस तरह कुछ तबदीली करने से कोअी फायदा नहीं होनेवाला है। पूरे कानून को तबदील करनेकी जरूरत है। अिस लिये मैं ऑनरेबल मेंबर्स से यह कहना चाहता हूं कि अुन्होंने अिस सिलसिले में जो अमेंडिग बिल लाया है वह अुसे वापस लें। और मैं आपको यह अितमिनान दिलाना चाहता हूं कि यह अमेंडमेंट और अिस किसम के जो दूसरे अमेंडमेंट्स आयेंगे अुन सबकी रोशनी में हाअुस के सामने में जल्दसे जल्द अुस कानून को नये स्वरूप में लाना चाहता हूं और मुझे अुमीद है कि अिस बिल के लाने में तो अपोजिशन के आनरेबल मेंबर्स पूरा कोऑपरेशन देंगे। जल्द से जल्द याने, मैं यह कोशिश करूंगा कि आअिंदा सेशन में लाया जा सके। मैं अुमीद करता हूं कि जो बिल हमारे सामने लाया गया है अुसे आनरेबल मूव्हर ऑफ दि बिल वापस लेंगे। यह पुराना कानून है। अुसे हुकूमत अंग्रेजी जबान में नया बना कर आपके सामने पेश करेगी।

* شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ۔ اسپیکرسر ۔ یہاں اردو ، انگریزی الفاظ کی بحث چھیڑ دی گئی ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے ویسے الفاظ کو نکالنے کے لئے ھی یہ بل پیش کیا ہے ۔ دو حذف شدہ الفاظ کی تعبیر کا مسئلہ نہیں جیسا کہ آنریبل ممبر کہہ رہے ھیں۔ اس میں بعض الفاظ انگریزی میں ھیں۔ اصل بل اردو میں ہے۔اسلئے تعبیر میں دقتیں پیدا ھونگي ۔ میں سمجھتا ہوں کہ بعض الفاظ حذف کئے جائیں تو حذف شدہ الفاظ

کی تعبیر میں غلطی کا اندیشہ نہیں رھیگا ۔ میں یہ مانتا ھوں کہ بعض الفاظ انگریزی میں ھونے کی وجہ سے دقت ھوتی ھے ۔ لیکن یہ کام حکومت کا ھے کہ وہ قانون کا اسٹانڈرڈ (Standard) ترجمہ کرائے ۔ میں اسکو مانتا ھوں کہ ''کاشتکار،، کی تعریف مبہم رکہی گئی ھے ۔ جسکا اصل پیشہ زراعت ھو وھی حذف شدہ الفاظ کے لحاظ سے کاشتکار کی تعریف میں داخل ھوسکتا ھے ۔ لیکن جسطرح منسٹر صاحب نے ابھی فرمایا کاشتکار کی تعریف وہ اسطرح کرنا چاھتے ھیں کہ جو حقیقی طور پرزراعت کرتا ھو اور جو ھل جوتتا ھو اسی کو قانون قرض دھندگان کا فائدہ پہنچے ۔ آنریبل منسٹر نے جو اسپرٹ اس وقت ظاھر فرمائی ھے میں کہونگا کہ ٹیننسی بل میں سلف کلٹویشن (Self cultivation) کی تعریف میں بھی یہی اسپرٹ ملحوظ رھے ۔ آنریبل چیف منسٹر نے فرمایا کہ جو ساڑھے چار فیملی ھولڈنگ سے زیادہ اراضی رکھتے ھیں وہ بھی کاشتکار ھیں صرف وھی نہیں جو حقیقی طور پر کاشت کرتے ھوں یا جو بیلوں کے پیچھے ''چہو چہو،، کرتے پھرتے ھوں ۔ وھاں تو سب کو کاشتکار کہکر انہیں پروٹیکشن (Protection) دینا چاھتے ھیں ۔ میں کہونگا کہ آنریبل منسٹر فار رورل ری کنسٹرکشن نے جو تعریف کاشتکار کی کی ھے اور جس اسپرٹ میں کی ھے اوسے دیکھا جائے کہ آیا آنریبل چیف منسٹر نے جس اسپرٹ کا اظہار کیا اس سے وہ مطابق ھوتی ھے یا نہیں ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ مقروض کو اس سے فائدہ پہنچتا ھے ۔ لیکن جو کچھ فائدہ ھونا چاھئے وہ اس سے محروم ھوتے ھیں ۔ میں یہ کہونگا کہ پورا قانون آنے تک اس کو منظور کرنے کی ضرورت ھے۔ تا کہ اس سے موجودہ عملی دقتیں رفع ھوں بجائے اسکے کہ ھائیکورٹ میں جائیں میں یہ چاھتا ھوں کہ ابھی اسی سشن میں اس بل کی سکنڈ اور تھرڈ ریڈنگ ھو جائے ۔ کیونکہ یہی ایک ایسا بل ھے جو انٹروڈکشن (Introduction) کے اسٹیج سے گزرکر فسٹ ریڈنگ کے اسٹیج پر آیا ھے ۔ منسٹر صاحب کہتے ھیں کہ اس سلسلے میں وہ قانون لائینگے لیکن '' ایا آنے تک اماوس ،، کو روکنے کی ضرورت نہیں ھے ۔ اب ایا ھے ۔ یہ بہت اھم چیز ھے ۔ روزمرہ اسبارے میں دقتیں محسوس ھوتی ھیں ۔ اسلئے جسقدر جلد ممکن ھو اسکو پاس کرنا چاھئے ۔ اسکو طوالت میں ڈالنے کی جو کوشش کی جا رھی ھے میں کہونگا کہ وہ مناسب نہیں ھے ۔ اسلئے میں مکرر آنریبل منسٹر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرونگا کہ اس پر دوبارہ غور کریں ۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں۔ میں اب بھی اپنے بل کو واپس لینے کے لئے تیار ھوں لیکن دو شرائط پر ۔ ایک تو یہ کہ ''کاشتکار،، کا مفہوم ھل جوتنے والے کی اسپرٹ میں جو کیا گیا وہ برقرار رھے ۔ اس کے ساتھ دوسرے یہ کہ کم سے کم آئندہ سشن تک یہ قانون منظور ھو جائے ۔ میں یہ بل واپس لیتا ھوں ۔

I beg leave of the House to withdraw L.A. Bill No. XXVI of1953, the Hyderabad Money Lenders (Amendment) Bill,1953.

The Bill was, by leave of the House, withdrawn.

Extension of time for presenting the report of the Select Committee on L. A. Bill No. XXXIX of 1952, the Hyderabad District Boards Bill, 1952,

Minister for Local Self-Govt and Labour Housing (Shri Anna Rao Ganamukhi) : Sir, I beg to move :

" That the time fixed for presentation of the report of the Select Committee on the Hyderabad District Boards Bill, 1952 (L.A. Bill No. XXXIX of 1952) shall stand extended by 3 months with effect from 1st October, 1953."

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That the time fixed for presentation of the report of the Select Committee on the Hyderabad District Board Bill, 1952 (L.A. Bill No. XXXIX of 1952) shall stand extended by 3 months with effect from 1st October, 1953."

The motion was adopted.

Discussion on Non-official Resolution re : Supply of Oil Engines on Taccavi Loans

Mr. Deputy Speaker : Now, we shall take up the next item, viz., further discussion on the resolution moved by Shri K. L. Narasimharao on September 19, 1953.

منسٹر فار اگریکلچر اینڈ سپلائی (ڈاکٹر چنا ریڈی) مسٹر اسپیکر سر - گذشتہ نان آفیشل ڈے (Non-official day) میں بحث کرتے ہوئے اس سلسلہ میں مائنر اریگیشن (Minor Irrigation) اور ویل اریگیشن (Well irrigation) سے متعلق ٹکنیکل باتیں میں نے ھاؤز کے سامنے رکھی تھیں - اب میں کچھ اور واقعات مختصراً ھاؤز کے سامنے رکھنا چاھتا ھوں - اس سلسلہ میں مجھ سے خواھش کی گئی تھی کہ حیدرآباد میں باؤلیوں کی تعداد کیا ھے اسکے فیگرس پیش کروں - تلنگانے میں باؤلیوں کی تعداد (۱۱۲۳۳۴) ھے اور مرھٹواڑی و کرناٹک میں باؤلیوں کی تعداد (۵۰) ھزار ھے -

شری وی- ڈی- دیشپانڈے - گذشتہ اسپیچ کے موقع پر آنریبل منسٹر صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ وہ جو فیگرس اور کوٹیشنس (Quotations) پڑھ رہے ھیں ھاؤز کے ٹیبل پر رکھیں گے - لیکن اوس وعدہ کو پورا نہیں کیا گیا ھے -

ڈاکٹر چنا ریڈی - گذشتہ اسپیچ میں میں نے جو الفاظ کہے تھے اسکی روشنی میں ھی یہ چیزیں سنا رھا ھوں . . . .

شری وی۔ ڈی دیشپانڈے۔ نہیں ۔ میرا اشارہ اس طرف نہیں ہے بلکہ گذشتہ مرتبہ اپنی فائیل میں سے بمبئی اور دیگر مقامات کے کوٹیشنس دئے گئے تھے اور یہ کہا گیا تھا کہ اسکے اکسٹراکٹس (Extracts) ھاؤز کے ٹیبل پر رکھے جائینگے ۔

ڈاکٹر چناریڈی ۔ میں نے گذشتہ مرتبہ جو تفصیلات ھاؤز کے سامنے رکھی تھیں انکی کاپیز سکریٹریٹ میں دیا ھوں ۔ میری اسپیچ کی جو کاپی مجھے ملی ہے اس میں وہ کوٹیشنس درج ھیں ۔ اگر آنریبل ممبر میری اوس اسپیچ کو ریفر (Refer) کریں تو معلوم ھوگا کہ اس میں وہ کوٹیشنس درج ھیں ۔ میری اسپیچ کی ایک کاپی میرے پاس بھی موجود ہے ۔ میں سمجھتا ھوں کہ انکو بھی اسکی کاپی ملی ھوگی ۔ میں نے اپنی فائیل سکریٹریٹ کو دی تھی جو کوٹیشنس کی کاپیز لینے کے بعد مجھے واپس دیدی گئی ہے وہ میرے پاس موجود ہے ۔ اگر آپ چاھیں تو مثل کے ان چند صفحات کو میں مصدقہ شکل میں اپنی دستخط کے ساتھ ھاؤز کے ٹیبل پر رکھنے کے لئے تیار ھوں ۔

شری وی۔ ڈی دیشپانڈے ۔ اگر آپ مصدقہ کاپیز ھاؤز کے ٹیبل پر رکھیں تو میں شکریہ ادا کرونگا ۔

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ ۔تمام ایم ۔ایل ۔ ایز کوتقسیم کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔

ڈاکٹر چناریڈی ۔ چونکہ اس میں دشواری ھوگی اسلئے میں سمجھتا ھوں کہ یہ مناسب ھوگا کہ اس فائیل کے چند متعلقہ صفحات کی کاپیز میری دستخط کے ساتھ ھاؤز کے ٹیبل پر رکھدی جائیں ۔ وہ میری مصدقہ کاپی ھوگی ۔

دوسری چیز مجھے یہ عرض کرنی ہے کہ تلنگانے اور مرھٹواڑی میں جو باؤلیاں ھیں ان سے (پانچ لاکھ ۳٦ ہزار ۹۰۸) ایکر آراضی پر کاشت ھوتی ہے ۔ اس سلسلہ میں اگریکلچرل ڈپارٹمنٹ کے پیش نظر یہ مسئلہ ہے کہ کاشت میں مزید کسقدر سہولتیں پیدا کی جاسکتی ھیں ۔ اس جانب اگریکلچرل ڈپارٹمنٹ کی توجہ منعطف ہے ۔ چنانچہ سنہ ۳۸ - ۹۳۹ع سے آئیل انجنس کی تقسیم کا کام شروع کیا گیا اور جملہ تعداد جو تقسیم کی گئی ہے (۲۳۸۲) ہے ۔ یہ ڈپارٹمنٹ کی طرف سے تقسیم کئے گئے ھیں ۔ سوال یہ ہے کہ مائینر اریگیشن (Minor irrigation) کے کام پر حکومت توجہ کر رھی ہے یا نہیں ؟ اس سمبندھ میں میں صرف اتنا عرض کرونگا کہ مائینر اریگیشن کی طرف حکومت حیدرآباد کافی متوجہ ہے انکی ریپیرنگ (Repairing) اور تعمیر کے لئے کافی رقم مہیا کی گئی ہے ۔گذشتہ دو سال کے اندر گورنمنٹ آف انڈیا کی مالی امداد کی وجہ سے اس میں مزید توسیع کی گنجائش پیدا ھوگئی ہے ۔ اس بنا؁ پر گنشتہ سال ۳۰ لاکھ روپیہ رکھا گیا ۔ اور اس سال کے بجٹ میں بھی ٦۰ لاکھ کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

دوکروڑ ۳۸ لاکھ کی رقم پریلیمنری ورکس (Preliminary Works) اور پلاننگ کے لئے رکھی گئی ھے - پہلے ۷۰ لاکھ دئے گئے اور اسکے بعد کچھ رقم دینے کا وعدہ کیا گیا ھے - سرویئنگ اسٹاف (Surveying Staff) کے نہ ھونے کی وجہ سے پوری تیزی کے ساتھ کام نہ ھوسکا - آئندہ دو سال میں یہ رقم خرچ کر کے ٹھیک طور پر کام کرنے کی کوشش کی جا ئیگی - مائینر اریگیشن کے کام پر ھم مالی دشواریوں کی وجہ سے کافی توجہ نہ کرسکے تھے -

دوسری چیزوں کی حدتک میں نے کافی تفصیل سے گذشتہ اسپیچ میں عرض کیا ھے لہذا اس سلسلہ میں مزید تفصیلات کے پیش کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا البتہ میں نے اپنی فائیل سے جو کوٹیشنس پڑھے ھیں انکی سرٹیفائیڈ کاپی (Certified Copy) سکریٹریٹ کو روانہ کردونگا -

श्री. त्रि. के. कोरटकर :—अुपाध्यक्ष महोदय, पिछले वक्त में खडा हुआ था अुस वक्त आपने कहा था कि बाद में मौका दिया जायगा। अिसलिये चंद खियालात में सभा के सामने पेश करना चाहता हूं।

यहां अेक प्रस्ताव रखा गया। अिसके पहले भी मैंने कहा था कि मैं विरोधीदल की बहुत दाद देता हूं। बडी ही चतुराअी के साथ अुन्होंने अिस प्रस्ताव को रखा है। जिस चतुराअी के साथ अुन्होंने रास्ता निकाला, और जिस चतुराअी के साथ वे आये, अुसके लिये वे सचमुच बहुत ही बधाअी के पात्र हैं। अिस प्रस्ताव पर बहुत ही शद्दोमद के साथ बहस हुअी। और वह सुनने के बाद में अिस नतीजे पर पहुचा हूं, जैसे कि अक कहावत है कि पहाड खोदा और चूहा निकाला। सारी बहस का अिससे ज्यादा नतीजा नजर नहीं आ रहा है। प्रस्ताव रखा गया कि जो ऑअिल अिंजिन्स दियेजा रहे हैं, अुन का देना अेकदम बंद किया जाय, और मायनर अिरीगेशन (minor irrigation) के काम ज्यादा किये जायें। पहले पहल अैसा मालूम होता था कि कोअी भी अिसका अेख्तलाफ नहीं करेगा। लेकिन अिसमें हमको चंद मुश्किलात थीं। वाक्या यह है कि ग्रो मोअर फूड (grow more food) का जो आंदोलन है वह अेक चीज से नहीं चल सकता। अुसके लिये चौतरफा तरक्की की चीजें सोचनी पडती हैं। बडे बडे प्रोजेक्टस को सोचना पडता है। बीज कैसा अच्छा दिया जाय अिसको भी सोचना पडता है, खात किस किस्म का दिया जाय अिसको भी सोचना पडता है, बंडिंग (bunding) किस तरह से की जाय अिसको भी सोचना पडता है और अिसके साथ साथ बावलियां कितनी ज्यादा खोदी जायें, और अुनके अूपर अिंजिन कैसे दिये जायें यह भी सोचना पडता है। किसी आदमी को तरक्की करना है तो अुसके बारे में यदि कोअी कहे कि अुसका सर ही बडा होने की दवा देते जाओ, या पैर ही बडा होने की दवा देते जाओ, तो अिससे अुसको तरक्की होनेवाली नहीं है। अिसी लिये हमको मायनर अिरीगेशन के साथ साथ अिंजिन की भी स्कीम निकालनी पडी। और यह बहुत जरूरी भी है।

जब अिधर के सभासदों के कुछ भाषण हुअे तो विरोधी दल के लीडर को ख्याल हुआ कि हम यह क्या गलती कर बैठे हैं। यह वाक्या है कि अिंजनों का अुपयोग भी जरूरी है, अिसलिये

बाद में अुन्होंने अिस प्रस्ताव की तरमीम की। लेकिन यह जो तरमीम की गअी है वह खुद अिस चीज को जाहीर करती है कि प्रस्ताव बिल्कुल बेकार है। यह मानने के लायक नहीं है अिसलिये अुनकी राय भी मानने के लायक नहीं रहती। लेकिन तरमीम क्या की गअी? तरमीम यह की गअी कि जो अिंजिन दिये जाते हैं अुनको व्यवस्थित किया जाय। मैं आपको अितमीनान दिलाना चाहता हूं कि अिंजिन जो दिये जाते हैं वे यों ही नहीं बिठा दिये जाते। अुसके लिये कुछ खास उसूल हैं, और अुन्हींके तहत दिये जाते हैं।

सब से पहली चीज यह है कि अिसकी रकम को मायनर अिरीगेशन की तरफ लगा दिया जाय, यह बात तो कभी हो नहीं सकती। अव्वल तो यह बतलाही दिया गया है कि मायनर अिरीगेशन के लिये बहुत काफी रकम रखी गयी है। अगर आप यह कहते हैं कि काम सुस्त हो रहा है तो आप जरूर कहते जाअिये। हम तो अुसके लिये आपको हर वक्त मुबारकबाद देते हैं। आप ही क्या हमारे साथी भी अिसके लिये हमको टोकते रहते हैं कि काम बहुत सुस्त हो रहा है, जल्दी होना चाहिये, और जितनी रकम मंजूर हुअी है अुतनी खर्च करनी चाहिये। लेकिन मैं यह बताना चाहता हूं कि पिछले साल जितनी रकम मंजूर हुअी थी अुससे ज्यादा रकम अिस साल मंजूर हुअी है, और मायनर अिरीगेशन का काम बहुत अच्छी तरह से किया जायगा अिसका अितमीनान दिलाया जा सकता है। लेकिन सब से बडी बात अिसमें यह है, ———

شری وی-ڈی-دیشپانڈے -کیا میں اس بارے میں توجہ دلاسکتا ہوں کہ میں نے اپاگوڑہ میں ٹینک (Tank) کے ریپیر (Repair) کے بارے میں توجہ دلائی تھی لیکن اسکو اسکیم میں نہیں شامل کیا گیا ؟ مجھ سے وعدہ کیا گیا تھا کہ اسکو اسکیم میں شامل کیا جائیگا لیکن ابتک اس وعدہ کو پورا نہیں کیا گیا ہے-

श्री. त्रि. के. कोरटकर:—मैं अव्वल ही सोच रहा था कि यह प्रश्न होगा अिसके लिये मैं ने आप के भाषण का मुताला भी किया लेकिन बडी मुश्किल है कि वे मायनर अिरीगेशन्स कौन कौन से हैं अिसका कोअी भी जिक्र आपके भाषणमे नहीं है। अगर वह होता तो मैं देखकर आता कि वे कौन से मायनर अिरीगेशन्स थे, और अिसके लिये जिक्र किया गया है, और क्यों पी. डब्ल्यू. डी. मिनिस्टर ने आपको अिस तरह का जवाब दिया। लेकिन अिसके साथ साथ में अितना कह देना चाहता हूं कि बहुत मुमकिन है आपने जिन तालाबों का जिक्र किया था वो मायनर अिरीगेशन में नहीं आते हैं, बल्कि बडे बडे तालाबों में शुमार होते हैं, क्योंकि जब मैं सप्लाय में था तब मेरे सामने भी बहुत से तालाबों का जिक्र किया गया था। जिस वक्त मैं खुद अुनका मुआयना करने गया तो मुआयने में जाहिर हुवा कि अिन की अुस वक्त अैसी हालत हो गअी थी कि वे मट्टी से भर चुके थे। आपकी नजर में अैसा मालूम होता है कि अगर अुनकी कुछ मरम्मत कर दी जाये तो वे बहुत सी जमीन को सेराब कर सकेंगे। लेकिन अिंजीनिअरों की नजर से देखने पर मालूम होता है कि वे तालाब मरम्मत करने के लायक नहीं रहे हैं, और अुनको मरम्मत करने से कोअी फायदा होनेवाला नहीं है। मेरे सामने अैसी शिकायतें आअी थीं। अुनको मैंने जांचा है। मुमकिन

हूं कि ऑनरेबल मेंबर ने जिन तालाबों का जिक्र किया अुनके बारे में भी यही होगा, कि वे मायनर रिपेअर्स नहीं होंगे बल्कि अैसे रिपेअर्स होंगे जिनका संबंध बडे तालाबों से होना है, और अुनके लिये मुमकिन है यह कहा गया हो कि अिस वक्त हमारे पास अितना धन नहीं है क्योंकि हमने इतने काम हाथ में लिये हुअे हैं। अिस वक्त हमारा फायनान्स हमको मजबूर करता है कि हम अुनको हाथ में न लें। लेकिन जहां तक मायनर अिर्रीगेशन का ताल्लुक आता है मैं आपको यकीन दिलाना चाहता हूं कि अुनके करने में कोअी देरी होने की वजह नही है।

आप को मालूम होगा कि पिछले साल महबूबनगर जिले में यकायक बहुत सारे तालाब अेकदम बारिश होनेसे टूट गये, लेकिन छःमहीनों के अंदर अुन सब को रिपेअर (repair) कर दिया गया। अैसा नहीं है कि अुनकी तरफ ख्याल नहीं दिया गया। मगर आपने जिन तालाबों का जिक्र किया है, और अगर वे मायनर अिर्रीगेशन के हैं–कोअी अैसे हैं कि अेक अिंजिन के खर्च में दुरूस्त हो सकते हैं, तो मैं यकीन दिलाता हूं कि जरूर अुनकी बहुत जल्द मरम्मत कर दि जायेगी।

मैं आपसे यह कह रहा था कि अिन दो रकमों में बडा भारी फर्क है। जो रकम अिंजिन के लिये दी जाती है वह तकावी है, और अुस रकम को काश्तकारों से फिर वापिस लिया जाता है लेकिन जिस रकम से मायनर अिर्रीगेशन (Minor irrigation) के तालाब दुरूस्त किये जाते हैं वह तकावी नहीं है, बल्कि वह गवर्नमेंट की पूरी खर्च हो जानेवाली रकम है। अलावा अिसके अेक मद की रकम दूसरे मद में अिस तरह से लगाअी नहीं जा सकती। जो चालीस लाख के अिंजीन हम काश्तकारों को दे रहे हैं, अुनकी कीमत तकावी की रकम होने की बिनापर वापिस ली जायगी और अिसी तरह से वही रोटेशन (Rotation) में बार बार दूसरोंको दी जा सकती हैं। यह रकम या मद बिल्कुल अलग है। अुसकी रकम अिसमें लगाया देना यह हिसाबी तौर पर भी सही नहीं हो सकता।

अब अिसके साथ जो दूसरा आक्षेप है कि ४० लाख रुपयें किस तरह से अेकदम लगा दिये। क्या हुआ? कैसा हुआ? क्या गडबडी है? हमारे बाजारों में सनसनी फैली हुअी है? तो मैं बताता हूं कि यह सनसनी दस पांच आदमीयों के बाहर और कहीं फैली हुअी नहीं है। यहां तक कि वह पत्रक जिसका जिक्र किया गया है, वह अब तक मेरे तक भी नहीं पहुंचा था। जिस वक्त ऑनरेबल मेंबर ने वह पंफलेट(Pamphlet)पढकर सुनाया और बताया कि हैद्राबाद स्टेट के २७ लाख रुपये लूट गये, कहां गये, कैसे गये, क्या हुआ अुस वक्त में भी फिकर में पडा कि ये रकम कहां डूब गअी। लेकिन यह सब महज गप है। मैं अपोजिशन के मेंबरों से, और अपने भी मेंबरों से, और सब लोगों से यह कहना चाहता हूं कि अिस तरह की बाजारी गप्पों के लिये कान थोडे बंद कर के रखा करें, क्योंकि ये बाजारी गप्पें बडी तकलीफ देती हैं। होता हुवाता तो कुछ नहीं, लेकिन जैसे अेक शांत सरोवर में अेक कंकर डाल दें तो लहरें अूपर तक चली जाती हैं और फिर अुसके बाद पांच मिनट में बिल्कुल ठंडी हो जाती हैं, अुसी तरह से कुछ समय के लिये ही क्यों न हो, ये बाजारी गप्पें लहरें खाती रहती हैं। यह भी चीज अैसी ही है।

यह स्कीम गवर्नमेंट ने बहुत सोंच विचार के बाद तयार की है। अिस स्कीम के बाद जो बाजारोंनें गप्ने अुडाओ गओं कि लूट हो गओ, यह हुआ, और वह हुआ, अिसमें कोओ अर्थ नहीं। यह स्कीम कोओ बडी चीज नहीं थी। आज से ही नहीं बल्कि तीन साल से अिंजिन दिये जा रहे हैं। अिसमें अैसी कौन्सी नओ बात थी? अिस साल अितनाही किया गया कि जो अिंजन दो साल में देना था वे अेक साल में दिये गये। दो साल की रकम अेक जगह की गओ और अेक साथ में अिंजन मंगवाये गये। लेकिन आक्षेप किया गया कि अिन चार कंपनियों से ही क्यों अिंजिन लिये गये, अिन चार कंपनियों ने ही क्या किया था, और किसीने तो यहां कि कुछ गठजोड बांधी किसीने कहा अुनके साथ दोस्ती की गओ, किसीने छिपे हुअे अल्फाज में कहा कि 'हम आपको नहीं कहते, किन्तु आपके सेक्रेटरीजने क्या किया मालूम नहीं।' यह शुबहा बहुत बेकार है। आपको अितमीनान के साथ बात करनी चाहिये। अगर अितमीनान नहीं है, तो बाजारी बातें सुनकर अिस तरह की बातें नहीं करनीं चाहिये। वाक्या यह है कि अिन चार कंप-नियों से कोओ खास गठजोड नहीं किया गया। अिंजिन बनानेवाली जितनी देशी कंपनियां हैं अुनको यह आफर (Offer) भेजा गया कि "हैदराबाद गवर्नमेंट ने अेक नओ स्कीम निकाली है। हम पहले अिंजिन की कीमत नगद दिया करते थे। लेकिन हैदराबाद गवर्नमेंट ने अेक नओ स्कीम निकाली है कि हम अिंजिन की कीमत अकसात मे देंगे। आपको अगर कबूल है तो अिंजिन दें। आधी रकम अभी देंगे, और आधी बाद में देंगे।" अेक छोटी सी चीज थी। मगर नतीजा यह हुआ कि हम डबल पैदावर कर सकेंगे। जहां अेक हजार अिंजिन आज हम दे सकते हैं अुनकी बजाये दो हजार दे सकेंगे और, साल भर में खर्च अुतना ही होगा, लेकिन दूसरे साल जो खर्च होने वाला था वह तो तभी होगा। यह स्कीम जाहीर की गओ और अिसके तहत सिर्फ चार ही कंपनियां हमारे पास नही आओं बल्कि जहां तक मेरा खयाल है ६-७ कंपनियोंनें अपने टेंडस (Tenders) दिये की हमारी शरायत ये रहेंगे। अुन शरायतों को देखकर अिन चार कंपनियों को चुना गया, और अुनकी ऑफर (offer) कबूल की गयी अूनके शरायतों की जांच की गओ कि वे लाभदायक हैं या नहीं, कम हैं या नहीं, अुनकी सारी चीजों की और कीमतों की जांच करके अेक स्कीम बनाओ गओ, और यह भी देखा गया कि कौन कितने अिंजिन दे सकता है, और कौन नही दे सकता। मैं अेक बहुत बडी बात आपको बतला सकता हूं कि अिन चार कंपनियों में अेक अिमानी कंपनी भी थी जो कोल्हापूर में अिंजिन्स बनाती हैं। अुसने भी सौ अिंजिन देने के लिये ऑफर (Offer) किया था। हमने अुनको अिससे भी ज्यादा अिंजिन देने के लिये कहा क्योंकि अिंजि-नियरों का अैसा ख्याल हुआ कि अुनके अिंजिन अच्छे हैं। और दूसरी तरहसे भी देखा जाय तो कंपेरिजन (Comparison) में भी वे ठीक बैठते थे। अिसलिये अुनको ज्यादा ऑफर किया गया। अगर किर्लोस्कर को ही ज्यादा आर्डर देना था तो अिस ओमानी कंपनी को ज्यादा ऑर्डर देने कि क्या जरूरत थी? लेकिन हमारे आर्डर देने पर भी वे नहीं दे सकते थे। जो कंपनी जितने अिंजिन दे सकती थी अुसको अुतने अिंजिन के लिये आर्डर (Order) दिया गया। कीमतों के बारे में भी अिसके पहले मेरे दोस्त श्री. चन्ना रेड्डी ने सारी चीजें तफसील के साथ रखी हैं। अिनके दामों के बारे में बॉंबे गवर्नमेंट से पत्र व्यवहार किया गया। क्योंकि बॉंबे गवर्नमेंट ने जिन्हीं लोगों को कान्ट्रेक्ट(Contract)दिया था, और अुसमें अुन्होंने अुनको सिर्फ नगद रकमही नहीं दी

थी, वल्कि आगाअु रकम दी थी। अिंजिन बनाने से पहले ही अुनको रकम आगाअू दी गअी थी, और अैसा देना भी कोअी बुरा नहीं है, यह भी मैं आपसे कहना चाहता हूं। मैं यह चीज बहुत शद्दोमद के साथ कहना चाहता हूं कि अपनी अिंडस्ट्रीज को मदद करना किसी तरह से बुरा नहीं है। यह किस तरह से कहा गया मेरी समझ में नहीं आता। जो कुछ कहा गया था वह दिलसे कहा गया था या और किसी अिरादे से कहा गया था मालूम नहीं। यह कहा गया कि अगर हमको विदेश से अिंजिन मिल सकते हैं तो फिर विदेशी अिंजन क्यों नहीं लि जायेते ? मैं अव्वल तो यह कहना चाहता हूं कि विदेशी अिंजिन अकसात पर देने के लिये किसीने हमसे वादा नहीं किया लेकिन अगर कोअी अकसात पर देने के लिये राजी होजाते तो भी मैं विदेशी अिंजिन को तरजीह देने के लिये कभी तैयार नहीं होता, और आज भी नहीं हूं। आज अेक ही दिन नहीं, दो साल से गवर्नमेंट ऑफ अिंडिया के मैं खुद पीछे पडा हुआ था कि क्यों आप विदेशी अिंजिन्स प ज्यादा ड्यूटी (Duty) लगाकर अुनको बंद नहीं कर देते। आखिरगवर्नमेंट ऑफ अिंडिया ने अिस बात को माना। विदेशी अिंजिन्स के लिये अिस वक्त अिम्पोर्ट लायसेन्स (Import licence) नहीं मिलता है, ताकि अपनी देशी अिंडस्ट्रीज के लिये फरोग हो और यह होनाभी चाहिये। जरूर देशी अिंजिन को तरक्की देनी चाहिये। लेकिन मैंने जब आक्षेप सुने तो मुझे ताज्जुब हुआ कि कोअी कुछ बोलता है, और कोअी कुछ बोलता है। बोलने मे भी कोअी तरतीब हो तो मालूम नहीं। अेकदम आक्षेप किया जाता है कि आप अिन अिंजिनों को देशी समझते हैं, लेकिन यह सब लुच्चों का बाजार है, ये सब पार्टस बाहर से लाते हैं। अर्थात् विदेशी अिंजिन को ही आर्डर दिया गया। दूसरे बोलते हैं कि फारिन अिंजिन्स आते हैं तो अुनको क्यों नहीं आर्डर दिया जातर कोअी कुछ बोलता है, और कोअी कुछ बोलता है। कभी अिंजिन ही नहीं चाहिये अैसा कहा जाता है और कभी फॉरिन अिंजिन होने चाहिये, अैसा कहते हैं। कभी देशी अिंजिन नहीं होने चाहियें, कभी देशी अिंजिन फारिन होते हैं, और फॉरिन अिंजन देशी होते हैं, अिस प्रकार से कुछ अेक जंजाल सा अुनके भाषणों में बिछा हुआ था।——

श्री. जी. हणमंतराव :—अिस रामराज्य में अैसा ही हो रहा है, क्या किया जाय।

श्री. वि. के. कोरटकर :—अैसा होता है तो बहुत अच्छा है। जब अिस रामराज्य के बाद रावण राज्य आयेगा तब क्या क्या होगा वह हम देख लेंगे। (Laughter)

हां तो मैं आपसे कह रहा था कि यह सारा जंजाल है। अुसके अंदर कोअी सचाअी नहीं है। मैं आपको फिगर्स (Figures) दे सकता हूं कि अिन अिंजनों के जो दाम मुकर्रर किये गये वे सारी चीजों की अच्छी तरह से जांच करने के बाद ही तय किये गये हैं। बांम्बे गवर्नमेंट को अिस सिलसिले में कान्टेक्ट (contact) किया गया कि अुन्होंने किन दामों पर अिंजिन्स खरीदे थे। अितना ही नहीं बलिक मैं अेक गहरी चीज आपसे कह देना चाहता हूं जो अिसमें हुअी है। जिस वक्त हम प्राअीस (price) के बारे में जांच कर रहे थे, हमने खुफिया तौर पर बंबअी को टेलिग्राम्स दियें और मालूम कर लिया कि वहां ये अिंजिन्स किन दामों पर मिलते हैं। अिसका पता अुन कान्ट्रॅक्टर्स (Contractors) को नहीं था जो अुस वक्त हमारे साथ कान्ट्रॅक्ट कर रहे थे। अुन की बिना पर हमको पहले जो दाम बताये गये थे अुनको घटाकर अिन अिंजिनों के

दाम मुकर्रर किये गये। किर्लोस्कर ने पहले कुछ और दाम बताये थे किन्तु बादमें अुसमें अेक सौ और कुछ रुपया घटा दिया गया। अुस पर भी ५० रुपये घटा कर शायद १४३० रु. में अेक्सेसरीज (Accessories) और सर्विसेस (Services) के साथ दाम बनाये गये। दूसरी जो 'सेंट्रल' (Central) नाम की कंपनी है अुसने २४३५ रु. दाम बताया था, अुसको भी कम कर के २२२० रु. किया गया है। अिसी तरह से कूपर कंपनी का है। अलबत्ता अीमानी कंपनी ने ज्यादा दाम नहीं दिये थे, अिसलिये अुसमें कोअी कमी नहीं की गअी। मैंने कहा है कि किसी के साथ गठजोड या दोस्ती की गअी यह कहना बिलकुल गलत है। अीमानी को जब हम ज्यादा कीमत देने के लिये तैयार थे तो कोअी सवाल पैदा नहीं हो सकता।

अब बात रह जाती है कि किर्लोस्कर के ही अिंजिन क्यों लिये गये हैं। आपके सामने अभी श्री. चन्ना रेड्डी साहब ने बहुत अच्छी तरह से बतलाया है कि किर्लोस्कर कंपनी आजकल की कंपनी नहीं है। आज २६ बरस से वह कंपनी काम कर रही है, और करीब ६ साल से वह ऑअिल अिंजिन्स बना रही है। किर्लोस्कर कंपनी अेक अैसी अंपनी है कि जिन्होंने ऑअिल अिजन्स हिंदुस्तान में सब से पहले बनाया है। अिस वक्त किर्लोस्अर कंपनी अिंजन के बहुत से पार्टस् (Parts) बनाती है। कहा जाता है कि ये कंपनियां अैसी हैं जो फारिन से कुछ पार्टस् लाती हैं और यहां अुनको फिट अप (Fit up) करके अेक अिंजिन खडा कर देती हैं। मैं आपको बताना चाहता हूं कि दुनिया में कोअी मेन्यूफैक्चरर (manufacturer) अैसा नहीं है कि जो अिस प्रकार से——————

श्री. सी. अेच. व्यंकट रामराव :–मिस्टर डेप्यूटी स्पीकर सर, आन पाअिंट ऑफ आर्डर। असेंब्ली रूल्स के रूल १५४ की तरफ मैं आपकी तवज्जेह मबजूल करता हूं कि क्या ऑन बल मिनिस्टर साहब ने १५ या २० मिनट से ज्यादा बोलने के लिये आपसे पहले परमिशन लिया है ?

अेक माननीय सादस्य :—वह तो पहले ही लिया है।

Shri M. S. Rajalingam : If I am permitted, Sir, I would like to draw your attention to the fact that he has taken the chance in view of his being the Leader in charge on the day when the resolution was moved.

Shri K. Venkatrama Rao : Only the Minister concerned can speak, and that too for 30 minutes.

Shri M.S. Rajalingam: If I remember correctly, the Speaker had permitted him to have the chance, because he was the acting Leader-in-charge on that particular day.

Shri Venkatrama Rao : Even the Chief Minister cannot speak.....

Shri M. S. Rajalingam : It is left to the discretion of the Speaker.

(डिपुटी स्पीकर ने भाषण जारी रखन के लिये अिशारा किया।)

श्री. वि. के. कोरटकर :—शुक्रिया, मैं तो समझता था कि आप मेरी स्पीच (Speech) सुनना चाहते हैं। लेकिन अब मालूम होता है कि नहीं सुनना चाहते। (Loud laughter) क्योंकि कोअी कडवी बात आती है तो लोग सुनना पसंद नहीं करते। मैं यही कह रहा था कि किर्लोस्कर कंपनी २६ बरस पुरानी कंपनी है। अुनके फॅक्टरीज चार जगहों पर हैं। और अुसके अंदर आपको जो ख्याल पैदा हुआ कि कुछ विदेशी पूंजी वगैरह है वह बिल्कुल गलत है। अुसमें कोअी फारिन कॅपिटल नहीं है। वह अेक देशी कंपनी है। अैसी कंपनी की मदद करना, अुसमें ज्यादा अिंजिन बन सकें अिसको देखना, अुसको अुन्नति के रास्ते पर ले जाना यह गवर्नमेंट का कर्तव्य है। आपने कितना भी मना किया तो भी गवर्नमेंट यह करेगी, अितना कहे बिना मैं नहीं रहूंगा।

मैं पहले यह बता रहा था कि दुनिया में कोअी अैसा मेन्युफॅक्चरर नहीं है जोकि किसी चीज के पूरे के पूरे पुर्जे अपने ही कारखाने में बनाता हो। आज भी अमेरिका के बडे बडे मोटर के कारखाने अैसे हैं जिनके कारबोरेटर्स और ह्यूमपंप अिंग्लंड म बनते हैं, और अिंग्लंड में कअी कारखाने अैसे हैं जिनकी चीजें अमेरिका और आयरलंड में बनती हैं। मैं आपको बतलाना चाहता हूं कि किर्लोस्कर के दो तीन पार्टस अैसे हैं जो हम अुनको अपने यहां के प्रागा टूल्स (Praga tools) से देते हैं। हम किर्लोस्कर को अिसीलिये तर्जीह देते हैं कि अगर अुनको तरजीह दी गअी तो हमारे प्रागा टूल्स को भी तरजीह मिलेगी। यही अेक चीज होती और दूसरी कोअी चीज न भी होती तो भी मै किर्लोस्कर को ही तरजीह देता। यह समझना कि अेकाध पार्ट कहीं से आ गया तो वह अिंजिन यहां का नहीं है यह बिलकुल गलत चीज है।

यह जो अितना बडा आक्षेप किया गया यह, जो अुंची नजर आनेवाली रेत की दीवार खडी कर दी गअी, यह जो ताश के पत्तोंका मकान बनाया गया, वह सारा का सारा अेक ही बात से मलियामेट हो गया कि जब पॅंफलेट (Pamphlet) व्यंकटेश्वर राव ने छापा था अुसका चर्चा गली गली में हुआ, सडकों पर हुआ, और कहां कहां हुआ, लेकिन अेक भी मिनिस्टर के पास वह नहीं पहुंचा और खुद व्यंकटेश्वर राव ने अुसी अिंजिन को अधिक दामों में बेचा। मैं आपसे कहता हूं कि अिन दामों को जो मुकर्रर किया गया है वह बहुत सोंचकर, देखकर, सारी तहकीकात करके किया गया है।

जितनी चीजें कहीं गअीं अुनके लिहाज से मैं यह कहूंगा कि अपोजिशन ने अपना रेजोल्यूशन खुदबखुद नामंजूर करलिया है। अब कोअी चीज ही नहीं रह जाती। अैसे रेजोल्यूशन पर अमेंडमेंट आअी तो वह भी अमेंडमेंट कहां तक सही कही जा सकती है जबकी अुससे रेजोल्यूशन का मतलब ही बेकार हो जाय। लेकिन वह भी आअी, और अिस पर जो कुछ बोलना था वह बोला जा चुका है। मालूम हो गया है कि अिसमें कोअी दम नहीं है। अैसी हालत में अर्ज करूंगा कि अगर यह अमेंडमेंट भी वापिस ले ली जाय तो हाअुस आपका बहुत मस्कूर होगा। बहुत वक्त अिंजिनों के बारे में कहा जाता है। दो बडी चीजें बार बार कहीं जाती हैं। अुनको मैं साफ कर देना चाहता हूं। अेक जो बडी चीज कही जाती है वह यह है कि अिंजिन गरीबों को

नहीं मिलते। और दूसरी यह है कि अिंजिन मराठवाडे में नहीं दिये गये। ये दो आक्षेप अैसे हैं जिनको मैंने बहुत जगहों पर सुना है। लेकिन अुनके बारे में अगर आपके दिलों में किसी तरह-की शंका है तो मैं अुसको रफा करना चाहता हूं। अिन अिंजिनों के देने में अेक अुसूल कायम किया गया था। यह ग्रो मोअर फुड स्कीम किस वक्त चली थी यह आपको मालूम है। १९५०-५१ का अेक अैसा जमाना था जब कि हिंदुस्थान में ही सिर्फ नहीं बल्कि दुनियाभर में चावल की कमी हो गयी थी। अिसके वजूहात बहुत से लोगों ने अलग अलग सोचे। किसी ने बनाया किलडाअी के जमाने में बहुत से लोग अेशिया की तरफ आये, और यूरप में गये, तो चावल खाना सीखगये, अिसलिये चावल की कमी हुअी। अिस चावल की कमी के लिये बहुत सी बातें की गअीं लेकिन असली बात यह है कि दुनिया में ही चावल की कमी महसूस हुअी। हिंदुस्तान में भी चावल की कमी महसूस हुअी। हम गेहूं मंगवा रहे थे लेकिन दक्षिण के लोग गेहूं को नापसंद करते थे। सब जगह चावल के लिये शोर हो रहा था। और मैं मुबारक बाद देता हूं हमारे अुत्तर हिंदुस्तान के लोगों को - खासकर पंजाब और यू. पि. के लोगों को - कि अुन्होंने यह निश्चय कर लिया था कि जितना हो सके अुतना कम से कम चावल हम खायेंगे, और दक्षिण के लोगों को चावल देंगे अुस जमाने में अुन्हीं की तरफ से हमारे यहां चावल आया था, और अुसी वक्त हमको चावल की सक्त जरूरत थी। चावल की खेती हमारे यहां सिर्फ तेलंगाने में ज्यादा होती थी। अुसी वक्त हमने देखा कि मराठवाडे में गन्ना, हल्दी या आलू अैसी ही चीजें थी लेकिन चावल की तहत बहुत कम रकबा था जैसे आपको अभी अभी बताया गया तेलंगाने में करीब १ लाख ६३ हजार कुओं की तादाद है, जब कि मराठवाडे और कर्नाटक में सिर्फ ७५ हजार की तादाद है। अुस वक्त चावल की जो सख्त जरूरत थी, और अुसका जो रकबा था अुसका ख्याल रखकर गवर्नमेंट ने यह स्कीम बनाअी थी जिसके अनुसार तेलंगाने में अिंजिन अधिक दिये गये। लेकिन जो कुछ स्कीम बनाअी गअी वह बहुत सोचविचार के बाद बनाअी गअी। और अुसीके तहत अिंजिनों का बटवारा किया गया। मगर आज आपके सामने कन्सर्न्ड मिनिस्टर (Concerned Minister) ने वादा किया है कि अब मराठवाडे को किसी तरह से कम अिंजिन देने कि जरूरत नहीं है। अुन्हों ने वादा किया है कि अिस स्कीम में हम आवश्यक सुधार करेंगे। चुनाचे अिस वक्त भी अिस स्कीम के तहत मराठवाडे में ज्यादा दिये गये हैं, और अिसके बाद भी दिये जायें गे। यह अेक अैसी चीज है जो गवर्नमेंट खुद-ब-खुद कर रही है। बार बार यह जाता कहा है कि गरीबों को अिंजिन नहीं मिलते। मैंने तो पहले भी तहकीकात की थी, और अब भी की है। अिसमें शक नहीं कि अेकाध जगह अैसा केस हो जिसमें गवर्नमेंट को कोअी धोका देकर कुछ ऑअिल अिंजिन ले जाता है। लेकिन मान लीजिये कि मेरे शरीर पर अेक फोडा है, और अुस पर अेक मख्खी बैठा है, तो कोअी मुझ से अगर यह कहे कि तेरे जिस्म पर फोडे ही फोडे हैं, और मख्खीयां बैठी हैं, तो मैं अुसको मानने के लिये तैयार नहीं हूं। अिंजिन किसी को दिये जाते हैं तो वह पूरी तहकीकात के बाद दिये जाते हैं। अुसकी रिपोर्ट आती है, और तहकीकात भी दो तीन अफसरों के जरिये से होती है। अेग्रीकल्चरल ऑफिसर (Agricultural Officer) देखते हैं। तालुकदार देखते हैं। किसी बावली में अिंजिन लग सकता है या नहीं अिसको देखने के बाद अिंजिन सिर्फ अुन्हीको दिये जाते हैं जिनको देने चाहिये। यह कहना कि गरीबों को

नहीं देते बिल्कुल गलत है । यह अेक कॅचिंग फ्रजं (Catching Phrase) है । अैसा कहने में जरूर अच्छा मालुम होता है, लेकिन में आपसे कहना चाहता हूं कि अिंजिन तकावी पर दिये गये हैं । गवर्नमेंट अपनी तकावी अैसे ही आदमी को दे सकती है जिसके बारे में अुसको अितमिनान हो कि वह वापिस हो सकती है ।

यह कोअी मदद देने कि चीज नहीं है । जहां मदद देने का सवाल आता हैं वहां मदद भी दी जाती है । लेकिन मदद देने का अुसूल अलग होना है । यहां जो अिंजिन तकावी के तौर पर दिये जाते हैं । अुसमें करीब ढाअी हजार की रकम दी जाती है । तो अुसे वापस लेने का सवाल तो रहता ही है । हमको रकम देने के वक्त ही यह देखना पडता है कि जो रकम दी जाती है वह वसूल हो सकती है या नहीं ।

जो दो बडे अेतराजात किये गये थे अुसे मैंने साफ कर दिया है । कुछ लोगों ने यह कहा कि ऑअिल अिंजन के सप्लाय करने से जो काम होना चाहिये वह नहीं होता है । अिस लिये अिसके बजाय मायनर अिरिगेशन पर ज्यादा खर्च करना चाहिये, और जो तालाब खराब होगये हैं अुन्हे भी अच्छा करना चाहिये । बावडी पर जो रकम खर्च की जारही है अुसके बजाय मायनर अिरिगेशन का काम किया जाय तो ज्यादा अच्छा होगा । लेकिन मुझको यह कहना है कि हमारे पास रोज हजारों अेतराजात आते हैं । और अुनके तरफ हमें देखना पडता है । मायनर अिरिगेशन पर भी हम रकम खर्च कर रहे हैं और तालाब का भी अिस्तमाल किया जा रहा है । जो तालाब हैं अुनके अुपर की जमीन कैसे अिरिगेट (Irrigate) की जा सकेंगी ? अिस तरह अुपर की जमीन को अिरिगेट करने की हमारे पास तो कोअी स्कीम नहीं है । अैसा नहीं होता कि जहां तालाब के अुपर जमीन हो वहां पर पानी चढाकर अिरिगेशन किया जाय । हम कहते भी हैं तो भी पानी अुपर नहीं चढता है । तो फिर जबरदस्ती अुसे अूपर चढाना पडता है, और अुसके लिये फिर अिंजन लगाना पडता है । अिसके लिये भी हमारे पास कअी दूसरी स्कीम्स हैं । मराठवाडे के लिये हमारे पास लिफ्ट अिरिगेशन स्कीम (Lift irrigation Scheme) है । पानी यदी अूपर चढने के लिये तैयार नहीं है तो अुसे अिंजिन लगाकर अूपर चढने के लिये मजबूर किया जायेगा । अुसे अूपर चढाने की भी स्कीम हमारे पास है । मैं अिस्तेदुवा करता हूं कि आपने तो रेजोल्युशन (Resolution) वापस लिया है लेकिन फिर भी अुसमे अेक सोशा रख दिया है । अुसको भी आप वापस ले लें । गव्हर्नमेंट ने जो स्कीम में तरक्की की है अुसके लिये तो गव्हर्नमेंट को मुबारकबाद देना चाहिये । और अिस स्कीम के लिये जो रकम दी गअी थी अुतनी रकम में तो डिपार्टमेंट ने दुगना काम करके दिखाया है, यह तो जरूर मुबारकबाद देने की बात है । लेकिन आप यदी मुबारकबाद देना नहीं चाहते हैं तो अलग बात है ।

శ్రీ కె. యల్. నర్సింహారావు (ఇల్లెందు-జనరల్):—

స్పీకర్, సర్,

నా తీర్మానాన్ని ప్రతిఘటిస్తూ ఉపన్యసించినవారంతా, ముఖ్యంగా రెండు విషయాలమీద వారి దృష్టిని కేంద్రీకరించారు. ఒకటి వ్యవసాయంలో మెషిన్స్ ఉపయోగించి దానిని ప్రోత్స

హించడమును వ్యతిరేకిస్తున్నామనేది. రెండవది, జాతీయ పరిశ్రమల అభివృద్ధిని వ్యతిరేకిస్తున్నామనేది. ఈ రెండు విషయాలమీద దృష్టిని కేంద్రీకరించి నా తీర్మానాన్ని తీవ్రంగా ప్రతిఘటించారు. ఇప్పుడు, నేను కానీండి, నేను ప్రాతినిధ్యము వహిస్తున్న సంస్థ కానీండి, లేదా నా తీర్మానాన్ని బలపరుస్తూ మాట్లాడిన ఆనరబుల్ మెంబర్సు కానీండి వీరంతా వ్యవసాయములో ఇంజన్సు మొదలగు యంత్రాలను ప్రవేశపెట్టడమును గాని, లేక జాతీయ పరిశ్రమలను అభివృద్ధి చేయడమును గాని వ్యతిరేకిస్తున్నారని ఎవరైతే వాదన తీసుకు వస్తున్నారో ఆ వాదన సరియైనది కాదని చెబుతున్నాను. ఆ వాదన సరియైనది కాదని ప్రపంచానికే తెలుసు. మేము వ్యవసాయములో సైంటిఫిక్ (Scientific) అభివృద్ధి కోరేవాళ్ళము కావని వ్యవసాయములో యంత్రాలను ప్రవేశపెట్టడాన్ని వ్యతిరేకిస్తున్నామని, ఈ కారణాలుగా చెబుతు నామీద మపెత్తి పోయడానికి ప్రయత్నించారు. మేము యంత్రాలను ఉపయోగించడమును వ్యతిరేకిస్తున్నామనే వాదన సరియైంది కాదు. మేముకూడా వ్యవసాయములో యంత్రాలు ఉపయోగించడానికి అనుకూలురమే నని చెబుతున్నాను.

“ఈ రామరాజ్యములో ప్రజానీకము చాలా సౌకర్యమైన జీవితాన్ని గడపడానికి, అధికోత్పత్తి చేసి దేశాన్ని సుభిక్షము చేయడానికి ప్రయత్నిస్తున్నామని, అటువంటివారి (ప్రభుత్వపక్షము) పాలసీని మేము (ప్రతిపక్షంవారు) వ్యతిరేకిస్తున్నా” మని ఒక రామభక్తుడు తమ ఉపన్యాసములో అన్నారు “మీరు బజారు గప్పాలు విని ఉద్రేకపడుతున్నారు; బజారు గప్పాలుతో దేశందేశం అంతా గోలగోలగ ఉందన్నారు; అది నాదగ్గరకేమీ రాలేదే ?—” అని అన్నారు. ఆ విషయాలు ఆ మంత్రిగారి వద్దకు రాలేదేమో గాని, దీనికి సంబంధించిన మంత్రిగారి వద్దకు వచ్చాయి. అవి వారి ఫైల్లో (file) కూడా ఉంచారు. దీనికి సంబంధించిన మంత్రిగారికి అవి అందాయి గాని, వీరికి ఎందుకు అందలేదో గ్రహించాలి. మంత్రులుగా అయిన వెంటనే వారు సాధారణ ప్రజలతో సంబంధంలేక, ఆ సామాన్య ప్రజలకు అందుబాటులో ఉండటాన్ని ఎలా మరచిపోయారో, బజారులోని సంగతులు అందరికీ తెలిసినా, వారికిమాత్రం తెలియలేదని అనడములోనే తెలుస్తోంది. ఈ సమస్యకు సంబంధించిన మంత్రిగారు చాలా వివరాలు చెప్పారు. దాదాపు పన్నెండు, పదమూడు పేజీల ఉపన్యాసము చెప్పారు. దానికంతకూ సమాధానము ఇవ్వవలసి యున్నప్పటికీ అవసరమైన విషయాలకు మాత్రమే జవాబు ఇవ్వడానికి ప్రయత్నిస్తున్నాను. వారు నా తీర్మానము గురించి మాట్లాడుతూ నేను ఇంజన్సు ఇవ్వడమునూ వ్యతిరేకిస్తున్నానని ఇతరుల మాదిరి స్పష్టంగా చెప్పక పోయినా, వారు ఒక విషయాన్ని మాత్రం స్పష్టంగా చెప్పారు. నేను వెంకటేశ్వర్రావు గారి తరపున వకాలత్ చేయడానికి ఈ తీర్మానము తీసుకువచ్చినట్లు చెప్పారు. వారికి మేలుచేసే అవసరము కాని, వారిని రక్షించడానికి అవసరంకాని, వారి భావమును వారి పాలసీని అంగీకరించడానికి ఆ అవసరాలు ఏర్పడితే, మీకుగాని మీ పార్టీకిగాని ఏర్పడాలిగాని మాకేమీ సంబంధం లేదు. వారి తరపున వకాలత్ తీసుకోవలసిన అవసరం లేదు. వెంకటేశ్వర్రావుగారు కాంగ్రెసు వాడే. వారు కాంగ్రెసు తరపున యం. పి. గా కూడా పోటీచేసి ఓడినవారు.

Dr. Chenna Reddy : **Mr. Venkateshwar Rao has not contested the elections. The hon. Member is confused.**

శ్రీ కె. యల్. నరసింహారావు : అది సరియైనది కాకపోతే, కాక పోవచ్చును

میں اردو میں صاف طور پر ظاہر نہیں کرسکتا ۔

شریمتی شاہجہاں بیگم ۔ میں سمجھتی ہوں کہ آپ اردو بہت فصیح بولتے ہیں ۔ مسلمانوں سے بھی اچھی ۔

శ్రీ కె. యల్. నరసింహారావు : నేను తెలుగులోనే మాట్లాడుతాను. నేను ఈ తీర్మానము ప్రవేశ పెట్టినప్పుడు ఉర్దూలో మాట్లాడిన కారణంగానే వారు తప్పుడుగా అర్థం చేసుకోవడం జరిగిందని భావిస్తూ, నేను తెలుగులోనే మాట్లాడితే నా భావాలను స్పష్టంగా మంత్రిగారికి నచ్చచెప్పగలనని తలుస్తూ, తెలుగు లోనే మాట్లాడుతాను. ఈ సమస్యకు సంబంధించిన మంత్రిగారు తెలుగు గ్రహించగలరు గనుక తెలుగులోనే మాట్లాడుతాను.

ఇప్పుడు వెంకటేశ్వర్రావుగారు వేసిన కరపత్రములో నిజాయితీ ఉన్నదా? లేదా అనేది చూడాలి. దానిని అర్థం చేసుకోవాలి. "వెంకటేశ్వర్రావుగారు బ్లాకుమార్కెటు (Black market) చేశారాలేదా; ఆయన నిజాయతీ గలవారా, కాదా; వారు దేశానికి న్యాయంచేశారా, అన్యాయంచేశారా, "—అనేటటువంటి వాటితో నాకు సంబంధంలేదు. వెంకటేశ్వర్రావుగారు వేసిన కరపత్రం అందరికీ అందింది; వారికొక్కరికితప్ప. మంత్రిగారు సామాన్యమైన ధరలు చూపించి, తాము దేశానికి ఎంతో మేలుచేశామని నిరూపించుకోడానికి ప్రయత్నం చేశారు. మంత్రిగారు ఏమి మేలు చేశారంటే, తమ ఉపన్యాసములో ఒక వాక్యము చెప్పారు.

" ہوتا یہ ہے کہ رسید پیش کرنا کوئی مشکل نہیں ہوتا ۔ دوکانداروں سے کہتے ہیں ۵۰ روپیے زیادہ لیکر زیادہ کی رسید لکھدو ۔ وہ لکھدیتا ہے ۔ اسلئے اس پر نگرانی رکھنی پڑتی ہے "

మంత్రిగారు టేబుల్‌మీద రశీదులు పెట్టారు. ఆ రశీదులు స్పష్టంగా బజారు ధరలనే ప్రతిబింబిస్తాయా?, ఆ రశీదులే సరియైన ధరలని అంగీకరించడానికి ఏమిటి అవకాశం?,—అనేది స్పష్టంగా ఆలోచించాలి. వెంకటేశ్వర్రావుగారు అమ్మారు కాబట్టి అది అంతా వాస్తవం అని అనుకోడానికి వీలు లేదు. వారు వ్యాపారం చేస్తారు. వారు ఒకసారి వస్తువు ౫౦ రూపాయలకు అమ్మితే, మరొకసారి వందరూపాయలకు అమ్మవచ్చును. ఒకసారి ౫ రూపాయల లాభంతో అమ్మితే మరొకసారి ౫౦ రూపాయల లాభంతో అమ్మవచ్చును. ఎక్కువధరకు అమ్మిన రశీదులే మంత్రిగారివద్దకు రావచ్చును. రశీదులను ఆధారము చేసుకొని చెప్పడానికి వీలులేదు. దానిని ఆధారం చేసుకొనే సప్లయి డిపార్టుమెంటువారు యీ ఇంజన్లు అమ్ముతున్నారని, ఇదంతా సరైన మార్గంలోనే నడుస్తోందని అనుకోడానికి వీలులేదు. అయితే నేనుకూడా యీ ధరల విషయంలో కొన్ని మీ ముందరకు తెస్తాను.

కిర్లోస్కర్ కంపినీవారు మన గవర్నమెంటువారికి ఇంజన్లు, పంపులుసప్లయి చేయడానికి ఎగ్రిమెంట్ కుదుర్చుకొన్న తరువాత ఆ ఇంజన్లు ధరలను విపరీతంగా పెంచారు. గవర్నమెంటువారికి వారివద్దనుండి ఇంజన్లు సప్లయి చేయబడుతున్నాయి. ఆ ఇంజన్లు సరియయిన ధరకెసప్లయి

చేయబడుతున్నాయా, అందుకు ప్రభుత్వము తీవ్రంగా కృషిచేశారా, అనేది ఆలోచించాలి. గవర్నమెంటువారు బజారు మార్కెటువలె ఒకటి, రెండు ఇంజన్లు తీసుకోవడంలేదు. మన గవర్నమెంటు వెయ్యి ఇంజన్లు కొంటోంది. ఆ కంపెనీవారు సాధారణంగా డిస్ట్రిబ్యూటర్లు కంటే కూడా ఎక్కువ పర్సెంటేజీ గవర్నమెంటుకు ఇవ్వవలసి వుంటుంది. సాధారణంగా ఒక వస్తువును డిస్ట్రిబ్యూటర్ కొంతలాభం వేసుకొని డీలర్‌కు అమ్ముతాడు. ఆ డీలరు మరికొంత లాభం వేసుకొని సాధారణ కస్టమర్‌కు అమ్ముతాడు. అసలు వస్తువు ఇంతమంది చేతులు మారేటప్పటికి ధర ఎక్కువగా పెరుగుతుంది. కాని, గవర్నమెంటువారు ఇంజన్లను డిస్ట్రిబ్యూటర్ లాభం, డీలరు లాభం ఇచ్చి కొనవలసిన అవసరంలేదు. ఢిల్లీలోనూ మన ప్రభుత్వమే ఉంది. దీనిని సెంట్రల్ గవర్నమెంటు ద్వారానే పరిష్కారము చేసుకొనే అవకాశం ఉన్నది. ఇంజన్లను నేరుగా కంపెనీనుంచే కొనుక్కొనే అవకాశం వున్నది. కంపెనీనుంచే నేరుగా కొనుక్కొంటే డిస్ట్రిబ్యూటర్ పర్సెంటేజీ, డీలర్ డిస్ట్రిబ్యూటర్‌ల లాభాలు మనకేవచ్చి, ఆ రాబడికూడా మనకే వచ్చి ఇంజన్లు తక్కువ ధరకే ప్రజలకు అందుబాటులో నుండగలవు. పది పంపు సెట్లు తీసుకొంటే వ్యాపారస్తునకు కొంత పర్సెంటేజీ ఇవ్వడము ఉన్నప్పుడు మనం వెయ్యి సెట్లు తీసుకొన్నప్పుడు ఇంకా ఎక్కువ పర్సెంటేజీ ఇవ్వాలి. ఇప్పుడు, వెయ్యిసెట్లు తీసుకొంటే ఎక్కువ పర్సెంటేజీ ఇస్తోందా, అనేది అర్థము చేసుకోవాలి. మన ప్రభుత్వము గుంటీగారితో వ్యవహారము కుదుర్చుకొన్న తరువాత బజారు ధరలు ఎట్లా పెరిగాయో ఆలోచించాలి.

ڈاکٹر چنا ریڈی-اسپیکرسر ایکسس اسٹیٹمنٹ آف فیاکٹس(Misstatement of facts) کیا جا رہا ہے - میں آپ کی اجازت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کرلوسکر کمپنی سے یہ معاملہ کیا گیا ہے کہ وہ ہم کو مینوفیکچرر (Manufacturer) سے جو ۱۰ پرسنٹ ریڈکشن ملتا ہے اوسکے لحاظ سے بازار کے ریٹ سے ۴۰۰ روپیے فی انجن کمی پر دینگے - بمبئی گورنمنٹ نے گورنمنٹ آف انڈیا کے مشورہ سے اس سے بھی ۵۰ روپئے کم رکھا ہے -

శ్రీ కె. యల్. నరసింహారావు: క్రిందనున్నవాళ్ళు అర్థం చేసుకోకపోయినా, పైన వున్నవాళ్ళయినా అర్థం చేసుకొంటారు. రైతాంగానికి మేలుచేశామని మంత్రిగారు భావిస్తున్నా,— మంత్రిగారికి తెలిసికానీండి, తెలియక కానీండి, ప్రజానీకానికి చాలా నష్టము జరుగుతోంది బజారు ధర ప్రకారము ౧౬౫౦ రూపాయలకు రైతులకు ఇంజన్లను ప్రభుత్వము సప్లయి చేస్తోంది. ఇంతకన్నా తక్కువ ధరకే రైతులకు సప్లయి చేస్తేనేగదా, కంపెనీనుంచి నేరుగా తెప్పించడము డిస్ట్రిబ్యూటరుకంటె ఎక్కువ పర్సెంటేజీ సంపాయించి బజారు ధరకంటెతక్కువ ధరకు ఇంజన్లను ప్రభుత్వమువారు రైతులకు సప్లయి చేస్తే సంతోషించవలసి యుంటుంది. కాని, బజారు ధరకన్న కూడా ఎక్కువ ధరకు తీసుకొని రైతులకు సప్లయిచేసి, పైగా వారికి ఏదో ఒరగ పెడుతున్నామని చెప్పే అధికారం మనకు లేదని స్పష్టంగా చెబుతున్నాను. కిర్లోస్కార్ ఇంజన్లు ధర ఎట్లాఉన్నది? అందులో రెండు రకాలున్నాయి. ఒకటి ఫస్టుసీరీస్ (**First series**) రెండు సెకండు సీరీస్ (**Second series**) అవి. ఫస్టుసీరీస్ (**First series**)

సప్లయిచేసే స్థితి మన భారతదేశానికి ఉన్నదా అంటే, మనదేశములో వాటిని తయారుచేసే కంపెనీలే లేకపోలేదని స్పష్టంగా తెలుసుకోగలుగుతాము. మనకు సరాసరి, సేరుగా కంపెనీనుంచి వాటాలు దిగుమతి అవుతాయా, అంటే కావడంలేదు. అవి మనకు కలకత్తానుంచిగాని, బొంబాయినుంచిగాని, మద్రాసునుంచిగాని వస్తాయి. అక్కడ అప్పుడునాని సామానంతా ఇక్కడికి దిగుమతి అవుతుంది.

ఇప్పుడు **First and Second series** లలో **First series** మాత్రమే సప్లయి చేయబడుతున్నాయి. ఇప్పుడు ధరలు ఎట్లావున్నాయి? ప్రస్తుతం ఎంతా కలుపుకొని, సామాన్యరైతు, ఏమాత్రం పరిజ్ఞానము లేని రైతు, షావుకారు దగ్గర ఏ ధర ఉన్నదో ఆ ధర చెలిస్తాడు.

First series ఇంజను ౯౦౦ రూపాయలు ఉంటుంది. దానికి పర్సెంటేజి ౫౦ రూపాయలు తీసివేస్తే ఇంజను ౮౫౦ రూపాయలకు గిట్టుబడి అవుతుంది. ౧౫౦ రూపాయలు పంపు ఖరీదు ఉన్నది. **Foot value** పది రూపాయలు, ఇరవై రూపాయలు వాటర్ కూలింగు ఉన్నాయి. మొత్తము అంతా ౧౦౧౦ రూపాయలకు **First series** ఇంజన్లు సప్లయి చేయబడుతున్నాయి.

Second series ఇంజను ౧౧౫౦ రూపాయలు ఉంటుంది. అందులో ౧౫౦ రూపాయలు లాభం గిట్టుబడి అవుతుంది. అప్పుడు ఇంజను గిట్టుబాటు ధర వెయ్యి రూపాయలు అవుతుంది. ౧౫౦ రూపాయలు వివిధ సామానులు అవుతాయి. పది రూపాయలు **Foot value** మరియు ఇరవై రూపాయలు ఇతర వాటర్ కూలింగ్ అవుతుంది. ఇంజను పన్నెండు వందలకు డిస్ట్రిబ్యూటరుకు గిట్టుబాటు అవుతుంది.

మన ప్రభుత్వము కంపెనీతో సేరుగా వ్యవహారము డీల్ చేసి, రైతాంగానికి ఒరగ పెట్టామని చెబుతున్నది. సెకండు సీరీస్ ఇంజను పన్నెండువందల రూపాయలు. ఇవ్వాళ్ళ ఫస్టు సీరీస్ ఇంజన్లు ౧౦౮౦ రూపాయలకు డిస్ట్రిబ్యూటరుకు దొరుకుతున్నాయి. ఇవ్వాళ్ళ మన ప్రభుత్వము కంపెనీవారితో ఏ విధంగా ఎగ్రిమెంటు చేసుకొన్నదో చూస్తే,—౧౪౮౦ రూపాయలకు ఎగ్రిమెంటు చేసుకొంది.

ఇవ్వాళ్ళ కిర్లోస్కార్ ఇంజన్లును బజారులో ౧౪౪౫ రూపాయలకు అమ్ముతూంటే మన ప్రభుత్వమువారు ౧౪౮౦ రూపాయలకు మన రైతాంగానికి సప్లయి చేస్తున్నారు. కంపెనీతో మన ప్రభుత్వము చాలా వ్యవహారము నడిపిన మీదట, కేంద్ర ప్రభుత్వము కంపెనీతో సంబంధము కల్పించుకొన్న తరువాత, ఏ ఇంజను ౧౪౮౦ రూపాయలకు రైతాంగానికి అమ్ముతున్నదో అది ఇంజను ఇవాళ్ళ బజారులో ౧౪౪౫ రూపాయలకే అమ్ముడుపోతోంది.

సెంట్రలు కూడా మన ప్రభుత్వానికి చాలా ఎక్కువ ధర వేసుతోంది. ఇంజను ధర ౧300 రూపాయలు ఉన్నది. తరిమ్మ ఇతరసామానులు 300 రూపాయలు ఉన్నది. మొత్తము ౧౬

ధర అవుతుంది. కాని మన ప్రభుత్వము ౭,౭౭౦ రూపాయలకు రైతాంగానికి సప్లయి చేస్తోంది. ఇవాళ్ళ బజారులో ఉన్న ధరకు, ప్రభుత్వము సప్లయి చేస్తున్న ధరకు పోల్చిచూస్తే,—ఇవాళ్ళ బజారు ధరకన్నా ఎక్కువధర ఉన్నప్పుడు ప్రభుత్వమువారు కంపెనీతో ఎగ్రిమెంటు చేసుకొన్నారు. కాని నేడు బజారు ధరలు పూర్తిగా పడిపోవడంచేత, ౧౦౮౦ రూపాయలకే పూర్తిగా అన్నిసామానులతో ఇంజను దొరుకుతోంది అంతేగాని యివాళ్ళ మనరైతాంగానికి దీనివల్లపెద్దగా ఏదో ఒరగబెట్టామని చెప్పడం సరియయినది కాదు. మనకు ఆ విధంగా "మసిపూసి మారేడు కాయ చేసినట్లుగా" చూపిస్తున్నారు. గుంటిగారు అందులో దక్షులని దీనిద్వారా మనము గ్రహించ గల్గుతాము.

Dr. Chenna Reddy: Who is the Agent ? Can the hon. Member tell us?

శ్రీ కె. యల్. నరసింహారావు : నాకు తెలిసినంతవరకు చెబుతున్నాను. నాకు తెలియంది మంత్రిగారు చెప్పవచ్చును.

కాబట్టి ఇప్పుడు నేను చెప్పేది ఏమంటే,—నేను తీసుకవచ్చిన తీర్మానం ఏమిటి ?, యీ తీర్మానాన్ని మీరు ఎందుకు బలపరచవలసిన అవసరం ఉన్నది ?,—అనే విషయం చెబుతాను. ఇప్పుడు నేను ఏవైతే లెక్కలు చూపానో, ఆ లెక్కలద్వారా మన దేశంలో లక్షలాది రూపాయలు ఈ ఇంజన్ను కొనడంలో నష్టం జరుగుచున్నది. దీనివల్ల ప్రభుత్వము లక్షలాది రూపాయల నష్టపడుతున్నది.

ఇవాళ్ళ మన పేదరైతాంగం మన ప్రభుత్వం వేసిన కొన్ని తప్పుడు అడుగులవల్ల ౨౫ లక్షలకు పైగా నష్టపడుతోంది. ఏదైతే ఖర్చు పెడుతున్నారో అది మైనర్ ఇర్రిగేషన్ సోర్సెస్‌మీద ఖర్చుపెడితే బాగుంటుందని నేను తీర్మానం తెచ్చాను. నా అభిప్రాయం ఏమంటే ప్రభుత్వము గత సంవత్సరం గాని, ఆ పై సంవత్సరంగాని వేలకొలది పంపుసెట్లు సప్లయి చేయలేదు. నిరుడు సప్లయి చేసినంత మాత్రమున అధికాహారోత్పత్తిని పెంచగలిగిందిలేదు. ఈ పంపుసెట్లకు పెట్టే డబ్బు మైనర్ ఇర్రిగేషన్ రిపేర్సుకు గాని, వాటిని నిర్మించడానికిగాని, లేక చెరువుల, గుంటల మరమ్మతులకుగాని, లేక వాటిని నిర్మించడానికిగాని, ఖర్చు పెడితే మన ఆహార ఉత్పత్తిని చాలా ఎక్కువగా పెంచగల్గుతాము. అంతేగాక మన రైతులు ఆర్థిక పరిస్థితులు సరిదిద్దుకో గల్గుతారు. దేశంలో వ్యవసాయాభివృద్ధి చేసి, తరి భూములనుపెంచి, ఆహారోత్పత్తిని ఎక్కువ చేయువలసిన అవసరం ఎంతో వున్నది. ఈ స్కీమును ఇట్లాగే కొనసాగిస్తే మన దేశం బాగుపడక పోగా మన ప్రభుత్వం ౨౫ లక్షలకు పైగా నష్టపడుతోంది కాబట్టి, రైతులను కాపాడటానికి, ఆహార సమస్యను పరిష్కరించడానికి, భూమి సశ్యశ్యామలంగా తయారుచేసి, రైతాంగాన్ని అభివృద్ధి పరచడానికి నా తీర్మానాన్ని తప్పక మీరందరు బలపరుస్తారని ఆశిస్తూ ముగిస్తున్నాను.

Mr. Deputy Speaker : **I shall now put the resolution amended to vote. The question is :**

" That this Assembly is of opinion that the purpose of Grow More Food Campaign is not being served properly by supply of Oil Engines on Taccavi Loans. This Assembly, therefore, recommends to the Government of Hyderabad to give taccavi for oil engines in cash, properly regulate it and to give more attention to undertake construction of Minor Projects and repairs to breached tanks for the above purpose."

The motion was negatived.

Discussion on non–official resolution re : the land revenue assessment rates in all the ex-jagir villages

Shri B. Dharmabhiksham (Suryapet-General) : I beg to move :

" That this Assembly is of opinion that the land revenue assessment rates in all the ex- jagir villages should immediately be brought down to the level of the assessment rates in the adjoining Khalsa area and hence it calls upon the Government of Hyderabad to take immediate and effective steps in this respect to survey and settle the ex-Jagir villages and determine their assessment on taluka average until the completion of the Survey and Settlement."

Mr. Depury Speaker : Motion moved.

"That this Assembly is of opinion that the land revenue assessment rates in all the ex-Jagir villages should immediately be brought down to the level of the assessment rates in the adjoining Khalsa area and hence it calls upon the Government of Hyderabad to take immediate and effective steps in this respect to survey and settle the ex-Jagir villages and determine their assessment on taluka average until the completion of the Survey and Settlement."

శ్రీ బి. ధర్మభిక్షం :

మిష్టర్ స్పీకర్ సర్,

జాగిర్దారీ భూముల విషయమై చాలాకాలంనుంచి తెలంగాణా రైతాంగం, ఈ జాగిర్దారీ విధానం పోవాలని, భూములు అన్నీ బందోబస్తు చేయబడి ఖాల్సా యిలాకాలో వున్న విధంగా శిస్తులు ఏర్పాటు చేయాలని, ఈ రకమైన మధ్యరకపు దోపిడీవిధానం రద్దు కావాలని, ఎన్నో సంవత్సరాలనుంచి పోరాడుతూ వచ్చింది. హైదరాబాదు స్టేటు ప్రభుత్వం—నిజాము నవాబుగా

పరిపాలనలో కొన్ని వందల సంవత్సరాల కాలంనుంచి అవిచ్ఛిన్నంగా, మన భారతదేశంలోని ఇతర ప్రాంతాలకంటె వెనుకబడి వుండాలని, జాగీర్దారీ విధానం సాగుతూ వుండాలని, రైతులను కూలీలను దోస్తూ తమ పరిపాలన సాగిస్తూ వుండాలనే ఉద్దేశముతో, ఈ జాగీర్దారీ విధానాన్ని నిజాంనవాబు దాన్ని బలపరుస్తూ, కాపాడుతూ వచ్చింది. దీని పర్యవసానము, రజాకార్ ప్రభుత్వం ఒక స్వరూపానికి వచ్చినప్పుడు, అంటే జాగీర్దారీ విధానం బలపడి, పూర్తిగా ప్రజాస్వామిక హక్కులు అణచివేసి రైతులను అణగ్రదొక్కడమే తమ విధానంగా పెట్టుకొన్నప్పుడు, ఫాసిస్టు విధానం అనుసరించినప్పుడు, తెలంగాణా రైతాంగం నిలబడి గట్టిగా పోరాడింది. ప్రభుత్వం కూలిపోయే దశలో కాంగ్రెసు ఢిల్లీప్రభుత్వం ఇక్కడి పరిపాలనను చేతుల్లోకి తీసుకుంది. అప్పుడు ఈ పాత పద్ధతినే అమలులో పెడితే తెలంగాణా రైతాంగం దీనిని భరించదు—ఏ పరిస్థితులలోనూ దీనిని సహించదు అనే ఉద్దేశముతో అప్పటి మిలిటరీ ప్రభుత్వం జాగీర్దారీ పద్ధతిని రద్దుచేస్తూ, ఖాల్సా ఇలాకాల్లో కలపడానికి పూనుకుంది. చట్టాలు చేయబడ్డాయి. ఎన్నో రకాల ప్రచారం చేశారు. హైదరాబాదు రాష్ట్రంలో పెద్ద మార్పు వచ్చిందని అభిప్రాయ పడ్డాము. జాగీర్దారీ విధానం రద్దయి ఖాల్సాలో కలుస్తోందని సంతోషపడ్డారు. పూర్తిగా ప్రజాస్వామికరాజ్యం ప్రారంభిస్తామని ఢంకా వాయించారు. చట్టాలు మాత్రం చేయవచ్చును. కాని ౬,౦౦౦ గ్రామాల్లో, హైదరాబాదులో వున్న భూముల్లో మూడోవంతు ఇంకా జాగీర్దారీ పద్ధతి అమలులో వుంది. ఆచరణలో మాత్రం అది అంతా ఖాల్సాలో చేర్చబడినట్లు కనబడుటలేదు. బందోబస్తు జరిగిన ఖాల్సా భూముల శిస్తుకు, వీటికీ ఎక్కడా సంబంధంలేదు. కాని కొన్నిచోట్ల ౨ రెట్లు శిస్తు ఎక్కువ వసూలు చేస్తూంటే మరికొన్నిచోట్ల ౫ రెట్లు, ౬ రెట్లు కూడా వసూలు చేస్తున్నారు. బందోబస్తు జరిగిన ప్రాంతాల్లో, ఆనాడు జాగీర్దార్లు, జమీందార్లు, బందోబస్తు ఖాల్సాలో చేస్తున్నారు. కాబట్టి బందోబస్తు అధికారులకు లంచాలు ఇచ్చి వాళ్ళ జేబులు నింపి డబ్బులో భాగస్వాముల ఎక్కువ శిస్తు మొకర్రర్ చేయడానికి ఎక్కువ ధరను నిర్ణయించారు. దీనిలో వారు సఫలీకృతులైనారు. ఖాల్సా ఇలాకాలో వున్న భూములకంటె ప్రక్కనవున్న జాగీర్దారీ శిస్తుకు విపరీతంగాధర పెంచివేయటం జరిగింది. మీరు పాతకాలపు జాగీర్దారీ విధానాన్ని రద్దుచేశామంటారు, కాని ఆచరణలో చూస్తే రైతులు ఏవిధంగానూ లాభం పొందుటలేదు. ఆ వచ్చే శిస్తు మీరు—ప్రభుత్వమువారూ వసూలు చేస్తున్నా, జాగీర్దార్లకు నష్ట పరిహారంక్రింద యిస్తున్నారు. జాగీర్దారీ గ్రామాలు ఇంకా బందోబస్తు చేయబడకుండా, గుండుగుత్త వ్యవహారంలా, పాతకాలపు నాటి పద్ధతినే రైతులను పీడించి వసూలు చేయటం జరుగుతోంది. కాబట్టి ఈ పద్ధతిని మానుకొని వెంటనే బందోబస్తు చేయించాలి. చుట్టుప్రక్కలున్న ఖాల్సా భూములకు ఎకరం ఒక్కంటికి ఏ విధంగా శిస్తు వసూలు చేస్తున్నారో అదే అందాజాలో జాగీర్దారీ భూములకు కూడా శిస్తు వసూలు చేయాలని కోరుకున్నాను. నా కాన్‌స్టిట్యుయన్సీ (Constituency) లోని శేకవాలు వున్నది. అక్కడకూడా మొన్న మొన్న సర్వేచేసినా ఎక్కువ ధరను నిర్ణయించడానికి ప్రయత్నం చేశారు. ఇంకా ఇటువంటి విషయాల గురించి నా జవాబులో వివరాలు ఇస్తాను. ఇప్పుడు ఈ తీర్మానాన్ని అసెంబ్లీముందు చర్చకు పెడుతున్నాను. అదే విధంగా ఇతర జిల్లాలలో కూడా—నియోజక వర్గములో కొత్తగూడెం, మిర్యాలగూడ, బేతవోలు, గ్రామాల్లో అదేరకంగా వుంది. శిస్తులు కూడా భరించరాని శిస్తులుగా వున్నాయి. రైతులు, ప్రజాసంఘాలు, రైతుసంఘం

Mr. Deputy Speaker : There is an amendment given notice of by Shri L. K. Shroff to the resolution of Shri B. Dharmabhiksham. He may move it.

Shri L. K. Shroff (Raichur) : I beg to move :

(*a*) " That in line 1 of the resolution, for the words ' is of opinion ', the words ' appreciating the policy of the Government of Hyderabad ' be substituted."

(*b*) " That in lines 3 & 4 of the resolution, the word 'immediately' be omitted."

(*c*) " That in line 6 of the resolution, for the words 'hence it', the words 'the steps taken so far in this regard' be substituted."

(*d*) " That in line 7 of the resolution, the words 'of Hyderabad' be omitted."

(*e*) " That in lines 7 to 12, for the portion beginning with the word 'take' in line 7 and ending with the words 'settlement' in line 12, the following words, namely :—

'Expedite survey and settlement in those ex-jagir areas where the assessment has not yet been brought to the level of that in the adjoining Khalsa areas' be substituted."

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved :

(*a*) " That in line 1 of the resolution, for the words 'is of opinion', the words 'appreciating the policy of the Government of Hyderabad' be substituted."

(*b*) " That in lines 3 & 4 of the resolution, the word 'immediately' be omitted."

(*c*) " That in line 6 of the resolution, for the words 'hence it', the words 'the steps taken so far in this regard' be substituted."

(*d*) "That in line 7 of the resolution, the words 'of Hyderabad' be omitted."

(*e*) "That in lines 7 to 12, for the portion beginning with the word 'take' in line 7 and ending with the word Settlement' in line 12 the following words, namely :—

'expedite survey and settlement in those ex-jagir areas where the assessment has not yet been brought to the level of that in the adjoining Khalsa areas' be substituted."

شری جی - هنمنت راؤ (ملک) - مسٹر اسپیکرسر - جو امنڈمنٹ لایا گیا ھےوہ اس رزولیوشن میں بیٹھتا ھی نہیں ھے اور اگر اسکو بٹھایا جائے تو بیڈ انگلش (Bad English) هوجاتی ھے -

Shri L. K. Shroff : Mr. Speaker, Sir, the resolution, as amended by me, reads as follows :—

"This Assembly appreciating the policy of the Government of Hyderabad that the land Revenue assessment rates in all the ex-Jagir villages should be brought down to the level of the assessment rates in the adjoining Khalsa areas and the steps taken so far in this regard, calls upon the Government to expedite survey and settlement in those ex-jagir areas where the assessment has not yet been brought to the level of that in the adjoining Khalsa areas."

The hon. Mover of the Resolution has said that when the jagirdari system was abolished and the jagir areas amalgamated with the Diwani areas, the people of those areas felt that the barriers that separated them from the rest of the people of Hyderabad had been removed, and an era of prosperity and democratic life had been ushered in. It is no doubt true that the people of those areas felt like that ; but it is also true that the Government of Hyderabad, which is a peoples' Government, took immediate steps to see that the Ex-jagir areas were brought to the level of the Khalsa areas in all walks of life. We know that roads are being constructed to connect even the remotest parts of these ex-jagir areas ; we know that schools are being opened in those places where there were no schools at all ; we know that the department of law and order is reaching every village of the ex-jagir areas ; and we also know that other development departments are trying to do whatever is possible and whatever is feasible to improve the lot of the people of the ex jagir areas, who are decidedly much lower in standard tha- the rest of the people of Hyderabad.

As regards the land revenue assessment, the jagirdars who were the owners of these jagirs, treated the ryots more as their tenants than as their ryots, and, therefore, the so-called assessment that they fixed for them used to be almost on the lines of rent. That is the reason why we find that the assessment in the ex-jagir areas used to be many times more than what is found in the adjoining Khalsa areas. We know that, soon after the ex-jagir areas were absorbed in the Diwani areas, the present Government sanctioned immediate relief to those people ranging from 12½% to 25%. I, however, realise that even this immediate relief granted to those people is not quite sufficient; but still I must say that Government acted in the right direction.

Coming to the question of survey and settlement of those areas, I would like to mention that out of the 8,496 villages, which belong to the ex-jagir areas, survey and settlement had been over–even before these areas were absorbed into the Diwani areas-in something like 6,750 villages. That is to say, even before they were absorbed into the Diwani areas, survey and settlement had taken place in most of the villages. So, there remained some thing like 1,700 villages where survey and settlement had to take place after they were taken over by the Khalsa. Out of these 1,700 villages or so, survey and settlement had already been effected in 1,162 villages ; orders havebeen passed, and declarations, too, have been made. Regarding 411 villages, survey is already over, and settlement has also been effected ; only the necessary orders have got to be passed, and that may be over in a few days' time. There now remain about 170 villages, where survey and settlement have to be made. So, out of a total of 6,750 and odd villages, only about 170 villages are remaining. It should, therefore, be clear from the figures that I have just now furnished that Government has been moving in the right direction as swiftly as circumstances permitted them. We have to appreciate the steps taken by the Government instead of merely criticising it. If the Government had not taken any steps at all ; If the Government had not been alive to the exigencies of the situation ; and if the Government had not realised its responsibilities, it would, of course, be quite right on the part of the hon. Members to criticise and find fault with the Government. But that is not the case, as the facts speak otherwise. As I said, out of a total of 6,750 and odd villages there remain only about 170 villages where survey and

settlement have got to be done. As hon. Members are aware, survey and settlement is not a small affair. It takes weeks and months to finish one village, and above all, survey parties are not many in number. The work to be done is more or less a technical job, and anybody and everybody cannot do it. Taking all these factors into consideration and the difficulties that are there, I should say that the work that has so far been done by the Government is certainly a matter to be appreciated. I have incorporated this view as an amendment to the original resolution, and if accepted my amendment will read as follws :

"This Assembly appreciating the policy of the Government that the land Revenue assessment rates in all the ex-jagir villages should be brought down to the level of the assessment rates in the adjoining Khalsa areas and the steps taken so far in this regard.................."

So, we appreciate the policy of the Government enumerated above. If, however, the policy of the Government was not so, all these steps, perhaps, would not have been taken. We also appreciate the steps taken so far in this regard. Nevertheless, since there are 170 more villages wherein survey and settlement have got to be made, we request the Government to expedite this process and finish the work as early as possible, so that the hardship caused to the people might be as small as possible and might be of as short a duration as possible. In spite of the remission granted to the different villages—and I am told that the remission granted is not only in 1,700 villages, to which I made reference; it is much more than that; and I am told it comes to more than 2,000 villages—where it was felt by the Government that the assessment was little higher, or much higher in some cases, we know that people are labouring under certain difficulties. So, it would be in the fitness of things to bring down the assessment there to the level of Khalsa areas as early as possible, and for that purpose only, I would request the Government to expedite the process and effect the settlement as quickly as possible. This is the spirit of my amendment.

The hon. Mover of the resolution seems to be under the impression that all the ex-jagir villages have not been surveyed at all, or that the process of survey and settlement have been very slow. If that were so, within a short period of about 1½ years or 2 years, something like 1,700

village would not have been surveyed. I am of opinion that to pass the resolution in the form in which the hon. Mover has moved it would be against the facts of the situation, and I would, therefore, request the House to pass the Resolution as amended by me.

شری کے۔وینکٹ رام راؤ۔ مسٹر اسپیکر۔ جو ریزولیوشن پیش ہوا ہے اوس پر منسٹر صاحب جواب دیدیں اور وہ ووٹ پر رکھدیا جائے تو پھر مختصر ٹائم کے اندر دوسرا ریزولیوشن لیا جاسکتا ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔یہ ہاؤز کے ممبرس پر منحصر ہے۔

شری سری پت راؤ لکشمن راؤ نو اسی کر (اورنگ‌آباد) ۔ اس‌جانب کے ممبرس بھی تقریر کرینگے۔ یہ اہم مسئلہ ہے ترمیم بھی پیش ہوئی ہے ۔ میں اسپیکر صاحب سے عرض کرونگا کہ اس مسئلہ پر مباحث کے لئے زیادہ موقع دیں تو مناسب ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔(۱۰) منٹ دیا ہوں۔

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ ۔ لیکن کسی‌حال بھی یہ ختم نہیں ہوگا ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ اسکے باوجودہ زیادہ سے زیادہ ممبروں کوموقع دینا چاھئیے۔

* شری کے۔ وینکٹ رام راؤ ۔ مسٹر اسپیکرسر ۔ یہاں جو ریزولیوشن پیش ہوا ہے اوس پر ترمیات بھی پیش کی گئی ہیں ۔ ان دونوں کا مقابلہ کرکے رائے ظاہر کرنے سے قبل اس مسئلہ کی اہمیت پر میں روشنی ڈالنا چاہتا ہوں ۔ یہ چیز ہم اور آپ جانتے ہیں کہ حیدرآباد میں دیوانی ایریاز (Dewani areas) میں آج دھارہ جات اور سرکاری رقومات کا جو ریٹ (Rate) ہے وہ بہت اونچا ہے اور بڑھ چڑھ کر ہے بمقابلہ اطراف و اکناف کے دیگر پراونسس کے ۔ چنانچہ بمبئی ۔ مدراس اور میسور ان تمام مقامات سے یہاں زائد ریٹس ہیں ۔ یہ ایک مسلمہ چیز ہے اور اس میں اختلاف رائے کی گنجائش نہیں ہوسکتی ۔ باوجود اسکے کہ دھارہ‌جات بڑھ چڑھ کر ہیں ایک اور بلا یہ ہے کہ اسکا ریویژن (Revision) کیا جاتا ہے ۔ بندوبست ثانی کی یہ بلا آج کل کے کالرا اپیڈیمک (Cholera epidemic) سے بڑھ کر خطرناک ہے۔ سنہ۱۹۲۹ع سے لیکر سنہ ۱۹۳۳ع تک حیدرآباد میں جو معاشی بحران یا اکنامک کرائسس (Economic crisis) رہا اوسکے اثرات سنہ ۱۹۳۵ع تک رہے ہیں ۔ اس کے قبل بھی بندوبست ثانی ہونے کے بعد یکدم دھارے بڑھائے گئے ۔ اوس وقت معاشی اختلاط کی وجہ پیدا وار کی قیمتیں گر جانے سے رعایا اس قابل نہیں تھی کہ مکرر مالگزاری ادا کرسکے ۔ ہمارے سامنے تو یہ واقعات پیش نہیں آئے لیکن اوس وقت کی تاریخ کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے کسانوں نے ان بڑھے چڑھے دھارہ جات کو ادا کرنے سے قاصر ہوکر کئی اراضیات کے راضی‌نامہ جات داخل کردئے ۔ تخفیف‌جات

میں ہم خارج کھاتہ اراضیات جو دیکھ رہے ہیں (اب تو خیر خارج کھاتہ اراضیات باقی نہیں رہے لینڈ ہنگر (Land hunger) بڑھ رہی ہے اسلئے بہت سے لوگ قبضہ کرلئے ہیں) وہ دھارہ جات کی سنگینیت کی وجہ سے ہوا کیونکہ اسکو کسان ادا نہیں کرسکتے تھے - زمین سے اپنا تعلق برقرار رکھنے کے بجائے اور اس سے چمٹے رہنے کے بجائے وہ اس سے دستبر دار ہوکر کوئی اور پیشہ اختیار کرنا چاہتے تھے - وہ چاہتے تھے کہ زرعی مزدور یا بھگیلے بن جائیں تاکہ انہیں کپانے کے لئے کچھ نہ کچھ ملے - آپ تاریخ دیکھیں تو آپ کو یہی بات معلوم ہوگی - جب جنگ کی وجہ سے قیمتوں میں اضافہ ہوا تو اس وقت وہ مالگزاری ادا کرنے میں دقت محسوس نہیں کر رہے تھے - لیکن ٹکسس جاگیر داروں اور سپروائزری لینڈ لارڈ (میں سمجھتا ہوں کہ یہ لفظ ٹکنیکل ٹرمنالوجی (Technical terminology) میں اب آگیا ہے) کی وجہ سے ان پر بوجھ بہت بڑھ گیا ہے - اسلئے دیوانی علاقہ جات میں جو دھارے ہیں انہیں کم کرناچاہئیے -

[*Shrimati Masuma Begum, Chairman in the Chair*]

اس سلسلہ میں مجھے بڑھا چڑھا کر کہنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آندھرا پریشد - مہاراشٹرا پریشد اور کرناٹک پریشد سے مطابقت کی ذمہ داری آنریبل منسٹر فار ریوینیو پر ہے - میں سمجھتا ہوں کہ سنہ ۱۳۴۸ف میں جب میں اسٹوڈنٹ تھا اس وقت مدراس اور اسکے اطراف واکناف کے دھارہ جات سے مطابقت کی گئی تھی - مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس وقت یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ دھارا ایک تہائی کیا جائے تو ہمارے چند دوستوں نے ایک رزولیوشن بالاتفاق آراء یہ پاس کیا کہ اسکو نصف کیا جانا چاہئیے - یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے لیکن منسٹر بننے کے بعد کبھی کبھی پرانی رامائن اور مہابھارت یاد دلانا پڑتا ہے - اس وقت بھی جاگیری علاقوں کی رعایا دیوانی علاقوں کے مماثل دھارہ جات کے لئے جدوجہد کر رہی تھی - اور اگر میں بھولا نہیں ہوں تو موجودہ منسٹر صاحب اسکے صدر تھے یا انکا کسی نہ کسی طرح اس سے سمبندھ تھا -

میں نے اس بارے میں اڈجوائننگ پراونسس اور دیوانی علاقہ جات کا مقابلہ کیا اس وقت ہم یہ سمجھتے تھے کہ نظام صاحب ہی بڑے راکشس ہیں لیکن اس سے بھی بڑھکر کون نکلے ہیں یہ جاگیردار - اب ان ''کبندوں'' کا مسئلہ تو پولیس ایکشن کے بعد ختم ہوگیا ہے لیکن میں یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہوگیا ہے - ابھی منصب کے طور پر انہیں معاوضہ دیا جارہا ہے لیکن انکی جھنجھٹوں سے بڑی حدتک نجات مل گئی ہے - لیکن معاوضہ کا مسئلہ شائد ابھی دس بارہ سال تک چلنے والا ہے - میں یہ کہہ رہا تھا کہ جونہی پولیس ایکشن ہوا اسسمنٹ میں ریڈکشن ہونا چاہئیے تھا جیسا کہ ایک گشتی جاری کرکے درختوں وغیرہ سے متعلق کسانوں کو حقوق دیئے گئے اسی طرح یہاں بھی ہونا چاہئیے تھا کیونکہ یہ اسٹیٹ کی ایک تہائی آبادی کا معاملہ تھا - اس وقت ایسا کیوں نہیں کیا گیا - کیا وجوہات تھے میں نہیں جانتا - لیکن

میں تو یہ رائے قائم کرتا ہوں کہ اس وقت کمیوٹیشن (Commutation) کا
مسئلہ دربیش تھا اور چونکہ دھارا جات کم کئے جاتے تو اسی نسبت سے " بیچارے
جاگیر داروں " کے معاوضہ میں کمی ہوتی تھی اسلئے شائد یہ نہیں کیا گیا - اسکا نتیجہ
یہ ہے کہ اسکا بار بھی آج حیدرآباد اسٹیٹ کے ایک کروڑ ۸۶ لاکھ عوام کو برداشت
کرنا پڑرھا ہے - خیر یہ قصہ ماضی ہے - اس سلسلہ میں کہنے سے کچھ حاصل نہیں ہے۔
بہر حال جاگیر داروں کو بیس کروڑ روپیہ معاوضہ دینے کا جو اصل مقصد تھا وہ تو
تکمیل پاچکا - مدراس میں بھی میں نے دیکھا ہے کہ وہاں باوجود پیروی کرنے کے
سترہ اٹھارہ کروڑ تک معاوضہ کے فیگرس گئے ہیں - لیکن اسکے ساتھ یہ بھی تسلیم کرنا
پڑیگا کہ مدراس پراونس حیدرآباد سے بڑا ہے مگر حیدرآباد میں بیس کروڑ روپیہ معاوضہ
مشخص کیا گیا - یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ یہ منسٹری عالم وجود میں نہیں آئی تھی
اور سنٹر انڈائرکٹلی (Indirectly) ملٹری گورنمنٹ کے ذریعہ کام چلا رہی
تھی - اس وقت کی حکومت جس مقصد میں کامیابی حاصل کرنا چاہتی تھی وہ تو کرچکی۔
اب ۲۰ فیصد کی کمی کی جائے تو میں یہ کہونگا کہ ایسی جرات تو کی جاسکتی ہے لیکن
یہ محض کاغذ کی زینت بنکر رہ جائیگی کیونکہ ابتک بہت سے ایسے علاقہ جات ہیں جہاں اسکی
کوئی روشنی نہیں پہنچی - انہیں اسکے متعلق کچھ بھی نہیں معلوم - جیسا کہ میں نے
پہلے عرض کیا یہ بہت پہلے پولیس ایکشن کے ساتھ ہی ہونا چاہئیے تھا - لیکن یہاں تو
کچھوے کی چال چل رہے ہیں - اگر کچھوے کی چال ہوتی تو بھی میں اسکو قبول
کرتا کیونکہ وہ جیسا کہ قصہ میں ہے بالاخر اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے - ابھی
منزل پر نہیں پہنچے ہیں - خیر میں یہ تو نہیں کہتا کہ پہنچنا بھی نہیں چاہتے - اس
۲۰ فیصد کمی پر پوری ریاست میں عمل نہیں ہوا ہے اسکو بہت جلد عمل میں لانے
کی ضرورت ہے - لیکن اپریسیشن (Appreciation) کس کے لئے - ابتک حکومت
نے جو کچھ کیا ہے وہ بہت نہیں تو تھوڑا تو ہے - لیکن اس کے لئے خوشامد کرنے کی
ضرورت نہیں - اگر کچھوے کی چال ہے تو اس پر خوش آمدید کہنے کی ضرورت میں نہیں
سمجھتا - اس کے لئے تو وھپ (Whip) دینے کی ضرورت ہے - وھپ صاحب
یہاں بیٹھے ہیں لیکن انکا وھپ منسٹرس پر چلتا ہے یا نہیں مجھے نہیں معلوم - لیکن میں
سمجھتا ہوں کہ یہ ترمیم ناقابل قبول ہے۔

اسکے علاوہ ایک چیز یہ بھی کہی گئی ہے کہ ۸ ہزار مواضعات میں سے ۶ ہزار
کا بندوبست ہوچکا ہے - لیکن اس بندوبست میں بھی کتنے بچھو - کتنے سانپ نکلتے ہیں
وہ منسٹر صاحب ہی جانتے ہیں - دھارا جات کے لئے تو ہم خوش ہو رہے ہیں - انکو
خوش آمدید کہہ رہے ہیں اور شاباشی دے رہے ہیں لیکن میں کہونگا کہ نظام صاحب
کے زمانے میں بھی بندوبست ان چھ ہزار مواضعات کا ہوا تھا - اب پورے ہندوستان کے
ساتھ حیدرآباد کو بٹھایا گیا ہے اور اس میں جاگیرات بھی شامل ہیں - انکے زمانہ میں
جو دھاراجات بڑھائے گئے ہیں اس میں کمی کی ضرورت ہے کیونکہ دیوانی علاقہ جات میں

جودھارا تھا اس سے بھی بڑھکر دھارےجاگیرات میں تھے۔ اس رزولیوشن کا مقصد یہ ھےکہ

"........Hence it calls upon the Government of Hyderabad to take immediate and effective steps in this respcet to survey and settle the ex-jagir villages and determine their assessement on taluka average until the completion of the Survey and Settlement "

ھمیں معلوم ھے کہ سروے کے لئے ایک مدت چاھئیے ۔ اس وجہ سے میں عرض کر رھا تھا کہ یہ ترمیم ایسی ھے کہ اسکو قبول توکیا جاسکتا ھے لیکن اس پر " شاباش "، کہنےکی ضرورت نہیں ۔ اسکو "راون "، کیوں کہیں " راہن "، کہیں تو مناسب ھے ۔ اسلئے میں عرض کررھا ھوں کہ آنریبل ممبر اپنا امنڈمنٹ واپس لے لیں تاکہ ھماری حکومت "کوی کالیداس " بننے سے پہلے جو کالیداس"، تھا وہ رھے ۔ اتنا کہتے ھوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ھوں ۔

శ్రీమతి యస్. లక్ష్మీబాయి (భాన్సువాడ) :

అధ్యక్షా,

ఇప్పుడు గౌరవనీయులైనటువంటి జి. ధర్మభిక్షంగారు, కె. వి. రామారావుగారు, తెచ్చినటువంటి తీర్మానంమీద, వారు ఆ విషయాలనుగురించి ఎంతో శ్రద్ధగా మాట్లాడినందుకు ధన్యవాదాలు అర్పిస్తున్నాను. జాగీర్దారీ, సర్ఫేకాసులలో పన్నులు చాలా ఎక్కువగా వున్నవి. నా తాలూకా భాన్సువాడాలో నిజాంపేట, చిల్లరిగె భూములు జాగీర్ ఏరియాలో వున్నాయి. జాగీర్లుపోయినా పన్నులు ఆ ప్రకారమే వున్నాయి. ఈ విషయమై గత సంవత్సరం నేను ఛీఫ్‌మినిస్టరుగారికి చెప్పాను. ఆ గ్రామాలలో ప్రజలు అడుగుతున్న విషయం వారికి విన్నవించాను. అప్పుడు వారు ఈ విషయమై శ్రద్ధ తీసుకొని సర్వేపార్టీ వారిని పంపి సర్వే చేయిస్తున్నారు. అన్నిచోట్ల ఒక మాదిరి గాకుండా ఇక్కడొకమాదిరి అక్కడొకమాదిరి పన్ను వసూలు చేస్తున్నారు. ఈ విషయమై నిజంగా గవర్నమెంటు సహకరించాలని నేను మనవి చేస్తున్నాను. గవర్నమెంటు అంటే మనమేకదా. అడిగేదీ, సలహాఇచ్చేదికూడా మనమే. కాబట్టి వారు ఎంత త్వరగా ఈ సర్వే చేయిస్తే అంతమంచిది. కాని అవకాశంఏది? అవకాశంలేకుండా వెనుకపడుతున్నాము. కాని ప్రభుత్వం వెంటనే చేయవలసిన ధర్మము కాబట్టి తప్పక చేయాలని కోరుతున్నాను. మనరాష్ట్రములో అన్ని భూములకు ఏ మాత్రం వ్యత్యాసం లేకుండా ఒకటేరకం పన్ను వుండాలని, భూమినంతా సర్వే చేయించాలని గౌరవ సభ్యులు కోరారు. నేనైతే హృదయపూర్వకంగా ఈ విషయాన్ని వాంఛిస్తున్నాను. కాని దీనికి ఒక మార్గము కావాలి. అంతా ఇప్పుడే కావాలంటే కాదు. వరంగలు జిల్లా గ్రామాల్లో చూశాను. అక్కడ ఒక సర్వేపార్టీ వుంది. అక్కడ సర్వే చేస్తున్నప్పుడు వాళ్ళుచేసే అవకతవకలు ఎవరూ చేయరనుకుంటాను. నేను స్వయముగా చూశాను. రిపోర్టు కూడా తెచ్చాను. సర్వేపార్టీలలో విశ్వాసము లేదు. వాళ్ళలో సగం మందయినా మంచివాళ్ళు వున్నారో లేదో సందేహం. ఎక్కువ అన్యాయం జరుగుతోంది. రివెన్యూ మంత్రిగారు ఈ

విషయం స్వయంగా చూడాలి. ఆదాయం, ఆదాయం అంటూ ప్రజలను పీక్కుతింటారా? పుష్పములోని పుప్పొడిని, ఏవిధముగా తేనెటీగ, ఆ పుష్పముయొక్క అందము చెడకుండా గ్రహించి తేనె తయారు చేసుకుంటుందో ఆ విధంగా ప్రజలను హింసపెట్టకుండా ప్రభుత్వం పన్నులు వసూలు చేయాలి. తుమ్మెదలు పుష్పములనుండి పుప్పొడిని గ్రహించురీతిని ప్రజలయొక్క సుఖము చెడకుండా చేయాలి.

ఇది రామరాజ్యంకాదు. రావణరాజ్యం అంటున్నారు. ఇది రావణరాజ్యం అని మా నోటినుండి రాదు. కళ్ళకు అద్దాలు వేసుకుంటే వాళ్ళకు కనబడుతుందేమో నేనుమాత్రం రావణరాజ్యం అనడానికి ఒప్పుకోను.

నాకు ఇంకా టైము ఇస్తారా అని అడుగుతున్నాను. వారికి అనగా ఇప్పుడు కూర్చొన్న స్పీకరుగారికి తెలుగు బాగా తెలుసు. నాకు ఎక్కువ సమయం అక్కరలేదు. రెండు నిమిషాల్లో ముగిస్తాను.

ఈ సంవత్సరం రివెన్యూ మంత్రిగారు, ఈ విషయమై స్టడీ చేస్తున్నారు. మార్గాలు ఆలోచిస్తున్నారు. ఈ సర్వేలో అవకతవకలు లేకుండా తక్షణమే, ఈ నెలలో కాకపోయినా, సాధ్యమైనంత త్వరలో అన్ని ప్రాంతాల్లో సమమైన రేట్లు వసూలు చేయడానికి సంపూర్ణమైనటువంటి అవకాశాలు ఇచ్చి ప్రజలయొక్క శ్రేయస్సుకోరి, చేయుమని కోరుతున్నాను. ఈ రిజల్యూషన్‌లోని విషయాలు ప్రభుత్వంవారు చూస్తున్నారు కాబట్టి ఈ రూపంలో లేకుండా దీనిని విత్‌డ్రా చేసుకోవాలని కోరుతున్నాను.

శ్రీ యం. బుచ్చయ్య: ఈ రిజల్యూషన్‌ను మీరు సమర్థించారుకదా? విత్‌డ్రా చేయటం ఎందుకు?

శ్రీ జి. హనుమంతరావు: దానిలోనే ఉంది తమాషా? (Laughter)

श्री. विरेंद्र पाटील (आळंद).

अध्यक्ष महाशय, यह जो रेजोल्युशन आज हमारे सामने आया है और जो अमेंडमेंटस लाये गये हैं अुसमें यह कहा गया है कि जो नॉन खालसा या जो जागिरी अेरियाज हैं अुसका पूरा सर्वे नहीं हुआ है और वहां जो असेसमेंट है वह बहुत ज्यादा है। अिस लिये वहां पर रियाया की माशी हालत बहुत खराब होगअी है। तो जब तक अिन अेरियाज का सर्वे पूरी तरह से नहीं होता हैं तबतक अिनको अिंटरीम रिलिफ दिया जाय। लेकिन ऑनरेबल मेंबर्स को यह मालूम होना चाहिये कि जागिर अेरियाज मे सर्वे हुआ हैं और कुछ में चल रहा है। तो अैसे मवाजियांत मे जहां सर्वे नहीं हो चुका है वहां अकसर मवाजियांत में २५ फीसद या साडेबारा फिसद का रिलिफ दिया गया है। यह कोअी सही बात नही है। सब जागीरी विलेजेस में संगीन धारा है। जो दिवानी या खालसा विलेजस हैं अुसमें तो धारा कम है। कोपल का अुदाहरण मैं दूं तो कोपल में तो बहुत कम धारा है। सर्वे के बाद यह धारा ज्यादा हुआ। रुपये को दो आने धारा अिजाफा हुवा। लेकिन जागिरी अेरिया को अिससे मुस्तसना किया गया है। हमारे अेक

ऑनरेबल मेंबर ने तमाम तपसिलात बतलाये हैं। अुन्होंने कहा कि १००० विलेजेस का सर्वे का काम हुआ हैं और अुनमें से सिर्फ १५० विलेजेस का सर्वे का काम बाकी हैं जो अभी चल रहा है। सर्वेका करने का अितना आसान काम नही होता हैं कि वह अेक या दो दिन में पूरा हो। सर्वे काम शुरू होने के बाद खतम होने के लिये कमसे कम दो साल का अरसा लगता है। यह अेक टेकनिकल काम है। अिस काम में अुजलत हो रही है यह कहा जाता है कि हम अिसके लियें हुकूमत की खुशामद करना नहीं चाहते और जो काम हुकूमत अच्छा करती है अुसके लिये आप अुसे क्रेडिट भी देना नहीं चाहते हैं। मुझको तो मालूम हैं की हुकुमत कितना भी अच्छा काम क्यों न करें आपकी तरफ से अुसको कभी क्रेडिट नहीं मिलनेवाला है। आ कभी क्रेडिट देना नहीं चाहते।

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - آپ لینا ہی نہیں چاہتے تو ہم کیا کریں۔

श्री. विरेंद्र पाटील :—पोलिस अॅक्शन के बाद यहां पर कॉंग्रेस की हुकूमत आअी और कितनी ही तबदीलियां अिस थोडे अरसे में कॉंग्रेस सरकार ने यहां पर की और कितना कंस्ट्रकटिव्ह वर्क भी किया है। हमें अुम्मीद नहीं हैं आप अिसका क्रेडिट हमें देंगे। लेकिन मै यह बातें आपके सामने रखना चाहता हूं। आप तो सिर्फ अितना चाहते है कि लोगों को यह बताया करें की हमने कुछ नहीं किया। और आज भी आपने जो यह रेजिल्युशन लाया है अुसका भी मकसद यहीं है कि आप अिसे लाकर किसानों कि हमदर्दी हासिल करना चाहते हैं और अुन्हे यह बताना चाहते हैं कि हम आपके लिये कितना काम कर रहे हैं। हमने यह रेजिल्युशन हुकूमत के आगे रखा है लेकिन हुकूमत नहीं मानती हैं। अैसा कहकर आप हुकूमत को बदनाम करना चाहते हैं। आप का कहना हैं कि अिनको रिलिफ मिलना चाहिये। जब तक सर्वे नहीं होता हैं तब तक अिनको अिंटरीम रिलिफ दिया जाना चाहये। सिर्फ १००,१५० विलेजेस अैसे हैं जहां अभी सर्वे का काम पूरा नहीं हुआहै। कुछ दिनों में यह काम भी पूरा हो जायेगा। यह अेक टेकनिकल प्रोसेस होता है। यह काम अेकदम नहीं पूरा किया जा सकता। यह काम जल्द से जल्द खतम करनेकी कोशिश की जा रही है। लेकिन अुतने जल्दी यह काम खतम नहीं किया जा सकता है। अिसकी अेक प्रोसेस रहती है। सात हजार विलेजस में से काफी विलेजेस का सर्वे हो चुका हैं अब सिर्फ १५०,२०० विलेजेस का सर्वे बाकी रहा है। अब तो जागिरी अबॉलिशन भी किया गया हैं और जो जागिरी अेरियाज थे अुनका धारा भी कम कर दिया गया है। अब धारा ज्यादा सगीन नहीं है और अुनको दुसरी फॅसिलीटीज भी दी जा रही है।

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے - کتنے دیہاتوں میں دئے ہیں سامنے رکھئے اس طرح مبہم کہنے سے کیا حاصل - ۲۰ فیصد میں بھی نہیں دئے ہیں -

श्री. विरेंद्र पाटील :—आपको मालूम होना चाहियें की वहां पर मदर से खाले गये है। पानी का अितजाम किया गया है। जो दिवानी अेरियाज में सहुलतें है जागिरी अेरियाज में अुनसे कुछ कम नहीं है।

अेक ऑनरेबल मेंबर नें अपनी तकरीर तेलुगु में की अिसलिये में अुसे अच्छी तरह फॉलो नहीं कर सका। अुन्हो ने शायद यह कहा कि जागिरी अेरिया का असेंसमेंट धारा ज्यादा है और दिवानीं अेरिया का धारा भी ज्यादा है। अॅडजॉयनिंग प्राव्हिनसेस का धारा जैसा है वैसा धारा यहां होना चाहिये अैसा यदि मयसद हैं तो अिसके अुपर अलग तौर पर गौर हो सकता है। अभी तो अुसका अिससे कोअी ताल्लुक नहीं है। गैर खालसा अेरिया का धारा कम करने के बारें में सोंचा जा सकता है।

شری جی - هنمنت راؤ - کیا آپ منسٹر ہونے کے بعد غور ہوگا ؟

Mr. Chairman · No interruption please.

श्री. विरेंद्र पाटील।—हुकूमत ने जो जागिरी अेरिया का धारा संगीन था अुसें कम किया हें अुस को तो आप अॅप्रीसियेशन नहीं देना चाहते है। यह कहा जाता है कि दिवानी अेरिया का सर्वे तो पोलिस अॅक्शन के पहले ही किया गया हें और कअी जागिरी अेरिया का भी सर्वे प्री पोलिस अॅक्शन ही हुआ था। हुकूमत ने जागिरी अेरिया में कुछ नहीं किया है अिस बहस में कोअी कूवत नहीं हें कि गव्हर्नमेंट कितना भी अच्छा काम क्यों न करें आप अुसे अॅप्रिसियेशन (Appreciation) हें। बात यही नहीं देना चाहते।

Mr. Chairman : The time is up. We can continue further discussion on this resolution on the next non-official day.

The House then adjourned till Half-past Two of the Clock on Monday, the 5th October, 1953.
